BROWN BOOK

BROWN BOOK

UNIVERSAL LIBRARY

OU_226058

UNIVERSAL LIBRARY

بعون صناع مکین و مکان بفضل خلّاق زمین و زمان

مولانا مولوی محمد یوسف علیشاه صاحب معنوی که در طریق قادری از کتاب المسمّی به

صیقل دل

در رحمت گشادست تو بخواهی یا نخواهی تو بخواهی امیدوارم ز عفو آن گناهی

در مطبع فخر نظامی واقع حیدرآباد دکن بصحت تمام زیر اهتمام مهتمم مطبع طبع گردید

۳۲۲۱
۲۹۷۶
ی ۔ ص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لخالق المکنونات والصلوٰۃ علی خیر الورٰی سید الدارین وعلی الہ الطیبین الطاہرین واصحابہ کنجوم الذین الراشدین المہتدین اجمعین درینولا ایک دیوان بترکیب نظم کہ در واز رموزات راہ حق وچند قصاید در نعت سید الانام وغیرہا واشعار فارسی و ہندی مندرج است ویک رسالہ بہ ترکیب نثر کہ در وا از مشاہدہ او مراقبات بزرگان وبیان ایمان وشفاعت رسول اللہ وتقلید ائمہ ومذہب اہل سنت والجماعتہ وغیرہا کہ درین رسالہ احوال بسیار مندرج است واین دیوان نام زد گشت بہ **صیقل دل** کہ رموزات باطنی وگنج فیوضات است ورسالہ دیگر کہ مسمی برسالہ مرغوبیہ معدن الاسرار وکاشفتہ العلوم الظاہرہ والباطنہ است واین ہر دو را از تصنیف مولانا مولوی محمد یوسف علیشاہ صاحب معنوی نام زد گشت۔ **ابیات** یوسف شاہ باخود توگفتی مولوی ہم معنوی ٭ از خدا تو اعطا شدا نذر موز باطنی ٭ چون قضا قدر وصیاد تو گشتہ ٭ از خدا آمد

خطاب با مولوی معنوی ؛ درعشق نوا دمست گشتی با مدام ؛ با خدا پیوستہ گشتی غیبت حایل ظاہری ؛ دریاے توسیلان کنی خاموش باش - راز فاش منصور کردی نیست شایان توئی ؛ در رضا خدا و رسول کوشش کنی تو با مدام ؛ گر تو خواہی وارث کوثر شوم ما با مدام ؛ از زبان خلق عاری تو کنی نادان توئی ؛ از زبان ما نجی اللہ و الرسول ما توئی - **ابیات متفرقہ** مردمان اول زمانہ باز مانہ گشت غایب مدام ؛ روز شب خواہی امان در این زمانہ با بدام ؛ از ہوا تاریک گشت در این زمان ؛ این ہوا از ائید بیعد در این زمان ؛ فریب و حرام دروغ غیبت یا حسد بہتان بر گشت این زمان ؛ اولاد او کم کردہ خوف خدا درین زمان ؛ ہر کہ مرد درین زمان با خاتمہ او ہست ولی ؛ از خدا غافل بودن آن کار شیطان نہ دلی ؛ درینولا از فیوضات روحانی سید الانام و انبیا و اولیا بہ توفیق ملک العلام گنج مخفی معدن الاسرار کہ بر دل فقیر یک چشمۂ فیوضات جاری گشت از تصور قلب بظہور زبان آمد و این چشمہ بہ جنبش آمد کہ از ان چند رموزات و اشارات و چند قصاید در نعت سر دار عالم و انبیا و دوازدہ مقامات ولایت وہم در نعت اولیا و والی دکن وغیرہا و دیگر از ان اشعار فارسی و ہندی و آن احالات کہ از ایمان و دیگر احوال کہ مذکور در دیباچہ دیوان مذکور شدہ است کہ صدور یافت و بتاریخ ہفدہم از ماہ رجب المرجب ۱۳۰۹ھ بتوفیق مشیت ایزدی از تصور قلب بقلم تحریر ظہور یافت و اتمام این ایک دیوان و سہ رسالہ در دہر سلطنت و حاتم زمان و رستم دوران **محبوب الدولہ آصف جاہ نظام الملک فتح جنگ** سپہ سالار بروز چہار شنبہ

نه ساعت از صبح بر آمده بود که به اتمام رسید و هر کسے که این احوال مذکوره را
مطالعه و استعمال نمایند از درگاه ایزدی او را راز باطنی و علم ظاهری و حاجت
دینی و دنیوی الله تعالی نصیب گرداند و عطا فرماید و حاجت او را الله تعالے
روا گرداند الله تعالی مارا و احباب مارا و سایر مومنین و والی دکن از رشته
هدایت عطا فرماید و هر که درین احوال سهو و غلطی بنظر آید صحیح فرمایند و قصور
مارا عفو فرمایند و در وقت مطالعه این فقیر را بدعاء خیر یاد فرمایند و فراموش
نفرمایند الله تعالی عمر والی دکن و اولاد او از شر و فتنه دشمنان نگهدارا بیات
یا الها شاه یا اولادرا مبارک کن جلوس با مدام ؛ شرق و غرب را انور کن از
تخت شاهی با مدام ؛ دین و دنیا جاه حشمت تو عطا او کن مدام ؛ حامی دین
محمدؐ تو لقیب او کن مدام ؛ در زمان دوران سلطان مستقل حاتم مدام ؛ بر عدو
خصمان گردان غالباً رستم مدام ؛ این فقیر شکر میکند که الله تعالی دعا مارا
مستجاب کرد که این والی دکن خورد ساله بود و من برای دعا او مشغول بودم
که رو بروے ما زینت بخش جلوس و تخت نشین گشت و با اولاد هم سرفراز
گشت **ابیات** ماچه دارم طاقت چون شکر آرم بر زبان ؛ چون عطا نعمت
از او قوت دارد مدام ؛ دین و دنیا را ز باطن از خدا هست با مدام ؛ گرچه
او همراه نبود بے دست و پا هستی مدام ؛ گر تو خواهی راه حق هم وصل یار تو
با مدام ؛ لقمه حلال تنها نشین با یاد حق باشد مدام ؛ دل منه برگشتی ناپایدار
تو با مدام ـ پیش تو راه خطر او شکست ریخت دارد مدام ؛ ـ اختیار کرد تو
محبوبه را هست او زیبا نگار ؛ سازد خود پنهان کرد او بیرزال است با مدام ؛

رشتۂ عمر مال وجاہ تو عاریت نزدیک تو ❊ در پہلوسے داری خزان صیاد تو ہست بادام ❊
گر حساب از یوسف شاہ گیری توگیرزان عرب ❊ او برہنہ نزد تو امید وار ست بادام ❊
او ہمیشہ ہست موجود فیض عام دارد مدام ❊ عشق عرفان جاند اد ہستم اول مرید خدا ❊
راز باطن او مراد ادی زلطف خویش خود ❊ ہم شہنشاہ کرد مارا مغز قرآن خدا ❊ گرچہ
خواہی از خدا خواہ نفع شر در دست او ❊ در دست خلق ہیچ نیست سوائے یاران خدا ❊
گر کسی را رشتہ عمر دراز کردی آن خدا ❊ خوف موت ہیچ نیست تا وقت نیامد از خدا ❊
یوسف شاہ سود مند گشتی از خدا تو بادام ❊ چون نگہ نزدیک تو کرد با ہمیشہ آن خدا ❊
بیت جہان آفرین گر نہ یاری کند ❊ کجا بندہ پرہیز گاری کند - ان الفضل
بید اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم این معنوی در طریقہ
نقشبندیہ وقادریہ چشتیہ وجنودیہ از والد ماجد خود و از حضرت شاہ سعد اللہ صاحب
و شیخ شیخ علاء الدین شاہ صاحب خادمی رکہتا ہون اور ان تینون صاحبون سے شجرہ
خلافت بھی میرے پاس موجود ہین - اور مولوی روح اللہ اخوند نا حلب قندہار
مین تھے اُن سے بھی توجہہ لیا ہون - اور وہ حضرت اسی طریقہ مین تھے - اور انکی
عمر ایکسو پندرہ برس کی تھی اور سو برس مین حضرت نے شادی کئے اُن سے دو
لڑکیان پیدا ہوین - اور اپنی قبلہ گاہ کی کرامتون کا کیا بیان کرون - وہ میرے
سے بہت محبت رکہتے تھے اور میرے حق مین بہت دعا فرماتے تھے اور راز باطنی سے
جو جو ذکر شغل مراقبہ کے تھے وہ سب تعلیم فرمائے اور سلوک تمام کروائے کوئی
چیز آپکے آنکہہ سے پوشیدہ نہ تھی ایسا راز باطن رکہتے تھے - پانچ تولہ جو کی روٹی
ایکوقت شام کو کہاتے تھے - اور کسی کی دعوت مین نہین جاتے تھے اور مسجد کے

کوٹھے مین ایک خلوت خانہ بنائے تھے ہمیشہ اس خلوت خانہ مین بیٹھتے تھے۔ اور وقت
نماز کے باہر آتے تھے اور نماز بھی آپ ہی پڑھاتے تھے۔ جو حاجتمند حضرت کے نزدیک
آتا تہا اوسکی حاجت بر آتی تھی اگر کوئی کسی قسم کے بخار والا آتا تو حضرت اپنا رومال
اوڑہنے کو دیتے تھے بعد ایک گہنٹہ وہ مریض شفا پاتا تہا۔ اگر کوئی اولاد چاہتا تہا تو
حضرت مصری یا روٹی پر لب لگا کر دیتے تھے اوس کے اولاد ہوتی تھی۔ اور جو جن زدہ
آتے تھے یا اون کے طرفسے کوئی آتا تہا تو حضرت اپنا نام لکھہ کر دیتے تھے اوسکو اسیوقت
شفا ہوتی تھی۔ یا کسی کا مال چوری جاتا تو حضرت باطن کے روز سے چورونکو بلا کر وہ
مال دلاتے تھے۔ ایکدفعہ دو چورون کو بلایا کہ اس شخص کا مال دیو انہون نے انکار کیا
کہ ہمنے نہین چورایا آپنے لوگون کو کہا فلانے ڈونگر مین جھاڑ ہے اوس کے نیچے گاڑا ہے
لوگ جا کر وہان سے نکال لائے۔ اور کوئی شخص ناپاک آتا تو فرماتے تھے پانی نہا کر
آؤ۔ لوگون نے کہا کہ آپکی وفات کے بعد ہم کہان جانا تو حضرت نے کہا کہ میرے
فرغل مین روئی ہے اوسکو لیجانا حاجت بر آوے گی اگر بخار والا ہو تو بازو پر باندہنا
اگر اولاد چاہے تو پانی مین گہولکر جو مرد پینا ایسی سب ترکیب بتا دئے۔ پہر لوگون نے
کہا کہ روئی تو برس دو برس مین ہو جائیگی۔ تو حضرت نے کہا میری قبر کی سرہانے
کی مٹی لیجا کرو اور حضرت کے خرق عادات اور کرامات بہت طرحسے ہین۔ اگر کوئی
شخص ردم کی کیفیت پوچھتا تو اسیوقت بیان کرتے تھے جیسا آپ فرماتے تھے
وہی کیفیت ہوتی تھی۔ اور یہہ بھی ایکدن کا موقع ہے کہ ندی کے نیچے بستی تھی اور
پانی بارش کا اسقدر زور کیا کہ بستی غرق ہونیکا اندیشہ تہا اوسوقت حضرت نے
ایک عصا اوس پانی کے زمین پہ مارا کہ تمام پانی اوس عصا کے زور سے جذب ہو گیا

اور بستی والے اس مین ہی بیت ماچہ ارم از پدر خود بر زبان ؛ علم باطن او محیط بر کل جہان ؛
قبلہ گاہ ما آفتاب بود یا قمر با نور حق ؛ فیض یاب و کام یاب گشت مردمان از آن جناب ؛
از پدر خود ما چہ ارم بر زبان ؛ موجودات ہر دو جہان پنہان نبود از آنجناب ؛ ماچہ گویم
چون پدر ما مردہ اند یا زندہ اند ؛ مردمان شد با مرادیم اولیا شد از مدد آنجناب ؛ اور ہم
نام لیوا مولانا مولوی جیو میان عبد الحکیم صاحب کے ہین اور ہماری سجادگی مدت مدید
سے چلی آتی ہے - اور ہمارے چھوٹے بہائی اور چچا کا بیٹا مسند نشینی طریقہ چلا رہے
ہین اور ہمارا طریقہ سید ادہم پوری رحمتہ اللہ علیہ سے چلا آتا ہی اور میرے چچا
مولوی محمد رضا اخوندزادہ وہ علم ظاہر مین یکتا تہا بلکہ ہدایہ اوسکو زبانی یاد تھی اور
ایسا ہی راز باطن مین یکتا تہا - جب حج کا موسم آتا تہا عرفہ کے روز سے دو روز پیشتر
غایب ہو جاتے تھی بعد دس بارہ روز کے آجاتے تھی جسوقت حاجی لوگ ہمارے شہر
مین آتے تھی تو حضرت سے ملاقات کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ تو مکہ مین تھی اتنی
جلد کیسے چلے آئی یہہ تو دور کا راستہ ہی آپ تبسم کرتے تھی اور حضرت راز باطن کے زور
سے توپ بندوق کو بند کرتے تھے اور جسکو اپنی تیغ بندی کا تعویذ دیا اوسپر تلوار گولی
اثر نکرتی تھی اور حضرت کے خرق عادات بہت طرح سے ہین اور حضرت کے صاحبزادیکا
نام عطا محمد تہا یہہ لڑکا ہمارے والد کی مزار پر رات دن رہتا تہا ایک شب دو سو سوا
اولیاء اللہ ہمارے والد کی مزار پر آئے اور والد بھی مزار سے باہر نکلے اور اوسی
مجلس مین ہمارے والد نے خلافت اور ولایت سے اس لڑکیکو سرفراز فرمائے اور
اس لڑکے سے بھی کرامات صادر ہوئے ہین بلکہ بعض اوقات لڑکون کے ساتھ جنگل
کو تفریح کے واسطے گئے وہان پانی نہ ملا تو وہ لڑکا سخت زمین پہ لکڑی مارتا تہا اور

چشمہ پانی کا نکلتا تہا اور سب جنے پی لیتے تھے اگر کوئی شخص مارا جاتا تہا اور اوس کا
قاتل معلوم نہ ہوتا تہا۔ اوس مقتول کے وارث آکر آپ سے پوچھتے تھی تو آپ اوس کے
قاتل کو بتا دیتے تھے کہ فلانی جاے پر اوسکو مارے اور فلانی ڈونگر مین گاڑ ہی ہین۔
ہمارے چچا جنکا نام مولوی محمد رضا اخوندزادہ ہی یہہ لڑکا انہین کا صاحبزادہ ہے۔
ایک رات موسم سرما مین آدہی رات کو بہت اندہیرا تہا میرے والد عصا ہاتھ مین
لیکر باہر گئے۔ راستے پر لوگون کی باڑی تھی ایک جانور یعنی سئی کہ اوس کے جسم پر
تمام کانٹے تھی اور وہ بہت مدت سے لوگون کے کہیت خراب کرتا تہا حضرت نے
عصا سی اوس جانور کو مارا وہ دو ٹکڑے ہو گیا یعنے آپکے عصا نے تلوار سے بھی زیادہ
تاثیر کی یہہ بھی حضرت کے خرق عادات سے ہین۔ حضرت تین روز کے بعد گھر کو آئے
ہمنے پوچہا آپ کہان تشریف لیگئے تھی اور آپنے کوئی خادم مرید کو بھی ساتھ نہین لیا
آپنے فرمایا مین مراقبہ مین تہا میان صاحب مکاشفہ مین آیا میرے گنبد پر سوراخ
ہوا ہے اوس سے پانی ٹپکتا ہی میرے مزار پر جو غلیف ہی اور سرہانے قرآن شریف
ہے وہ بہگتا ہی مین جا کر مجاورون کو یہہ ماجرا کہا انہون نے انکار کیا اور کہا پانی نہین
ٹپکتا ہی مین نے کہا تم گنبد کا دروازہ کہولو جب اونہون نے قفل کہولا تو قرآن شریف
بھی بہیگ گیا تہا اور غلاف بھی بہیگ گیا تہا وہ سوراخ کو مین لوگون کے ہاتھ سے
بند کروایا۔ اور ہمارے ہمشیرہ راز باطن مین بہت یکتا تھے اور سورت کہف کا ہمیشہ
ورد رکھتے تھی جب وقت وفات آیا لوگون نے پوچہا کہ تمہارے کپڑے کیا کرنا آپنے
کہا سب چیز میری خیرات کر دینا اور ایک چادر میری صندوق مین رکھدو جو کوئی
حاجتمند آوے ایک کونہ چادر کا دہو کر وہ پانی ذرا پیشانی کو لگا دینا اور باقی پانی پی لینا

اوس کی جو حاجت ہے بر آویگی خواہ بخار ہو خواہ واسطے اولاد کے ہو یا کوئی حاجت دینی ہو
بر آویگی چنانچہ وہ چادر ابھی تک موجود ہی اور جتنے وقت اوس سی بہت سے کرامات حاصل
ہوی ہین۔ اور شیخ شیوخ علاء الدین صاحب کے نزدیک بہت دن میرے رہنے کا
اتفاق ہوا مین حضرت کا غصہ وغیبت ندیکہا یعنی جو کوئی مہمان آیا یا اپنے نزدیک جو
لوگ رہتے تہی اونکو اچہا کہانا کہلاتے تھے اور آپ کہاتے تھے جیسے کوئی غریب آدمی کہاتا
ہی اور حضرت کے خرق عادات بہت طرحسے ظاہر ہوے ہین اور مختصر پر ہمنی اکتفا کیا
اور حضرت شاہ سعد اللہ صاحب زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین اس معنوی سی بہت
محبت رکہتے تہی اور حضرت صاحب مولانا جیو میان عبد الحکیم صاحب کی بہت تعریف
کرتے تھے اور یہہ کہتے تھے کہ اوسکا درجہ غوث الاغیاث قطب الافراد کا ہی اور سات برس
تک میرے کو کہانا ساتہہ کہلاتے تھے اور اور لوگ لنگر کی روٹی کہاتے تھے۔ ایک رات
میرے دلمین آیا کہ اگر حضرت ولی کامل ہونگے تو اپنی کہانے مین سی مجھکو جوٹھا دینگے
اُسیوقت اپنی خاصہ کا ایک پیالہ دئی کہ تم کہاؤ اور اوسمین ایسا مزہ تہا کہ آجتک کوئی
کہانے مین ایسا مزہ مین نہین دیکہا اور حضرت جب راتکو آرام کرتے تھی اگر کوئی شخص
حوض کے نزدیک کہڑا رہتا تو حضرت کے دل کی اللہ اللہ کی آواز سنا تہا اس طرح آواز
نکلتی تھی جیسی گہڑیاں بجتی ہی۔ اور حضرت جسوقت مسجد بناتے تھی اوسوقت میری آمد
ورفت طالب الدولہ کے پاس تھی اور وہ میرے بزرگون سی بہت واقف تہا اور
میری بہت تعظیم کرتا تہا ایکدن مجہہ سے پوچہا کہ حضرت کی مسجد بنی مین نے کہا کہ ہان سی
بنی ایک مداری فقیر کا مکان نزدیک ہی اور وہ نہین دیتا ہی اگر وہ مکان نہین دیا
تو مسجد تنگ ہوتی ہی۔ مین نے کہا آپ دلائیے تو ہو سکتا ہی۔ تو آپنے کہا مسجد کیواسطے

کوئی مکان لینا جائز ہی مین نے کہا حضرت عمر رض ابن الخطاب نے مسجد نبوی کیواسطے چند
مکانات صحابہ سے لئے آپنے کہا یہہ مکان زیادہ روپیہ دیکر دلادونگا۔ جب مین خانقاہ
کو آیا لوگون نے کہا حضرت صاحب کو مولوی عبدالرحیم صاحب مرحوم کنے دعوت تھی وہان
گئی ہین اور تمکو بھی وہان بلایا ہی مین وہان گیا حضرت صاحب کے سیدہی بازو سی مولوی
عثمان صاحب بیٹھی تھے ڈانوین بازو کیطرف مین بیٹھا حضرت صاحب نے فرمایا کیا
کیفیت ہی مینے یہہ ماجرا جو طالب الدولہ سی کہ مسجد کے باری مین میرے سی پوچھا تہا
مین بیان کیا حضرت صاحب نے دست مبارک میری پیٹھہ پر تین دفعہ مارا اور ایسا
کہا کہ آپکا نام آج سی صادق علیشاہ ہی وہ مکان طالب الدولہ نے اوس مداری فقیر
کو ڈیڑھسو روپیہ دیکر وہ مکان دلوایا اگرچہ وہ جہوپڑا کویلو کا پچاس روپیہ کی بھی مالیت
نہین رکہتا تہا اوس دن مولوی عبدالرحیم صاحب مرحوم کے پاس گاے ذبح ہوئی تھی
اور منشی قطب الدین صاحب نے مولوی نیاز محمد صاحب مرحوم کو کہا کہ مین بزرگون
کے خرق عادت لکہہ رہا ہون آپکو کچہہ حضرت صاحب کے خرق عادات سی معلوم ہی
لکہدیو مولوی صاحب مرحوم نے میرا نام لکھے وہ حضرت صاحب کے نزدیک رہتا تہا
اوسکو حضرت کے خرق عادات خوب معلوم ہی منشی قطب الدین نے ایک منشی کو میرے
پاس بہجوایا میرے کو حضرت کے خرق عادات جو کہ معلوم تہے مین کہتا جاتا تہا وہ لکہتا
تہا اور لکہہ کر لیگیا اور حضرت کے وصال کے چار مہینے آگے میرا کوئی قرابت والا
آیا تہا اوسکو پہونچانے کو مین بمبئی تک گیا بمبئی سی بڑکو آیا مین بڑ مین تہا کہ حضرت صاحب
کے وصال کی کیفیت وہان آئی اور حضرت صاحب سی جیسی حیات مین ملاقات ہوئی
تہی بعد وصال کے بھی کبھی کبھی مہینے مین دو مہینے مین ملاقات ہوتی ہے جسوقت مین

کامیاب خان کے مکان مین رہتا تہا مین گنبد کو گیا گنبد کے دروازہ سے تا حوض کے
کنارہ تک فرش تہا اور حضرت صاحب حوض کے کنارہ کے اوپر بیٹھے تہے پیٹہہ شرق
کے طرف تھی اور منہہ قبلہ کے طرف تہا ختم ہو رہا تہا میرے کو آپ لکھے نقل جاگد
وما کان محمد یہہ پڑہو مین نے پڑہا بعدہ ٹوکرے مین نقل تھے دو دانہ نقل کے میرے کو
دئے اور فرمایا ایک نقل تمہارے بچے کو دیو اور دوسرا دوسرے بچے کو دیو یہہ بڑا لڑکا
پڑہنے کو اوستاد کے پاس بہیجتا تہا یہہ لڑکا اوستاد کنی سے بہاگ جاتا تہا اوستاد
نے میرے سی کہا یہہ لڑکا پڑہتا نہین آسمان کے طرف دیکھتا ہی حضرت صاحب اوسی
رات کو میرے مکاشفہ مین آے میرے سے کہا اس لڑکے کو تم کلام شریف شروع کراؤ
مین نے کہا پانچ برس کی عمر سے ابھی تک بغدادی الف بے بھی نہین پڑہا حضرت
فرماے اب کلام شریف پڑہواؤ جو سبق دیتے تھے وہ یاد کرتا جاتا تہا اون کے روحانی
کی تائید سی پانچ برس مین حافظہ کیا اوسوقت گیارہوان سال شروع تہا کلام شریف
تمام ہوا جسوقت مین حضرت کے طرف مراقبہ کرتا ہون حضرت صاحب رو بقبلہ جہا
نماز بیٹھے ہوئے تلاوت قرآن شریف فرماتے ہین قرآن شریف جلی خط کا ہی اور
کاغذ بھی گاڑہا ہی اور بعضے وقت جو حضرت کو دیکھتا ہون قد بہت اونچا ہوا ہی اور
ڈاڑہی کو بھی خضاب مہندیکا لگا ہی ہین بعض وقت دیکھتا ہون کہ ڈاڑہی اوپر کی
سفید ہی اور نیچے کے طرف کالی رہتی ہی بڑی طاقت توانائی معلوم ہوتی ہی بعضے وقت
پیش مین حضرت کو دیکھتا ہون گنبد کے نکل کر پانچ چہہ چھوکرے پیچھے رہتے ہین
پیش آکر کہڑے رہتے ہین اور پہر گنبد کو چلے جاتے ہین۔ بعضے وقت جلیلے جتنے وقت
دیوانخانہ مین توجہہ دیتے تھے ایسا اب بعضے وقت دیکھتا ہون دیوانخانہ مین توجہہ

دیتی ہین اور بعضے وقت دیکھتا ہون سرخ جبہ پہنے ہوئی ہین اور جبہ پر کمخواب کی
بوٹیان ہین اور ایکدفعہ حضرت صاحب گنبد کے دروازہ کے باہر بیٹھے تھے دو
قورمی کے پیالے ہر ایک پر دوسرے پیالے اور ایک ایک روٹی یہہ دو حصہ
میرے لیکو دئی یہہ دو حصہ اور کہا ایک بیٹی کو ایک حصہ دیوا اور دوسرے کو ایک دیو
اول دو نقل حضرت نے دیے تھے اور یہہ حصہ بھی دیئے اور اس سی ہمکو فائدہ ظاہر
مین اور باطن مین بہت معلوم ہوا مین نے اپنی والد کے شجرۂ خلافت حضرت کو دکھا
یا حضرت نے فرمایا طریقہ ایک ہی شاخ دو ہین مین نے اپنی والد کے مراقبہ سنایا
پانچ مراقبہ زیادہ سنایا آپنے کہا مراقبہ کون زیاد کیا مینے کہا مولانا جیو عبدالحکیم صاحب
رحمتہ اللہ علیہ نے طریقی مین اجتہاد کیا ہی اور بہت مراقبون کو بڑھا دیا ہی آپنے کہا
حضرت کے مکتوبات بھی ہین مین کہا بہت مکتوبات حضرت کے تصنیف کی ہے
اور مولوی نیاز محمد صاحب مرحوم علم ظاہر مین اور راز باطن مین یک دریا تھے
اور لوگان انکے راز باطن سی آگاہ نہوے یعنے بزرگون مین حضرت صاحب کے سینہ
باندہ تھی اور باطن کی بصیرت بہت رکھتے تھے اور ہمیشہ لوگون کے روبرو میری
تعریف کرتے تھی ایسا فرماتے تھے کہ یہان سی ہندوستان تک زندہ لوگون مین
ایسا شخص نہین ہی اور ایکدفعہ آپکو درد گردہ اوٹھا تھا شیخ حسین کو بھیج کر میرے لیکو بلایے
آپنے فرمایا میری درد گردی پر توجہ کرو مین نے توجہ کیا آپکو اوسیوقت اجابت
آئی اور پیشاب بھی کیا اللہ تعالی نے بزرگون کی روحانی کی برکت سی شفا دی اور اس
مجلس مین پانچ چہہ شخص بیٹھے تھے ان کے طرف آپنے دیکھا اور فرمایا جو طریقہ مین
منتہی اور اکمل ہوتا ہی وہ بیماریکو صلب کرتا ہی اور آپنے جو بزرگان ماسلف تھی

اپنے مریدون کو حکم دیتے تھے فلانے بیمار کی بیماری صلب کرو اور وہ مرید نے صلب کیا
تو اس کو خلافت دیتے تھے اگر نہین صلب کیا تو نہین دیتے تھے اور اس معنوی کے
اوپر اللہ تعالی کی بہت عنایت ہے اور ہیضہ کی بیماری والون پر بھی مین توجہ کیا
اللہ شفا دیدیتا ہے اور مولویصاحب مرحوم کو کبھی سخت بخار آیا تو میریکو یاد فرماتے تھی
مولویصاحب مرحوم فرماتے تھے اب اس زمانہ مین پیری مریدی ایک روزگار ہو گیا ہے
یعنی پیر مریدون سے طمع رکھتے ہین مرید ان مرشد سے طمع رکھتے ہین کہ ہماریکو دعوت
مین لیجاوینگے یا کہین جائے سفارش کرینگے اول کے جو بزرگان تھے مریدون سی کچھ
نہین لیتے تھی کہ ہمارا ثواب جائیگا اور مولویصاحب فرماتے تھے پیر کو علم ہونا اور یہہ
بیت اکثر کہتے تھے۔ **بیت** شیخ جاہل اگر ولی باشد ۔ خرس در کوہ بوعلی باشد۔ اور اس
زمانے مین جو کوئی دعوت دیا تو یہہ نہین پوچھتے کہ یہہ تم کہان سے کمایا یہہ کہان سے
لایا دعوت کہانے سی کام رکہتے ہین اور بعضے ایسے بھی ہین راہ سلوک معلوم نہین اور
پیری مریدی کرتے ہین پیری مریدی کے واسطے علم چاہیئے اور حضرت شاہ اسد اللہ صاحب
مرحوم فرماتے تھے یک عالم میرے مرید ہوا تو مین خوش ہوتا ہون اگر دو سو آدمی بے علم
میرے مرید ہوے تو مین خوش نہین ہوتا ہون اور مین نے حضرت صاحب کے آگے
جو کیفیت لکھا کہ میرے سی ملاقات ہوتی ہے اور نقل دی ہین اور جبہ پہنے ہین اور حضرت
کے دیکھنے والون مین سی پایا اور بزرگون مین سی مراقبہ کرلیوے اور باطن کے زور سے
پہچان لیوے مین جو کہا حضرت سی میری ملاقات ہوتی ہے یہہ بات حق ہے یا غلط
ہے اور میرے بھی مقام پہچان لیوے کہ کیا مقام مین ہون اول بزرگون نے اس
پیری مریدی کے بہت شروط لکھے ہین مولویصاحب کی مجلس مین چند لوگ معزز

بیٹھے تھے ایک شخص نے اونمین سے میرے طرف اشارہ کیا اور مولویصاحب مرحوم وارث الانبیا
سے کہ آپکو بہت محبت رکھتے ہین اور یاد بہت کرتے ہین مولویصاحب مرحوم نے جواب دیا
جسوقت مین مشاہدہ مین بیٹھتا ہون تو مین دیکھتا ہون کہ اللہ کی نگاہ اور سید الانام
کی روحانی کی اور تمام اولیاء اللہ کی روحانی کی نگاہ اور یہہ جسکا نام لیا ہے یعنے مولانا
جیو کی بھی روحانی اور ان سب کی روحانی کی تائید اور نگاہ اسی کے طرف ہے اور
مولویصاحب ممدوح نے کہا کہ مین کابل مین مولوی مشکی علم آخون زادہ سے قطبی پڑھتا
تھا اوس زمانہ مین جو بزرگوار لوگ تھے وہ کہتے تھے کہ ہمارا ملک مین مولانا جیو میان عبد الحکیم صاحب
قدس سرہ غوث الاغیاث قطب الاقطاب کا مرتبہ رکھتا تھا تو مین یہہ بات سنکر گیا اور
حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا اور چند روز رہا بہت میریکو فائدہ باطن مین معلوم
ہوا اور مین سعد اللہ صاحب کیطرف ہمیشہ مین مراقبہ کرتا ہون دیکھتا ہون کہ حضرت
دونون ہاتھہ اس معنوی کے سر پر رکھے ہین اور حضرت کی روحانی تائید اور نگاہ
اسی کے طرف ہے اسی سبب سے مجھکو بہت یاد آتے ہین اور وہان کے بزرگون سے کہ منہم
سے مین نے سنا کہ مولانا جیو کے وصال کے بعد ایک بزرگ اونکا نام میان فکر اللہ صاحب
بہت بڑے بزرگ تھے اور شکارپور مین رہتے تھے۔ اونہون نے ارادہ کیا کہ قندہار مین
جا کر وہان رہونگا اور اپنا طریقہ چشتیہ جاری کرونگا کیونکہ اونکا طریقہ چشتیہ تھا جب شکارپور
سے نکلا اور قندہار کے نزدیک پہونچا وہان سے قندہار چھہ کوس تھا وہان جنگل مین
اوترا اور وہان تین چار مہینے رہا اور کھانے پینے کی اور جانورون کے چارے کی
بہت تکلیف ہونے لگی اور آپ کے ہمراہ بہت خادم تھے اونہون نے ہاتھہ جوڑے
کہ شنیدہ منزل سے ہم یہان آئے اب قندہار نزدیک ہے اور یہان تین چار مہینے سے تکلیف ہین

ہی حضرت موصوف نے جوابدیا کہ مولانا جیو کے خلیفون کے خلیفہ باطن کے زور سے
میرے کو آنے نہین دیتے اور منع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہان پیری مریدی مت کرو
یہان مولانا جیو کی عملداری ہی آجکا اونکا اور ہمارا اقرار ہوا ہے کہ مین قندہار مین
دو مہینے رہونگا اور کسی کو مرید نہین کرونگا وہ دو مہینے قندہار مین رہا اور کسی کو مرید نہین
کیا اور پہر واپس شکارپور کو چلا گیا اول تو عطاکرنیوالا دین دنیا کا اللہ تعالی ہی اور
اس فقیر کو اللہ تعالی کی نگاہ بخشی سے ابتک ہی اور قرآن شریف کی تلاوت سی اور
اوس کے معنی پر خیال رکہنے سی مجکو باطن مین قوت پیدا ہوئی اور اس فقیر نے بہت
زیارات اولیاء اللہ کے بہی کیا ہی اونکی روحانی سے میرے باطن مین بہت قوت
حاصل ہوئی ہے ہم جو نام لیوا میان عبدالحکیم صاحب کے ہین ہم لوگ خلافت کے بعد بہی
ایک برس تک حضرت کے مزار سے توجہہ لیتے ہین ہین اون کی روحانی سی مجکو بہت
فیض حاصل ہوا اور ابتک حضرت کے مزار پر لوگ بہت دور سے آتے ہین چہہ مہینے
یا برس بہر رہتے ہین اور اون کے مزار سی توجہہ لیتے ہین اور حضرت کی تائید روحانی
سے بمرتبہ ولایت سرفراز ہوجاتے ہین اور خصوصاً اس فقیر کو آپ کی روحانی سے
بہت فائدہ ہوا اور حضرت کے یہہ بہی خرق عادات تھے کہ باہر جسوقت نکلتے تھی درختان
کو ہی روحی مصطگی پیچہے حضرت کے جاتے تھے دو درختون کو حضرت نے اشارہ کیا کہ
یہین کہڑے رہو وہ ابہی تک تروتازہ ہموار زمین گلستان کا کے نزدیک کہڑے
ہین اور حضرت نے دعای خیر فرمائے کہ جو حاجتمندان درختون کے نزدیک آوے
اوسکی حاجت برآوی اب جو کوئی اُن درختون کے پاس عرضی لگاتا ہی یا جہولا لگاتا ہی
اوسکا مطلب برآتا ہی اور بادشاہ سید حسین نے مولوی فیض اللہ سی پوچہا کہ ہماری

بادشاہت کون کریگا مولوی فیض اللہ بادشاہ کا اوستاد تہا اوس نے جواب دیا کہ حضرت
کے نزدیک بہت خادم ہین کہ حضرت سب کو کہانا کہلاتے ہین اور اطراف اکناف کے
لوگ بھی حضرت کے مرید ہین اور بعضے اعتقاد رکہتے ہین بسبب ترغیب مولوی فیض اللہ
کے بادشاہ اور حضرت سے عداوت ہوگئی۔ بادشاہ نے آدمی بہیجا کہ میرےکو میوا بہیجا واو
میوے کا موسم نہین تہا حضرت نے راز باطن کے زور سے سوکھے درختون مین انگور انار انجیر
وغیرہ بہیجا دیا اور بادشاہ کا بیٹا بیمار ہوا بادشاہ نے ایک آدمی کو بہیجا کہ آپکے خادمون مین سے
کوئی بہیجو تو ملا بنی اخوند کو بہیجا بادشاہ کا مکان اونچا تہا سیڑہی پر چڑہنے لگا چوبدار
نے پیچھے سے ڈہکیلا اور ایسا کہا تو اوپر نہین چڑہ سکتا بادشاہ کے بیٹے کو کیا اچہا کریگا
اوسکو غصہ آیا اور ہون کیا شہر زمین سے اوکہڑ گیا اور اوندہا ہوتا تہا میان صاحب
نے دیکھا کہ شہر اوندہا ہوتا ہے تو حضرت نے ہات دیکر شہر کو تہما بعدہ ملا نے بادشاہ کے
بیٹے پر توجہ کی وہ اچہا ہوا جب حضرت کے پاس آیا حضرت نے کہا اتنی بات مین غصہ
کرکے تمنے آج شہر کو زمین سے اوکہاڑا اگر مین ہات نہ دیتا تو تمام لوگ ہلاک ہو جاتے ہم
بھی ہلاک ہوجاتے اونہون نے کہا کہ باطن سے حضرت نے میرےکو سرفراز کیا اور میری
عمر والے سب بڑے عالم ہوگئے اور مین بیعلم رہا حضرت نے لب مبارک اوسکی زبان
پر رکہا اوسکو چودہون علم سے سرفراز کیا تو ملا مذکور نے ابوالمنتہا تصنیف امام اعظم
رحمۃ اللہ علیہ کے اوس کے اوپر اپنی حاشیہ کیا اور مولوی فیض اللہ نے بادشاہ
کو کہا کہ چلو حضرت سے ملاقات کرینگے اور مین علم مین اونسے مباحثہ کرونگا اور انکو بند
کرونگا تم کہنا اون سے کہ تمکو علم نہین ہے پیری مریدی مت کرو وہ دونون چلے آئے
اور لوگون نے کہا کہ بادشاہ اور مولوی فیض اللہ آئے آپنے کہا کہ آنے دو آگے

حضرت نے اول آیات اور حدیث کا بیان کیا اور راز باطن کا بھی بیان کیا دوزخ اور
بہشت اور عرش اعظم اسکی بھی کیفیت بیان کی مولوی فیض اللہ نے کچھ نہ کہا اور
بادشاہ نے اجازت مانگی اور چلا گیا بادشاہ نے باہر آکر اپنی استاد سے کہا کہ تم نے
توکچھ جواب بھی ندیا اوس نے کہا کہ حضرت کی مجلس مین بیٹھنے کے ساتھ جو میرے
سینہ مین چودہ علم تھے وہ فراموش کیا یعنے صلب ہوگئے اور حضرت نے ارادہ
کیا کہ بابا ولی صاحب کی زیارت کرینگے بابا ولی شیر پہ سوار اور سانپ کا کوڑا ہات
مین ہی راستہ پر آیا حضرت نے کہا کہ ہمکو کرامت بتاتی ہے ابھی تمہارا سانپ کا
کوڑا اور شیر چھین لونگا جاؤ قبر مین لیٹو وہ جاکر لیٹے اور حضرت نے فاتحہ پڑہا اور بعض
اوقات حضرت شہر کے باہر نکلتے تھے تو تمام شہر کے مرد و عورت حضرت کے ہمراہ
ہوتے تھے تو خادم لوگ کہتے تھے کہ تمام مرد اور عورت آپکے پیچھے آرہے ہین تو
آپ دیکہہ کر فرماتے تھے کہ جاؤ گھر کو بیٹھو نہین تو بددعا کرونگا۔ وہ لوگ وہان سے
چلے جاتے اور ذاکرین حضرت عشراق کے نماز پڑہے بعد نماز ایک مارواڑی آیا اور
کہا کہ حضرت میرے پاس ایک سنگ پارس ہی آپ کے نذر ہی قبول فرمائے حضرت
نے جواب دیا کہ تم ایک پتھر یہان سی اوٹھالاؤ تو مارواڑی دیکھتا کیا ہے کہ تمامی
سنگ پارس نظر آئے پھر صورت حضرت نے اوسوقت اوس کے حق مین دعا فرمائی
اللہ تعالی دین کی برکت سے اوسکو دین اسلام سی مشرف فرمایا اور ابھی تک
اوس کے گھرانے مین غیب سی روپیہ وغیرہ ملتا ہی اور خرچ اخراجات چلے جاتے
ہین اور لوگون کو بھی خیرات ملتی ہی۔ اور شاہ حسین بدبخت نے آپ سی اتنی کرامات
دیکھا تو بھی شقاوت سے نہین گیا اور ایسا کہا کہ حضرت اگر یہان سی چلے جاوین

تو بہتر امیر لوگ حضرت سے بولے شاہ حسین آپ سے راضی نہین ہی اوسوقت حضرت
وہان سی چلے اور نواحی مین آیا آپ کے خلیفہ میان نور محمد صاحب نے توجہہ کی اور
شہر کے ایک دروازہ سی دوسرے دروازہ تک دیوار گراے کچہہ لوگ اور جانور
ضائع ہوی آپ نے اوسکو منع فرمایا اور کہا میرے مین اتنی قوت ہی کہ شاہ حسین کو
بادشاہ اور مولوی فیض اللہ کو کوہ قاف مین پہنچادون تو چند روز کے بعد حضرت
نے ہاتہہ کو تین مرتبہ گردش کرکے زمین پر مارا آپ کے ہاتہہ مارنے سی اوس روز
زمین بھی ہلگئی خادمون نے عرض کیا کہ آپنے تین مرتبہ ہاتہہ زمین پر مارا اسکا
کیا باعث ہی آپنے جواب دیا کہ شاہ حسین بادشاہ کی ٹوپی سردار عالم نے سر پر رکھی
تھی اور مین نے حضرت سی گستاخی کی اگر کوئی اور بزرگ بادشاہ کے سر پر ٹوپی رکھتا
تو مجھکو اتنا زور نہ لگتا اس کی بادشاہت کی ڈوری عرش عظیم پر تھی وہان سے اوتار کر
سات طبق زمین مین ڈالا اور کہا چہہ مہینے کے بعد اسکی بادشاہت جانا اور اوسکی اولاد
اور قوم کو بادشاہت نہونا۔ بعد چہہ مہینے کے اوسکی بادشاہت جاتی رہی اور اوسکی
اولاد اور قوم کو ابھی تک بادشاہت نہین ہے اور حضرت نے اوس شہر کو بھی
بددعا دی کہ یہہ شہر کہود سے جانا جو شخص اوس شہر کی مٹی کہود کر لیجاتا ہے اور اپنے
باغ یا زمین مین ڈالتا ہی دوہرا اناج وانگور پیدا ہوتا ہی اور حضرت کے فرمان بموجب
جو شخص شہر مذکور کی مٹی کہوتا ہی اوسکو چاندی سونا تلوار وغیرہ بھی ملتا ہی حضرت
کی اولاد کے ساتہہ جو کوئی برائی کرتا ہے خراب ہوجاتا ہی اور حضرت کے فیض تعلیم سی
بہت لوگ بمرتبہ ولایت سرفراز ہوے ابھی تک اوس اقلیم مین خراسان کے قریب
بخارا تک آپ کے فیض جاری ہین اور آپکے خلیفون کے نام میان عبدالحمید صاحب

میان طواہر صاحب میان نور محمد صاحب وغیرہ اور بھی خلیفہ حضرت کے بہت ہین اور
حضرت اسوقت جسکو دعا دیتے کہ اسکی اولاد ولی ہونا وہ شخص کی اولاد مان سے پیدا
ہوتی ہی ولی ہوتی ہی وہ ابھی تک سلسلہ جاری ہی اور آپ ہمیشہ نقاب ڈالتے تھی
سبب نقاب ڈالنی کا یہہ تہا کہ اگر نقاب نڈلتے تھے تو لوگ ہلاک ہوتے تھے ولیکن اگر دو
قومون کے درمیان مین کچہہ جنگ وجدل ہوتا تہا جس نے آپکے نام سی فاتحہ کیا اوسکو
فتح ہوتی تھی ایک شب مین نے حضرت کو دیکہا کہ پچیس آدمی قبلہ کے طرف پشت اور
مشرق کیطرف منہہ اور پچیس آدمی مشرق کیطرف پشت اور قبلہ کیطرف منہہ حضرت کا
منہہ اوسوقت قطب کیطرف تہا حضرت نے تاج سر پر رکہا تہا اور جو حضرت کے پاس
لوگ بیٹھے تھی تو اونکی عمر پچیس برس کی تھی مین حضرت کے نزدیک گیا حضرت نے مجھکو دیکھا
حضرت نے فرمایا نعمت خانہ کے اندر آؤ تو مین گیا حضرت نے کہا جہک جاؤ تو مین
جہک گیا تین دفعہ میرے چشم پر پہونکا اوسوقت میرے چشم روشن ہوگئین کوئی آدمی کی
مجھکو ضرورت بات پکڑنے کی نرہی اور حضرت نے مولوی فیض اللہ کو بھی بددعا کی
کہ ایک اولاسی دوسرا اولاد نہ ہونا اور اوسکی اولاد تمام شب کتون کے ساتھہ بھونکنا
چنانچہ یہہ سلسلہ ابھی تک جاری ہی حضرت کا قاعدہ تہا کہ اگر کوئی برہنہ پاؤن یا برہنہ
بدن مسجد مین آتا تہا منع فرماتے تھے ایکروز ایک شخص مسجد کے اندر آنے لگا اور ایک کالا
کتہ کہ گلے مین زنجیر ہے وہ شخص پکڑے ہوی تہا اور برہنہ پاؤن اور ایک لنگ باندہی
ہوی تھے اور سب وجود برہنہ تہا حضرت پیشوائی کو آئی اور نہایت تعظیم کی درمیان مین
دونون صاحبون کے ایک گہنٹہ مجلس رہی وہ بزرگ نے حقہ کے پانی کو اور حقہ کا تماکو
مسجد مین ڈالا اور چلے گئے حضرت کے مسجد مین خادم لوگ بہت بیٹھے تھے حضرت نے باطن

کے زور سے خادمونکے دلونکو پہچانا کہ یہہ لوگ مجہہ سے بے اعتقاد ہوئے ہین خادمون نے کہا
لہذا اس شخص نے بہت بے ادبی کی اور حضرت نے فرمائے تھے کہ مسجد مین برہنہ شخص آوی
اور اس شخص کو کیسے آنے دیا کہ سارا وجود برہنہ اور پاؤن بھی برہنہ تو حضرت نے اپنی باطن کے
زور سے پہچانا حضرت نے فرمایا کہ تم ذرا مین بے اعتقاد ہوگئے یہہ شخص فلان ملک کا قطب ہے
میری ملاقات کے لئے تشریف لایا حقہ مین جو پانی تہا وہ مسجد مین ڈالا وہ بہشت کا پانی
تہا اور چلم مین جو تپے تہے وہ طوبی کے جہاڑ کے پتے تہے مسجد مشرف کرنیکو ڈالا کتا اونکے ساتھ
جو ہے اونکا نفس ہے اسنے نفس کو ایسا تابع کیا ہے - اقطاب اور اولیا آپکی ملاقات کیواسطے
دور سے آتے تھے اور مشرف ہوتے تہے چنانچہ اتنک بہت بہت دور کے لوگ زیارت کو
آتے ہین اور مشرف ہوتے ہین - ایک سردار کی لڑکی تہی قوم مرہی مین تہی آپ کے
مزار شریف پر آئی اور مسلمان ہوگئی بہت لوگون نے کہا کہ تم شادی کرو مگر اوس نے
کہا کہ حضرت کے مزار شریف پر مشرف ہونے سے میری سب خواہش گئی اب آپ کے
مزار پر قرآن شریف پڑہونگی اور حضرت کے خرق عادات بہت طرح کے ہین اتنے پر اکتفا
کیا گیا **بیت** - در کرامات وصل جانان لامکان جائے آنجناب ؛ غوث الاغیاث
قطب اقطاب بمقام آنجناب ؛ چون وجود نور نور بود آنجناب ؛ ہر دمان گشت نور
نور از آنجناب ؛ اور حضرت شاہ نقشبند صاحب سے ایک سنت ترک نہین ہوئی - اور
آپنے ایک کم چالیس ۳۹ دن چلہ کیا اللہ کے طرف سے حکم آپکو ہوا کہ اگر آپ چالیس دن
چلہ کرتے تو آپکا مقام ارواح گردان ہوتا - اب تمہارا مقام بلا گردان ہے - اور ایک
شب ایک چور آیا خانقاہ کے لوگ ہوشیار تہے وہ ایک پورانا بوریا تہا کونیمین اوسکے
نیچے چہپ گیا اتنے مین آپکو حکم آیا کہ فلان ملک کا ابدال مرگیا ہے ابدال بہیجو وہ آپنے

اشارہ کیا کہ وہ شخص بوریا کے نیچے ہے لیکر آؤ آپنے اوس شخص چور کے سر پر ٹوپی رکھا کہ پھوایا
آپ سے لوگ پوچھتے تھے کہ آپکو اللہ نے بڑا مرتبہ دیا ہے کیا سبب ہے آپنے کہا تشرع بعمل
اور آپنے ایک شب اللہ سے سوال کیا کہ میرے کو ایک قطرہ رحمت عطا فرماؤ حکم ہوا کل
رحمت تجھکو عطا کیا ہون اور حکم ہوا کہ تمہارا مبتدی دوسرے طریقہ والون کو منتہی اور
تمہارا منتہی حبیب تمنای خاص پھر تمہارے منتہی کو کچھ آرزو نہ ہیگی۔ از ازل تحریر مقسوم
بحساب شاہ نقشبند ؒ حامی دین محمد ﷺ رہنما شاہ نقشبند ؒ دریاے رحمت فیض شاہ نقشبند ؒ
پیر پیران گشت شاہ نقشبند ؒ اور امام ربانی صاحب ظاہر و باطن ہین دریاے بے پایان
تھے آپنے راستہ سلوک مین اجتہاد کیا اور راہ سلوک کو ایک سڑک بنائی کہ کوئی ولی سے
ایسی سڑک نہین بنی ہے ایکدفعہ بہت لوگ جمع ہوے تھے آپنے پوچھا کہ تم کہان جاتے
ہو ایسا کہا کہ مکہ کو جاتے ہین آپنے توجہ کرکے کعبۃ اللہ کو منگوایا اور لوگون کو حج کروایا
پھر کعبہ کو اپنی جائے پر پہونچا دیا ایکدفعہ بہت سے ہندو جمع ہوے آپنے پوچھا کہ تم
کہان جاتے ہو تو انہون نے کہا کہ کاشی کو جاتے ہین آپنے کہا کہ تمہاری کاشی یہین
منگوا دیتا ہون کاشی کو منگوایا اور لوگون نے نہایا پھر کاشی کو واپس پہونچا دیا اور
آپکے لاکھ خلیفہ تھے اور لکھو کہا لوگ آپ سے ولی ہوے ہین۔ اور سید آدم نبوری رحمۃ اللہ علیہ
امام ربانی کے خلیفہ تھے آپ سے لاکھ آدمی ولی ہوے اور ایکدفعہ پندرہ ہزار آدمی جمع
ہوی آپنے کہا یہہ کیون جمع ہوے ہین اور اوسوقت آپ حج کو جاتے تھے آپنے شملہ
کہولکر دیا اور دو جنون کو کہڑا کیا کہ ایک طرف ایک آدمی پکڑ لینا اور دوسرے طرف
دوسرا آدمی اور جو اس پگڑی کو ہاتھ لگایا تو وہ میرا مرید ہے **بیت**۔ سید آدم
نبوری نور بود ؒ دو طریقہ شہسوار سالار بود ؒ اور حضرت جنید طایفہ سے کوئی ہوا

کیا کہ آپکا کیا مقام ہی تو آپنے کہا کہ پچاس برس سی مین ایمان کے لانیمین ہون مگر ابھی تک میرا ایمان قائم نہین ہوا اور سب طریق مین آپ سرگروہ ہین اور آپ ہی سے آتا ہی بیت حضرت جنید طایفہ در اولیا گشت بینظیر ٭ سرگروہ گشت او اولیا را در طرق شاہ بینظیر ٭ اور آپنے ایک روز فرمایا کہ حضرت بایزید بسطامی ہمارے مین ایسا ہی جیسا حضرت جبرئیل ملائیکو مین ہی بیت بایزید را چون خطاب آمد زحق ٭ گشت سلطان اولیا از ذات حق ٭ بایزید محو بود در ذات حق ٭ کل وجود نور گشت از ذات حق ٭ خواجہ میان مرحوم ولد محمد شفیع خان مرحوم اللہ دونون کو مغفرت نصیب کرے بیت - خواجہ مرحوم در صفت او خضر بود ٭ در قناعت او غنی سردار بود ٭ اور افضل الدولہ مرحوم شاہ دکن عاشق رسول اللہ اوسکی عاقبت بخیر گردانے بیت باللباس ظاہر پادشاہ بود ٭ باز از باطن او شہنشاہ شاہ بود ٭ اور رشید الدینخان مرحوم امیر کبیر اللہ تعالی برحال اور رحم فرماوے اور عاقبت بخیر گردانے وہ دوست اللہ کے تھے بیت در دنیا اگرچہ بود امیر امیر ٭ با قرب حق او شاہ سردار امیر - اور مہوب جنگ مرحوم اور مولوی ابراہیم صاحب مرحوم و دلیل خان جمعدار مرحوم و غیاث الدین صاحب مرحوم اللہ ان سب کی عاقبت بخیر گردانے بیت از زینت دنیا او مشہور گشت مہوب جنگ ٭ از سر باطن گشتہ او در خوش نصیب سردار جنگ ٭ از قوم ناگر اسم ظاہر او دلیل خان بود ٭ از رمز ایزدی فتح یافت او خان بود - اور ولایت آیات سی ثابت ہی انا اولیا اللہ لاخوف تا اخیر آیات معنی یہہ ہی کہ اولیا کو ڈر اور غم یہان بھی نہین ہی اور وہان بھی نہین ہی یہان بھی خوشی ہی اور آخرت مین بھی خوشی ہے اور انبیا اول سب اولیا تھے بعد انبیا ہوے اور انبیا کی ولایت نبوت سی افضل ہے کیونکہ ولایت مین حجاب

باحق تھے اور نبوت مین مخاطب باخلق ہوے اور چار یار کبار اور صحابہ رسول اپنے
مرتبہ موافق ولی ہوے ہین اور حضرت کے اہل مین بھی امام اور اولیا اپنے مرتبہ بموافق
ہوے ہین اور اولیا کی حدیث قدسی مین لکہا ہی الاولیا تحت قبائی لایعرفہم غیری
اولیا کا حساب مین جانتا ہون اور کوئی نہین جانتا ہی بجز اللہ کے اور جو کوئی شخص
کوئی بزرگ کے اولاد مین ہی یا باپ سے بزرگی آتی ہے یا کوئی خاص ایک طریقہ مین
مرید ہی تو اوس شخص کو چاہیے کہ سب بزرگون سی اعتقاد رکہنا اوسکو خاصان خدا سمجہنا
اور سب نے اللہ کے جناب مین محنت کی ہی باپ کی اور جد کی بزرگی صفت خاص اوسکی
ہے اوسکا کمال اور بزرگی کا فائدہ اولاد کو نہین پہونچتا ہی اور یہہ فخر کی بات نہین ہے
کہ باپ اور جد میرا بزرگ ہی۔ آپنے اللہ کو یاد کرنا اور اللہ کو رضامند رکہنا یہہ اپنی
صفت ہی یہہ کام آئیگا اور باپنے بزرگان اپنی اولاد کو نہین بخشا سکتے ہین بخشنا اللہ
کے ہاتہہ مین ہی اور یہہ بخشنا اپنے عمل پر موقوف ہی ایک خشخاش کے موافق نیکی اور
بدی روز قیامت کو حساب کیا جائیگا غور کی جائے ہی۔ کہ روز قیامت مین انبیا اور
ملائکین اور مخلوقات اللہ کی ہیبت سی روبرو کوئی بات نہین کرسکیگا اور جسوقت
آدمی قبر مین رکھی اوسیوقت منکر نکیر اوس کے اعمال اوس کے ہاتہہ سی لکہاتے ہین
اور کاغذ کفن ہوتا ہی اور کلمہ کی انگشت اوسکا قلم ہوتا ہی اور دہن کا لعاب اوسکی سیاہی
ہوگی اور انگوٹھے کے ناخن سی اوس کاغذ پر مہر کردیتا ہے اور وہ کاغذ ملا ایک اوس کے
گلے مین ڈالدیتے ہین گے اور حساب کے دن گلے مین سی کہول کے اوسی کاغذ سی حساب
دیگا اوسمین نیکی اور بدی سب لکہا ہوا ہی اور جو نیک لوگ ہین اون کے سیدہے ہاتھ
مین کاغذ دیگا اور جو لوگ بد ہین اون کے اولٹی ہاتہہ مین کاغذ ہوگا اور جو نیکی بدی کے

اعمال ہین اپنی زبان سے سنائیگا اور جو بدبخت ہوا اوسکی قبر تنگ ہو جاتی ہے اور دوزخ سے ایک دریچہ کہلیگا کہ اوسکی گرمی سے اوسکو تکلیف ہوگی اور اگر نیک ہے تو اوسکی قبر کشادہ ہو جائیگی اور ایک دریچہ بہشت سے کہولیگا اوسمین سے ایک حور اوس کے پاس آئیگی اور یہہ دونون کہیلتے رہین گے اور حور کے گلے مین موتی کا ہار ہے وہ ہاتہہ ڈالیگا جب وہ ٹوٹ جائیگا اور یہہ دونون پروتے جائین گے اوسوقت قیامت ہو جائیگی اور یہہ افسوس کریگا کیا بڑا مزہ ہے مین اول کیون نہین مرا غور کی جاے ہے کہ سید الانام نے اپنے چچا صاحب یعنی ابو طالب کے ایمان لانیمین بہت کوشش کی وہ ایمان سے مشرف نہ ہوا یہہ آیت آئی - انک لا تھدی من احببت تا اخیر اس کے معنی یہہ ہے - اس آیات کا معنی یہہ ہے کہ اے میرے معشوق - ہدایت کی دو قسم ہین ایک موصلہ دوسرے غیر موصلہ امر معروف ہے یہہ آپ کر سکتے ہین اور موصلہ وہ میرے جانب سے ہے اور لا تھدی کا معنی یہان بمعنی مد تعلق ہے - جب ایسا ہے تو تحقیق میرے طرف سے اور تفسیر بیضاوی مین بھی ایسا ہی مندرج ہے -

این دیوان **صیقل دل** از تصنیف مولانا مولوی محمد یوسف علیشاہ صاحب

فصل اول در بیان یک مناجات و چند غزلیات و چند ابیات در شان اولیاء اللہ و وحدۃ الوجود اولیاء سلف این ست - وحدۃ الوجود کہ اولیاء سلف وقتیکہ براوشان جذبہ می آمد ہمون وقت خالق و مخلوق یکی میساختند بعدہ خالق و از مخلوق کردند و مخلوق را مظہر میگفتند ابداً ہمبرین نسق میماند این کار بر مصنف ہم گذشتہ است **فصل دوم** در ابیات سہ پیغمبران - و در احوال چار یار کبار و فیض سید الانام بہ پیغمبران و اولیاء و دیگر احوال ہم درو مندرج است - **فصل سوم** در بیان قصائد اولیاء اللہ

و اقارب ما یعنی میان عبدالحکیم صاحب و والی دکن۔ **فصل چہارم** در قصاید مولود شریف کائنات۔ **فصل پنجم** در بیان اشعار فارسی متفرق بازئی بر وزن غزل خواجہ حافظ و محمود غزنوی و خواجہ بختیار کاکی و غیرہا۔ **فصل ششم** در بیان غزلہای ہندی و در آخر او چند ابیات و غزل ہائے فارسی ہست۔

فصل اول

مناجات

در رحمت کشادہ است توبہ خواہی
در خاک توام محبوب تو ئی
غریبم بیکسم عاجز زبانی
ستاری ہم غفاری تو کریی
بہ آیات رحمتی امید دادی
دویدم ہر طرف کوشش کجائی
کہ خالق ماتوئی ملک شمائیم
تو دریا رحمتی بے انتہائی
سکونت در شتہ ام در ملک فانی
بہ نعمت بے حساب روزی رسانی
اول آخر توئی ذات قدیمی
کریمی ہم رحیم حاجت روائی

امید دارم زعفو زان گناہی
گدا آمدہ ام تو کن نگاہی
رہا کن دام ما تو از گناہی
برحمت محو کن از ما گناہی
بہ وعدہ کن وفا بر بیکسانی
گناہ خود دیدہ ام بے انتہائی
بسر آوردہ ام بار گناہی
توئی محسن قدیم بخشش و گناہی
بہ مہر کن وطن فانی بقائی
شہنشاہ دو جہان تو تاج بخشی
زفیض عام خود بخشش خطائی
بروئے مصطفٰی قید ما رہائی

یوسف شاه بیدست و پا هم نابینائی	ز توشه خود عاجز توئی بینائی

غزل

گرچه ساختن کعبه از دوستی خداست	خانه دل را از خدا جل و علی است
دل غنی کن با قناعت اے عزیز	زازق تو بیدان او غنی است
دانه رزق تو برابر عمر تو	رزق تو نزدیک تر است از عمر توست
با توکل بسته کن تو پا و دست	رزق تو نزدیک تر است از پا و دست
گرچه لشکر با هنر نزدیک تو	گفت ناچیز یار نبود همراه توست
در بدر بر خانه ها گردد ذلیل	از نگاه یار دور او گشته است
یوسف شاه نزدیک تو خانه خداست	با طواف باشی مدام این بیت الله است

غزل

دل آرام بود نزدیک ما دربدر میگردم	جام ساقی نزدیک بود ما تشنه میگردم
یار ما بود غمخوار ما ما ذلیل می گردم	فراموش کردم یار خود نابینه میگردم
عمر تمام بصر رفت مجبور میگردم	بیدلان وصل جانان باحسر گردم
ز ازل بود عشق ما بیجانان میگردم	نگه یار طرف ما بے بصر میگردم
باغ جانان مرغ زار بود محروم میگردم	با مراد گشت بلبلان ما بدبخت میگردم
وعده یار کرد نزدیک ما همراه تو می گردم	آیات قرآن شاهد بود زان خلاف میگردم
یوسف شاه وصل جانان بود ما دور میگردم	نحن اقرب اگرچه بود در بیابان میگردم

مولوی محمد یوسف شاه معنوی

چون مراتب دین و دنیا خواهران دو آمدند	از یک نکاح آرد کسی هر دو ضدان آمده اند

طالبان دنیای مغرور در بلا افتاده اند
دل مبند بر اهل دنیا خود دنیا مذموم اند
رحمت حق بر کسان چون صابران آمده اند
اهل دنیا روز و شب شاغل بجاه و هم جلال
خانه بیگانه خانه یار گم کرده اند
آه آه بر آنکسان غافل ز قبر و حشر و نشر
شرق غرب از جنوب تا شمال ویران شود
صور اسرافیل اول در بناه آمده اند
مدت صور بعد از چهل سال آمدن
چون زمین بیچیده گشتی هم فتد این آسمان
مادر پدر اولاد خود بیزار شود روز حساب
چون آفتاب بالا سر دستاد شود روز حساب
هر صبح نا پاس دو اعمال کل موزون شود
کردی خانه خود راهی شدی تاریک قبر
منکر نکیر پرسد ز توحید هم نبی هم مذهبی
گر ز جواب تغییر شد گرفت چون قبر تو تنگ آمدن
انگشت قلم لعاب دهن پارچه کفن کاغذ سیاهی تو خود کنند
مکتوب اعمال تو نوشت او د گلو انداخته اند
ذره نیکی هم شود دن موزون شود روز حساب

غافلان از موت خود چون ساکران آمده اند
کرد تابع انسان را بی وفا آمده اند
چون دید دنیا بیوفا گوشه نشین آمده اند
کرد دنیا را بقا چون بی فنا آمده اند
ویران گشت این خانه را حبیار آمده اند
جان بلب آمد از ان با آه آه آمده اند
مالک کل ملک دا واحد قهار آمده اند
کل شئی هالک الا خدا آمده اند
خیر در زمان پانزده سال مردان به سی سال آمده اند
کسی سخن کس مسکیند محمد با سخن آمده اند
هر کسی هم انبیا با نفسی نفسی آمده اند
هر کسی با آه آه با گریه زاری آمده اند
واز ان اعمال آن روز جبرئیل آمده اند
زن کی فرزند کی بی مال جاه آمده اند
دادی جواب تو با صواب حور با ملاقات آمده اند
یک دریچه پیدا شود گر بار دوزخ آمده اند
اعمال خود باد نوشت چون مهر تو با ابهام آمده اند
آن دفتر در دست گیر د وقت حساب تو آمده اند
قاضی اعدل در ان روز چون خدا آمده اند

یوسف شاہ کن از قید غفلت تو رہا کن باللہ ——— ہمراہ کن با مصطفی چون او شفیع آمدہ اند

غزل

آئینہ اہل دنیا در کدورت آمدہ اند ——— چہ غریب و چہ غنی ابن الغرض آمدہ اند

کل ہشیار در کار دنیا بیوفا آمدہ اند ——— قول مبین قتل کین روبہ مزاع آمدہ اند

من چہ گویم وصف را این طائفہ ——— در نوشت ہم ابلہان آمدہ آند

مردم ہندوستان و مدراس خوش نصیب آمدہ اند ——— باکمال و بے کمال از فرق دور افتادہ اند

کس کی معلوم شود تا آزمودہ نا کردہ اند ——— باکمال بر پشت خود بے کمال آوردہ اند

یوسف شاہ درین زمان الغیاث آمدند ——— اہل اللہ رفتند کے این وقت گرگان آمدند

ولہ نامی رومی

اہل دنیا چہ کسنین چہ مبین ——— لعنت اللہ علیہم اجمعین

ایضاً

اہل دنیا مطلقان کافر اند ——— روز و شب در پیچ پیچ و در اند

یوسف شاہ مثنوی

اہل دنیا بر دنیا عاشق زاند ——— خوف را حق دور کردند مطلق اند

اہل دون از قرب حق لغزیدہ اند ——— چہ حلال و چہ حرام یک کردہ اند

در جہان انسان بزرگ آمدہ اند ——— از حیرت دنیائے انعام بہتر اند

چون مقدر رازق تو آمدہ اند ——— زان سبب از مسبب آمدہ اند

رزق تو ہمراہ تو جولان کند ——— اعتماد بر سبب چہ کردہ اند

یوسف شاہ تو خود حیرت دنیا گشتہ اند ——— ترک دنیا کار شیران گشتہ اند

غزل

این شعاع شمس و قمر از بهر انوار توئی — والليل یاقوت یا گہر از معدن آبدار توئی

مجرم باغ حرم ای کعبه تو پیشوای خلق — نقش انسان یا علم از نقش الظهار توئی

پیشه تو دل با هم ابر نیسان توئی — ای درج مکنون با صدف غواص طلبگار توئی

ای قاسم باغ جنان روئ توسطح آسمان — چشم قمر ابروی خنجر جادوئی رخسار توئی

ای ساقی تو آب کوثر تشنگان را ذی حیات — دریا نسیم نیسین تو ای حاجت بسیار توئی

طه یسین شراب هم صبح و شام آرام خلق — تشنگان یا دردمندان ای شفا غمخوار توئی

ای شهنشاه دو عالم جنت الماوی توئی — هم قلم بدست اسے معدن اسرار توئی

یارب این تیر کمان یا دام یا معشوق خلق — عاشقان مجروح زخمی طالبان دیدار توئی

یارب این بوستان خوشبو یا عطا جنت آیت — مشک عنبر یا خوشبوی بوستان توئی

یارب این دریا محبت عاشقان را ذی حیات — عاشقان را زنده سوی ای عجب یا توئی

یارب این مشرق خلق است یا ضیا حلقه بند — یوسف شاه پروانه گشت بر لب شفق دار توئی

غزل

از عطا دریائے رحمت گشته — در مقام قرب واحد گشته

گرچه جاسے نور واحد بودئی — با خانه ہاسے علین غین گشته

با خزینه مستقل تو گشته — چون انامل تو مفاتح گشته

در مقام لاهوت اجمال گشته — از ظهور نور تو تفصیل گشته

از علمیت در عینیت تو گشته — از عینیت با حقیقت تو گشته

معشوقان در یک زمان گشته — معشوقی تو با همیشه گشته

موسم بہار سال در یک بار آمدی	موسم بہار تو ہمیشہ گشتہ
انبیا را با وسط مخصوص گشتہ	انتہا عظما مقام تو گشتہ
انبیا را بود نور از نور تو	در مقام تو تو تنہا گشتہ
یوسف شاہ حیران پریشان گشتہ	اے مراد تو دستگیر گشتہ

غزل

راز باطن اولیا را از الہا	از مکان خود دور رفت بے انتہا
از مکان خود در عمیق دریای رفت	از صدف آوردہ در بے بہا
اولیا خود نور نور بود از خدا	با قسم خوردم ز نور نور ہا
محرم راز حرم گشتہ اولیا	از خدا آوردہ پیش کشش تیرہا
از نہان ملک وامان کرد اولیا	مردمان راز بلا کردی رہا
اولیا از حد تا لا حد رسید	گشت عارض در میان حیرت اللہ
اولیا گشتہ منلج از قشرہا	با صفت تجرید گشت پیوست الہا
اولیا را در مراتب نور نور	نور او گشتہ محو در ذات اللہ
اولیا را در شہود دریای رفت	مضمحل ناچیز گشتہ از رازہا
سر ظاہر گشتہ از زیر بم	در میان آمد ز راز سرہا
در حد بے حد فرق ظاہر گشتہ	در لباس واحد نگنجد ضدہا
در چون بیچون نکتہ عارض گشتہ	در میان رنگ بیرنگ پردہا
بے ابتدا بے انتہا گشت ذات	در قدیم حادث وجود ہست فراہما
چون فرع از اصل خود آمدہ	این فروع گشتی فروع از اصلہا

بامناسب خلق آگاه گشته — فعال المايريد در كار ها
چون قديم حادث وجود دو آمدند — درميان حادث قديم هست فرقها
يوسف شاه خود در شهود درياي رفت — از صدف آورده در بے بہا

غزل

انسان اورا آئینه خود کرده — وه همیشه دیده کرد ادراینها
گرچه از وحدت بکثرت آمدی — بازگشتی در نقاب پردها
از ظهور خلق گشت قدرت نما — او قوت دارد ایجاد کارها
گشت موصوف باعلو جبابل حق — از مکان هم مکین گشت مونزها
وصل عریان هست ممکن در دنیا — اصل موقوف بر قیامت روزها
وقت موسی او تجلی کرده — نیست موسی از حقیقت او آگاه
نیست او را طول و عرض هم جسم او — نیست ضد او نا شریک است وحدها
در حقیقت لاتعین گشته — هست صانع موجودات مصنوعها
گرچه یک لمحه عطا بند کرده — موجودات کل در خطر افتادها
اولیا را در مراتب نور نور — هر یک او محو در ذات اله
گرچه یک لمحه عطا او بند کند — موجودات کل در هلاک افتاد کنند
اولیا را شد شهود دریا عطا — غرق شد در آب از رازها
اولیا خاصان درگاه خدا — از لباس ناسوت گشتی در اله
نیست غافل یک ساعت از یاد حق — هم باطلاوت گشتی در قبرها
اولیا را هیچ غم اندوه نیست — زین جهان او خوشتر ست در قبرها

اولیا را گشت همیشه زندگی　　نقل کردی از دنیا در قبرها
ارواحی او بداد قوت اجساد گشت　　اجساد او دارد قوت ارواحی ها
این جهان را از مبادا گشتی بنا　　هیچ شی باقی نماند از چیزها
گشت مظهر موجودات این ذات را　　هست نقاش موثر این نقشها
یوسف شاه در اعتقاد راسخ توی　　خاکپای اولیا گشت یوسف شاه

غزل

از هلول او ابا آورده　　از تلقین حال منازه گشته
از بریدن پر و بال ما سوخته　　در دیار او بی حجاب ما رفته
تخم در شور زمین انداخته　　از زمین شور کی روییده
اولیا غرق در شهود دریا شدی　　از صدف در بی بها آورده
ذات او واجب وجود آمده　　ممکنات کل از حدیث آورده
با وجود قایل شدن کار بدی　　از خلاف قرآن حدیث او رفته
زان کلام تقویت دیگر ملل　　دیگر آن هم در وجود رفته
بیشبهه چون در شبهه آمدی　　آن رسول معراج چرا ورفته
ما سلف بعض با وجود قایل شدی　　محو بود در ذات معذور گشته
چون خلاف شرع این گفتار شدی　　ذکر او کس مجتهد نا کرده
گرچه انسان جا سکونت او شدی　　از مکان خانه پاک او آمدی
انسان او را آئینه خود ساختی　　چون در در عبارت متشبه او کنی
از تعلقات بشری او گشت پاک　　چون مقام چون او را با همیشه گشته

پوسف شاه دریائے تو جنبش کنی | نیست طاقت محو تحریر کنی

غزل

ملای روم در کوچه حدیث رفته | ذوق ما از جام احمد نور الله
گرچه بودی آن ملا در وقت ما | ما با دو کردم سخن در راز ها
ماچه گویم وصف آن ملای روم | مثنوی او کرد سیراب شیرها
مثنوی او گشت جامع حال ها | او احاط کرد بر اکناف ها
گنج ما تخت شهود گشته | نیست افضل زان شهودی تختها
گر نویسم مثنوی ثانی ها | نیست قدرت ما درین ایام ها
مثنوی ما گشته باغ فیوض | دل مردمان را صیقل این فیض ها
یوسف شاه تو شد موافق روز ها | از خودی خود باز آرد دست ها

غزل

یونس اندر بطن ماهی رفته | از نگاه جانان امانی یافته
چون خدا تعلیم در اد کرده | از بلاها ادا مانی یافته
از در حق چون عطاے او گشته | از اول حال زیاده گنجی یافته
ایوب صابر در بلا افتاده | اندرون بیرون کرمان خورده
چون زمان مال از دست رفته | یک زن او را رفیقی گشته
از مکان جاے جنگل گشته | محنت زن را خوراکی گشته
ترغیب شیطان اہل قریہ داده | آن زن بے اجر محنت گشته
از آن افسوس آه آورده | زین بیمار امروز مردم گشته

این بیمار خود در مناجات رفته   ای خدا امن و امان ما رادهی
این بلاها گرچه دل ما خورده   بی رضلب یا دحق گشته
از نزد دل رحمت امان او رفته   بحر گنج زیاده ترا و بافته
باموسی تائید ایزد گشته   خون فرعون آب نیل سرخ کرده
ایمان پاس فرعون طوق لعنتی   زین سبب در رود نیل غرق گشته
چون خلیل در نار نمرود رفته   در اعانت او ملک آمده
با ملایک داده او این جواب   بار ما خود در نظاره گشته
ما ندارم حاجت از هیچ کس   بار ما غم خوار ما خود گشته
بر خلیل نار نوری گشته   دختر او دست ایمان داده
دوستان را داده رنج و بلا   آزموده از حال ایشان کرده
یوسف شاه در اولیا شرکت کنی   از سخن تو یار حیرت گشته
یوسف شاه محبت خدا خواهی مدام   روز بروز آتش تو گرما گشته

غزل

تیراندازی بزند چون کرده   تیر او در اطوق لعنت گشته
از راه حق او خلاف آورده   در قیامت روسیاه او گشته
استخفاف او دین محمدﷺ کرده   این گناه را طوق زنجیر گشته
مذمت او را جواز گشته   این گناه او را کفایت گشته
آن حسین نور بهشتی گشته   حور و بهشت در افتخار گشته
حسنین جوانان بهشت گشته   شهدا را افتخاری گشته

چون بغور سے کن نگاه اے مردمان — چون جگر گوشه رسولی گشته
یوسف شاه را خدا تو عطا کرده — اختصار تو با کفایت گشته

غزل

صدیق اکبر گشت صادق یار اول آن رسول — بعد انبیا او گشت مشهور با لقب خیر البشر
روح رسول را جائی داد در روح خود خیر البشر — آن رسول انداخت حرینه عاطیه رسینه آن خیر البشر
آفتاب از شرق آمد گشت استاد بر مکه — بر آفتاب موکل ملک خود است امانت آن
حاکم رب شد بر ملک تو نام خوان صدیق اکبر یار رسول — آفتاب گشتی روان از نام خوان صدیق اکبر یار رسول
با اسم محفظه هم کنیت مشهور گشت سه یار رسول — با لقب مشهور گشت صدیق اکبر یار رسول
از بزرگی آن صدیق آگه کردی عائشه آن رسول — افضل ترین مردمان بعد انبیا خیر البشر یار رسول
حق و باطل احدا کرد بار ثانی بود عمر — سر دفتر در عدل و انصاف کس نشد شیوه عمر
گر از رسول پرسد خدا آورده پیشکش مرا — در جواب گفت آن رسول پیشکش تو آوردم عمر
در حیا ایمان کامل هست عثمان ذی النورین — در اتفاق گشت اصحاب سردار با شد ذی النورین
بذل مال کرد در راه حق هم معاون آن رسول — در قیامت از دعائی او حساب گشت ذی النورین
راز باطن از خدا بود شیر اشجاع علی — کافران پایمال گشت از رعب هیبت آل علی
سه روز طعامی با ظروف خیرات هم مسکین یتیمی اسیر — با آیات ممدوح گشتی از خدا شیر علی
روز و شب چنان ظاهر چار وقت خیرات کردی آن علی — با آیات ممدوح گشت شیر خدا اشجاع علی

سید الانام از علی پرسید که بچهار طور شما خیرات کردی سبب چه بود علی با آن حضرت جواب داد که در دل ما آمد که اگر این طور قبول نشود با این طور قبول شود سبب این بود و آیت هم برین سوال نازل شد الذین ینفقون اموالهم بالیل والنهار سرا وعلانیة

ترجمہ جو لوگ کہ رات یا دن یا ظاہر یا پوشیدہ یہہ چار طور سے خیرات کرین وہ لوگون کے لئے اللہ کے نزدیک اجر عظیم ہے اور روز قیامت مین وہ غم اندوہ نہین

چار یار مخصوص گشت با قرب حق قرب رسول ۔ با نزول آیا تہا گشتی ہشہر چار یاران رسول
در زنان سردار گشتی فاطمہ بنت رسول ۔ پیوستہ گشتی با خدا ہم با پدر شاہ رسول
عائشہ را گشت مبارک از خدا ہم شاہ رسول ۔ در نزول رحمت ہمیشہ گشتہ و دخیر از حق رسول
سومستان گشت و رسلامت از خدا ہم شاہ رسول ۔ امن و امان قرآن داد ہم با ایمان شاہ رسول
یوسف شاہ در اعتقاد راسخ تو گشتی با دوام ۔ از روح شان نزدیک تو گشتی با خدا ہم شاہ رسول

غزل

اے شاہ عالم دلربا از من چرا بیزار توئی ۔ با گدا دیدار تو از من چرا پوشیدہ ئی
وصف الف سروردان دارے و بیماران توئی ۔ رخسار گشتی از طالبان از من چہ در رفتار توئی
تابان درخشان نور تو حسن خوبان از رو توئی ۔ ہم عاشق و معشوق توئی از من چہ بیدل گشتہ
مہر و جفا اختیار کردی نازنین دلبر توئی ۔ گوہر نایاب توئی ما در طلب تو گشتہ
در دست تو تیر و کمان توئی صیاد بالا تری ۔ تقدیر غالب کردہ تدبیر مغلوب گشتہ
گر جلوہ گر تو می شوی از چشم دل نزدیک نم ۔ کاسہ بیدار ہی دہی ای ساقی ساغر توئی
مژگان خنجر جادوئی زخمی دلان را کردہ ۔ تحریر تو نقش دلان ای کاتب تقدیر توئی
تو نقش زد بر لوح من اے مصور محرر توئی ۔ ہر جا بدم تو بودہ بعقل من نابینہ دیدار توئی
یوسف شاہ امیدوار درگاہ تو استادہ ام ۔ باید نظر کن سوی من از من چرا رنجیدہ

غزل

فیض وجود کل انبیا از فیض شاہ انبیا ۔ فیض اولو العزم پنج لطائف مد سر در نو خدا

چون مقامات ولایت هست دوازده خدا
در ابتدا اصغری دا وسط گشت مقام نجبا را از خدا
ابتدا وسطی مقام ابدال گشت را از خدا
انتها وسطی مقام اوتاد را هم از خدا
ابتدا کبری مقام غوث دو اقطاب را
ابتدا عظمی مقام چهار یار را از خدا
در وسط عظمی مقام انبیا
غوث ایک اقطاب سه هم یار حال الله غنی
اولیا خاصان اکمل از خدا
خدا الحزب داند آن حساب اولیا
اولیا تحت قبا این قدسی آمد از خدا
مالک و مختار کوثر گشت محمد مصطفی
افضل ولایت انبیا هم از نبوت انبیا
بود اصحاب عظام هم اولیا
چار یار با چار دانگ کمتر انداز انبیا
علما وارث نبین مقلد هم مذهب
ره نمائی دین محمد چار ارکان پیشوا
از طفیل انبیا هم اولیا
یوسف شاه پیشه تو ئی خوف رجا

انبیا و چار یار هم اولیا را با مراتب از خدا
انتها صغری مقام ابطال هم را از خدا
هم وسط وسطی مقام سیاح گشت را از خدا
اولیا را این مقامات شد عنایت از خدا
هم وسط کبری مقام قطب اقطاب از خدا
هم وسط با انتها عظمی مقام سردار عالم از خدا
در مراتب گشت معشوقان خدا
ابدال با اوتاد ابطال نوجبا با نقبا
بے حساب و بیشمار است از خدا
بالقرآن ثابت ولایت از خدا
هم آمدی لا یعرفهم غیری بجز یار خدا
مقرر گشت با شفاعت سید ما از خدا
در اول بود اولیا باز گشت نبوت از خدا
هر یکے را بود ولایت با تفاوت از خدا
در مراتب نور نور خیر البشر صدیق اکبر از خدا
راه حق تقلید هست با بد صوابی از خدا
امام اعظم شافعی مالک و حنبل از خدا
عاقبت ما را کنی با خاتمه
با امید باشد ز رحمت از خدا

غزل

انداخت حق از گنج خود را در سینه معشوق جدا ... انداخت معشوق او خزینه در سینه صدیق را

سید ما حکم کرد صدیق را ... تو عطا کن اولیا را با مراتب بالمدام

غوث اقطاب اولیا از روح صدیق فیض یافت ... قطب الاقطاب فیض یافت از روح سید عالم

قطب اقطاب بلا واسطه از روح رسول الله فیض یافته اند ملکیت و روحانیت
و رحمانیت این سه مقام را طی کرده اند و غوث اقطاب انسانیت و ملکیت این دو مقام
طی کرده اند این فقیر میگوید که این همه که گفته شد اسباب است که خدا تعالی
سردار عالم را خاتمه نبیین گردانیده است و دیگر انبیه را هم مراتب داده اند و ایشان
هیچ سوال از خدا نکرده بودند این براے مراتب خود هیچ وسیله نبود خدا تعالی
بقدرت خود این نعمت ایشان را عطا فرماید و بعضی مردمان را بادشاهت
داده است و بعضی را مالک و املاک هم داده است سید ما و انبیه را نزد ایشان
هیچ سبب نبود و خدا این همه را نعمت دین و دنیا عطا کرده است و معلوم میشود
که اسباب امر حقیقه هست که در امور کارها مدخل کم دارد و موثر حقیقی حقتعالی
هست و معلوم می شود که اسباب از وقت آدم پیدا شده است و فقیر میگوید
که همه امور که به بنده میرسد از دین و دنیا از حقتعالی میرسد خواجه حافظ شیرازی
میفرماید **بیت** جهان آفرین گر نه یاری کند ؛ کجا بنده پرهیزگاری کند ؛
مولانای روم میفرماید **بیت** این سبب ها بر نظرها پرده است ؛ که نه هر دیدار صنعش را سزاست ؛ حقیقت
فاعل هر شی خدا است ؛ دیگر مولانا روم **بیت** از سبب بگذر مسبب بین عیان ؛
زانکه او قدرت به بخشد در نهان ۔ عزیز آن علی را حیثی میفرماید **بیت**

انچه بود رزق تو بیش بنیابی نکنم ؛ خاطر خود جمع دار هیچ پریشان مباش **شیخ فرید عطار** — در بلا یاری مخواه از هیچ کس ؛ زانکه نبود خیر خدا فریاد رس ؛

بیت دیگر خواجه حافظ — انچه داری بخور امروز غم دهر مخور ؛ چون بفرده برسی روزی فرده برسد ؛

غزل

حلقه کردی نور تو گرد جهان معشوق توئی ؛ ثانی نداری در جهان محبوب سبحانی توئی

طی کرده تو کل مراتب بحساب دریا توئی ؛ روح تو طاقت گرفت از روح چه شاه نبی

گشت جاری فاتحه از نام تو در کل جهان ؛ مسخر کردی جهان از راز پنهان ای ولی

چه عجب تاثیر بود در نام معشوق ربی ؛ نام مبارک کس گرفت حاصل شود او را خوشی

چه نویسم در کتاب از لغت محبوب ربی ؛ آفتاب شرمنده گشت از نور تو شاه ولی

روح تو کرد طالبان از راه سهل محرم حرم ؛ بحساب مردم ولی کردی ز رمزای ولی

قطب اقطاب شاه اکمل پیر ما شیخ شیوخ الله او دکن ؛ نزدیک کردی او مرا نزدیک روح تو ای ولی

در طرق راه سلوک حاذق بود بیش منظیر ؛ او علاج کرد عاشقان را این عجب شافی ولی

یوسف شاه خادم تو توئی درگاه داری مدام ؛ قادر نام تو توئی ما را قوت ده ای ولی

غزل

من چه گویم وصف آن عالیجناب ؛ در مراتب بود او یکتا جناب

بود مولانا جیو عبدالحکیم در قندهار ؛ بود کرامات بحساب و بیشمار آن جناب

پس او درختان کوهی رفته اند ؛ آن درختان گشت اسناد با اشاره آنجناب

از اطراف آن درختان گشت مردم با مراد ؛ حاجت برآر گشتی ز آن درختان از دعای آنجناب

شاه حسین بود در عداوت آنجناب
از دعاء او شاه حسین گشت پایمال
تا این زمان بادشاه گشت از نسل قوم شاه حسین
غوث اغیاث قطب الاقطاب بود مقام آنجناب
چند کتب راه سلوک تصنیف کردی آنجناب
از پدر خود ما چه آرم بر زبان
ما چه گوییم چون پدر با مرده اندر یا زنده اند
ما چه آرم از پدر خود بر زبان
قبله گاه ما آفتاب بود یا قمر یا نور حق
یوسف شاه نا بود انسان بود گرد هر دو جناب

وحشت از نقش دانگشت ملک و باگیر جناب
بادشاهت او گشت عمارت از دعای آنجناب
شاه حسین با قوم خود تیر خوردی از آنجناب
بحساب مردم ولی گشت از مزار آنجناب
مردمان را کره اولیا تصنیف کتب آنجناب
موجودات هر دو جهان پنهان بود از آنجناب
مردمان شد بامراد هم اولیا شد از مزار آنجناب
علم باطن او محیط بر کل جهان
فیضیاب و کامیاب گشت مردمان از آنجناب
حاصل شدی ما را بقا از فیض آن هر دو جناب

غزل

صورت کاف ورد کردی همشیره ما با مدام
از حاجتمندان که آمد یکطرف چاه در شبو بیا آب وه
در علم ظاهر از باطن خرق عادات همی ما بود بینظیر
از ششم تاریخ ماه ذیحجه و غیب گشتی بینظیر
از دردمندان هر که آمد نزد آن عالیجناب
حاجیان رفت و آمد در شهر ما
حاجیان در حیرت آمد نزد ما بود در مکه
علم ظاهر از باطن در کرامات بود او یکتا ولی

زان جناب کردی وصیت از آب چاه ورد مدام
هر که نوش کردی از آن آب با مراد گشت با مدام
از راز باطن توپ و بندوق بند کردان بینظیر
شانزدهم از ماه مذکور باز گشت کرد بینظیر
از زبان پاکش دعا داد با مراد اکثر گشت زان بینظیر
حاجیان گشتی مشرف با ملاقات بینظیر
زود تر آمده در ملک خود آن شاه بینظیر
از راز باطن توپ و بندوق تیغ بند کرد بینظیر

چون پسر ایشان بود نام عطا محمد ولی — از مزار قبله‌گاه ما یافت ولایت آن ولی

یک شب سوار آن آمد بر مزار عمی او — ساخت مجلس اولیا با عمی او با خوش ولی

هم در آن مجلس عطا یافت آن پسر از فیض عم — از فیض عم گشت سرفراز او با تولا هم ملا آن ولی

در کرامات خرق عادات گشت او یکتا ولی — چوب زد بر تخت زمین آب کشیدی آن ولی

غزل

از ازل القدرت تو ای [illegible] محبوب خدا — یارب این شاهد قمر با شمس با نور از خدا

[illegible] — تو شافی دردمندگان هم قبله حاجات از خدا

[illegible] تشنگان [illegible] — مخمور کردی طالبان این ساقی اکمل از خدا

[illegible] از خدا — دریای رحمت بود او هم شهسوار از خدا

چون قلم [illegible] نوشت [illegible] مبارک شاد و طها — اسعد تو ای با اسم نجط هم لقب واصل خدا

دایره [illegible] تو فنا کردی بقا — باقی کردی طالبان با انجمن را از خدا

از خزینه [illegible] هم اولیا — سینه پر کردی از در نور از خدا

ای معشوق تو جمع کردی با فیض [illegible] از خدا — بیحساب تو بهره‌مند گشتی زرمان خدا

یارب این دریا عطر با نافه مشک ختن — طالبان کردی عطاران تو عطاری از خدا

یوسف شاه را رنگ کردی آنجناب کبریا — شاکرست نفس خود تو خوش نصیب ست از خدا

غزل

سید او هم نوری نور کرد او کل جهان — تشنگان سیراب گشت از فیض او در دو جهان

سینه او دریا صدف گشت خود غواصان [illegible] — مالدار گشت طالبان از در او در دو جهان

از تحفها او نصیب گشت تخت گاهی لامکان — از پناه او در التجا گشتی مقام در دو جهان

سید سادات برحق گشت سالار دو جهان   آورده او از ازل با ونصیب در دو جهان
از روح او جولان بکرد روح یوسف شاه لامکان   زنده مردن یوسف شاه یکسان گشت در دو جهان

قصیده

از ازل تحریر مقسوم بحیاب شاه نقشبند   حامی دین محمد رهنما شاه نقشبند
از خدا نور هدایت شد عطا شاه نقشبند   هر دو جهان گشت منور از فیض شاه نقشبند
چون نگاه شاه همیشه از مکان تا لامکان   محرم راز حرم واصل بیار شاه نقشبند
همت حق بحر در کرد سینه آن عالیجناب   خود غواصان غوطها در بحر راز نقشبند
چون نقاش لفظ الله کرد نقش بر دل شاه ولی   لفظ الله گشت نقش هر شه از نگاه نقشبند
شاه سوار کل جهان بلاگردان شاه نقشبند   قبله درماندگان حاجت بیار شاه نقشبند
مبتدی او در طریقه و منتهی دیگران   حبیب تمنا منتهی بی آرزو کرد نقشبند
شاه بود ثابت قدم بر راه شاه انبیا   سر دفتری گشت در طریقه فیض اکمل نقشبند
شاه مهتاب سا خورشید ماه دو جهان   نور مه خورشید پوشید نور شاه نقشبند
نزد شه تیر جهان بود گشت سالار نقشبند   طالبان گشت بیدار از از نیهان نقشبند
خانه تاریکی نشستم روز و شب تا صبح و شام   گشت روشن خانه ما از فیض شاه نقشبند
یوسف شاه دیوانه ز مست می ساقیا خواهیم ام   او نوش کردمی ساقیا از کاسه شاه نقشبند

قصیده

گنج انوار معدن اسرار شاهان نقشبند   هر دو جهان نور گرفت از فیض شاهان نقشبند
گر کسی اکسیر خواهی پاینداد در دو جهان   نیست اکسیر زیاده تر از فیض شاهان نقشبند
شاهان نجوم آسمان خورشید ماه دو جهان   نور مه خورشید پوشید نور شاهان نقشبند

ختم شاهان سو شه هم جاری گشت در کل جهان — مردمان گشت بامراد از ختم شاهان نقشبند

گر کسی بر چشم دل پرده غبار دارد مدام — آلوده دل کوران کی دید نور شاهان نقشبند

شاه سالاران نقشبندیان نسبت شیران کل جهان — روسیه مکار گشت نابینا از نسبت شاهان نقشبند

راه حرم نزدیک کرد سالار شاهان نقشبند — قافله اهل حرم کرد مخفی شاهان نقشبند

رهنما ظاهر و باطن گشت پاکان نقشبند — چون لباس شرع کردند خواجگان نقشبند

یوسف شاه اقلام گشت از لقب شاهان نقشبند — جن و انس کی می نویسند وصف شاهان نقشبند

قصیده

شد امام رب مجدد الف ثانی از خدا — خدا عطا او کرد مجلس با محمد مصطفی

لکهو مردم ولی گشت از نگاه شاه اولیا — جسم او خود نور و صیقل از خدا هم مصطفی

چون مدام بار از و اصل با خدا هم مصطفی — گشت اکمل در طریقه نزد شاه مصطفی

خلعت او را شهود گشت از خدا هم مصطفی — با وجود قایل کجا در دین شرع مصطفی

رهنما ظاهر و باطن بیدلان کرد بیحجاب — سر دفتر سالار گشت نزدیک شاه مصطفی

شاه عجب است شیح کرد در نام محمد مصطفی — مراد با اول میم محبت میم دوم محبوب شاه مصطفی

منقطع از حرف قران راه سلوک کشوف کرد آن شاه ولی — اشقیا کی می شناسد رتبه شاه الا خدا هم مصطفی

شاه سوار دو جهان علم محیط بر کل جهان — چون احاطه علم او بود از خدا هم مصطفی

جوهر نایاب شاه بود تا رنگ کر لعل یمن — آلوده دل کوران این جوهر چه داند جوهری او مصطفی

شاه نائب از خدا سالار دین مصطفی — نیست پیغمبر اولی او معتمد شاه مصطفی

نور مه خورشید بالا تر گشت از نور شاه — شرع ملبوس شاه بود گشت آفتاب از مصطفی

یوسف شاه کی می نویسی مدح آن شاه دو جهان — مکتوب او مقبول گشت نزد خدا هم مصطفی

غزل

دیکھا مین ایک لعل کو اس کے عجب بالا مقام — سے یا نعمت اللہ معشوق رکھے تھا مقام
چھپیا دروازہ کی نزدیک شاہ کے آرامگاہ کے مکان — خدا عطا وہ کر گیا معشوق محبوب کے مقام
تاریک دنیا ہو گیا مخلوق سی جان چھپا لیا — بابا یار دو اصل ہو گیا کوئی کہا جا بسے مقام
سیرے حق مین ہو گیا وہ دل ربا — آفتاب ہی یا قمر یا قطب اقطاب ہی مقام
ملک دکھن سی وہ احاطہ کر گیا — خدا عطا وہ کر گیا ملک آسایش کے مقام
یوسف شاہ کو خدا دیا کشف مقام — اوسکو ہی جنت ہو گیا اہل قبر وکی مقام

غزل

عاشقان معشوق بایکدل تو کردیئی اے ولی — ہندوستان پیر اولیا کردی زر ہزار ولی
از خدا ہم شاہ رسول تو رکن اسلام گشتی — ہندوستان از کفر و شرک تو پاک کردی اے ولی
سردار عالم نامزد کردی بہ اعطاء رسول — از ازل آوردہ تو این نصیبہ اے ولی
از کجا آوردی تو این خزینہ اے ولی — جای معدن پر خزینہ شد بجا را اے ولی
طالبان گشت عاشقان سرجادہ خسار توئی — شرق غرب نور گرفت از نور تو اے شاہ ولی
عجب تصویر سلو کرد نقش معین الدین ولی — مسمی اسم موافق بالقب ہم قطب اقطاب ولی
حیوان ہی سوح بیروح ہر شہ در ثنا خوان توئی — ہندوستان در افتخار گشت از قدم شاہ ولی
از فیض خود کردی فراموش تو یوسف شاہ خادم توئی — وامید دار دمدام از فیض تو اے شاہ ولی

در تعریف حضور پرنور دام اقبالہ

رتبہ اعلی سربلند در پایہ شاہان شاہ دکھن — یا الٰہی برقرار دار سلطنت شاہ دکھن
ای شاہ کن اولاد و احفاد شاہ دکھن — ای قادر دتخت نشین کن روبرو شاہ دکھن

از نوشت اقلام شکست نعت بحیات شاه دکهن
ای مردمان واجب کنی دعا و ثنا شاه دکهن
افلاس دور گشت از جهان پیدا شد حاتم زمان
کس کجا محتاج شود چون فیض عام شاه دکهن
نیر خورشید بالا بست کرد شاه دکهن
یا اله با حرمت سالار شاه نقشبند
دست با دعا بوده مدام خورد ساله بوده شاه دکهن
رشته عمر شاه با اولاد و احفاد دراز کن یا اله
عشق تو عشق حبیب ما را عطا هم شاه دکهن
یوسف شاه از قید غفلت تو رها کن یا اله

جن و انس کی مینویسی وصف آن شاه دکهن
این وقت غنیمت شمارد آن محبوب علی شد شاه دکهن
دشمنان پائمال گشت از رعب رستم شاه دکهن
شکر ایزد کن ادا از عدل و انصاف شاه دکهن
نور شاه بالا رفت از فیض خود شاه دکهن
تو نگهداران ز آفت ناگهان شاه دکهن
شکر ایزد مستجاب گشت تخت نشین شد شاه دکهن
برقرار دار سلطنت با تاج شاهی شاه دکهن
قافله سالار گشت دین محمد شاه دکهن
وصل تو وصل حبیب ما را عطا هم شاه دکهن

دست قدرت دست نهاده بر سر شاه دکهن
سردار عالم تاج نهاده بر سر شاه دکهن
هر طرف آواز داد حاتم زمان شاه دکهن
از نوشت اقلام شکست نعت بحیات شاه دکهن
حسن خلق تدبیر با فرهنگ آفاق شد شاه دکهن
عاصی فقیر دست با دعا خورد سال بود شاه دکهن
عشق تو عشق حبیب ما را عطا هم شاه دکهن
ای قبله حاجات برار حاجت شاه دکهن
نور مه خورشید زیر کرد شاه دکهن

آواز مبارک داد هاتف بر جلوس شاه دکهن
کل اولیا دست با دعا وقت جلوس شاه دکهن
کند بیخ دشمنان رستم شهنشاه دکهن
چشمه شیرین گشت فیض جلوس شاه دکهن
هر طرف مردم غنی گشت از جلوس شاه دکهن
شکر ایزد مستجاب گشت تخت نشین گشت شاه دکهن
قافله سالار گشت دین محمد شاه دکهن
اولاد احفاد شاه کن تو ردیف شاه دکهن
رفت بالا نور شاه از فیض خود شاه دکهن

بارعاب کل ہم سخاطفت با شجاعت کل اسد شاہ دکھن
دشمنان پامال کرد تیغ جلوس شاہ دکھن

یاالٰہا جا ما بیت الحرام کن بادشاہ انبیا
کرد تنگ کس ہیشود سوائے شہنشاہ دکھن

زاد توشہ ہم وظیفہ گر شود از شاہ دکھن
اجر آید از خدا گردد برای شاہ دکھن

یا مجیب برقرار دار سلطنت شاہ دکھن
ایزدی تایید کن ہمراہ شود بادشاہ دکھن

راز پنہان کس چہ گویم حاضر ناظر توئی
حامی دردمندگان حاجت روا شاہ دکھن

ہر مطلب مقصد و حاجت ہر چہ دارد شاہ دکن
باطفیل مصطفی ہم اولیا بر آر حاجت شاہ دکھن

ای خدا و زانتوئی نزدیک تر از دل بہ من
ای قبلہ ہر دو جہان حاجت بر آر شاہ دکھن

یوسف شاہ کی مینویسی وصف شاہ جہان
عمر شاہ خرد سالہ ہست با عقل پیر شاہ دکن

غزل

شب تاریک روشن گشت از آفتاب شاہ دکن
حاجت خلق روا گشت از جلوس شاہ دکن

کاتب نوشت ظل اللہ مبارکباد شاہ دکن
حاتم جود و سخا گشت این جلوس شاہ دکن

دعا فقیر مستجاب گشت برای شاہ دکن
رو برو مسند نشین گشت مبارکباد شاہ دکن

لوائی فیض مشہور گشت از فیض حاتم شاہ دکن
شرق تا غرب جمع گشت ہم بر جلوس شاہ دکن

تا رسی و درد یوسف شاہ کجا رسد ز طبیب
شکر للہ کہ روا گشت جلوس شاہ دکن

غزل

خال زیبا بر جبین دلدار شب نم میشود
از تقاطر عاشقان بارنگ گلشن میشود

از خزینہ سینہ پر کرد گنت کنزاً مخفیا
از خوشبوی سینہ او کون گون عطاران میشود

معتمد ظاہر و باطن از خدا شاہ انبیا
مردمان از فیض او با تاج شاہان میشود

معجزہ قرآن سر در بست دہ جز آمدہ
چون نزول فرقان زحق اکمل با دین میشود

سردار عالم با صحابہ ورد قرآن کردہ اند
کس درد تخریب کند رانده را سرد میشود

اعتبار صادق درعمر آن احوال کل پیغمبران
احوال آدم با عیسی قرآن بیان میشود

منکران از دین احمد کافران مطلقاً	روز قیامت روسیه هم جای محفل می‌شود
نور او اول ز هر شی هم آدم پیدا نبود	ختم نبوت در آخر تا اسفل ملل او می‌شود
یوسف شاه اندوه کل انبیا تشفیع آمده ام	خدا در ثنا او با ملک هر شی ثنا خوان می‌شود
از خزینه گنج مخفی سینه پر نور کرده	معدن جود و سخا لطف و کرم آورده
چون نقاش از نقش تو آئینه تقدیر ساخته	از ازل تحریر مقسوم بی حساب آورده
زیر تو کل انبیا تاج شهنشاهی توئی	رتبه تو اعلی بلند جای لامکان آورده
جن و انس حور و ملک کل منتظر علم توئی	حکم تو بر دو جهان حکومت قوی آورده
کرسی و لوح و قلم هم عرش فرش زیر تو	از زمین تا آسمان از نور خود آورده
دام ما عشق توئی مصالحه گرد انه	از مکر شیطان خلاص کن ما در پناه آورده
کن محو ما در عشق تو هم نابینا گردانه	زنجیر حب تو حلق ما کن حب خدا آورده
هر بیمار یا نابینا مرحم شفا عشق توئی	قبله تو در ماندگان حاجت روا آورده
یوسف شاه سرشار کن مئے ساقیا عشق توئی	با زنده کن بار از خود تو را از خدا آورده
ای جامع اسرار رب شکست بتان آورده	شاه سوار دو جهان نعت کل خوبان آورده
گنج مخفی معدن ظاهر هویدا کرده	از زمین تا آسمان تو کل جهان آورده
زیر بالا نیست تو تنها یکے آمده	چون عروج از مکان جای لامکان آورده
لاهوت ناسوت در ملبوس یک جا کرده	همچون شعاع جسم تو تو را از خدا آورده
خالق هر دو جهان مرغوب واقف تو کرده	از عدم ملک وجود از نور خود آورده
انبیا کرده وعده ایمان بر توئی نزد خدا	ناسخ تو کل ملل قرآن قوی آورده
خدا عاشق معشوق توئی رمز با از تو کرده	نیست حائل در میان تو وصل یار آورده

چون ذی روح بی روح هر شی در ثنا خوان توئی ‌ ‌ ‌ ‌ از نوشت اقلام شکست نعمت بحساب آورده
یوسف شاه بارگاهان بحساب آورده ‌ ‌ ‌ ‌ شافع توکل امت ما در پناه آورده

غزل

مرهم زخم عاشقان شاه شاهان نبی ‌ ‌ ‌ ‌ سر سر چشم انبیا طها یسین لقبی
تاج لولاک بر سر نهاد فخر عرب عجمی ‌ ‌ ‌ ‌ شرق تا غرب که نه پیدا شده مانند نبی
محرم راز در حرم خاص امین دار توئی ‌ ‌ ‌ ‌ در شفاعت کوثر رحمت قبله حاجات نبی
عجب تصویر مصور کرد آئینه صورت نبی ‌ ‌ ‌ ‌ شفای خلق جهان کرد شمس تابان نبی
سر در کائنات مخزن اسرار نبی ‌ ‌ ‌ ‌ تشنگان بر لب کوثر سیراب کرد نبی
غوطه یا نور غواصان دریای راز نبی ‌ ‌ ‌ ‌ کل انبیا منور گشت ز نور شاه نبی
شب معراج تکیه زد بر لا مکان ربی ‌ ‌ ‌ ‌ لب عاشق بر لب معشوق کجا ملک رد نبی
صراج کرد ازل تو سید مدنی ‌ ‌ ‌ ‌ کل کائنات بوجود آمد از طفیل نبی
یوسف شاه درد دلدار گریه پشیمان بر کی ‌ ‌ ‌ ‌ بس مست تو یک قطره خاک ز دهلیز نبی

غزل

ازل نزول رحمت کرد سید نور نبی ‌ ‌ ‌ ‌ شق القمر شد معجزه خلعت نور نبی
جدائی کرد حق ز باطل فاروق قران نبی ‌ ‌ ‌ ‌ منسوخ کرد کل ملل شاه شاهان نبی
لی مع الله که وقت خاص یار از بود نبی ‌ ‌ ‌ ‌ عاشق و معشوق در یک لباس کجا ملک رد نبی
شرق تا غرب منور گشت ز نور شاه نبی ‌ ‌ ‌ ‌ الله الله چه عجب نور بدین بو العجبی
راست چپ پیش و پس بود نگاه یکسان نبی ‌ ‌ ‌ ‌ ظاهر صورت حقیقت نور وصل جانان نبی
حجر شجر جن و ملک کل ثنا خوان نبی ‌ ‌ ‌ ‌ شقی بدبخت در ازل بود سرکشان نبی
بر دل نوشت یوسف شاه رحمت نور نبی ‌ ‌ ‌ ‌ ای هیچ وسیله محکم نیست سوای نور نبی

غزل

این شعاع شمس و قمر از بهر انوار تو ئی — لعل یاقوت یا گهر از معدن آبدار تو ئی

محرم باغ حرم ای کعبه تو پیشوائے خلق — نقش انسان یا علم اظهار از نقش تو ئی

پیشه تو دلربا هم ابر نیسان تو ئی — اے درج مکنون یا صدف غواص طلبگار تو ئی

اے قاسم باغ جنان وصف تو سطح آسمان — چشم قمر ابروی تو خنجر جادوی رخسار تو ئی

اے ساقی تو آب کوثر تشنگان زاد حیات — دریا النسیم فیض تو ای حاجت سبز آر تو ئی

طها یسین شب برات هم صبح و شام از خلق — تشنگان یا دردمندان اشفا غمخوار تو ئی

ای شهنشاه دو عالم جنت الماوی تو ئی — سهم قلم قدرت بدست آسعدان اسرار تو ئی

یارب این تیر و کمان یا دام یا معشوق خلق — عاشقان مجروح زخمی طالبان مدا تو ئی

یارب این بوستان خوشبو یا عطا جنت است — مشک عنبر یا ابر خوشبوسے بوستان تو ئی

یارب این دریا محبت عاشقان زاد حیات — عاشقان را زنده کردی آب عجب دریا تو ئی

یارب این معشوق خلق است یا ضیا حلقه شد — یوسف شاه پروانه گشت بر لب شفق وار تو ئی

غزل

ازل نزدل درود کرده در شان پاک نبی — خدایا درود مبشر کرد مبارک شاهی نبی

وعده میثاق ز ازل بود ناسخ ختم نبی — قبول کردم بدل و جان نبوت شاه نبی

عاشق بسیار خوشنود گشت ثناخوان نبی — قربان شدم بدل و جان بر معشوق نبی

قرآن گشت معجزه شاه شاهان نبی — این کلام مثل کجا لاریب فیه آمدی

از خدا ادرا عطا شد رحمت اللعالمین — ما ارسلناک آمدی در شان پاک آن نبی

هزار سلام درود باد بر حبیب عربی — مشهور سالار گشت بر کل جهان نبی

قدرت کامل ظهور کرد سیدی مدنی — فخر عرب و عجم شد لولاک تاج نبی

مشرف ساخت بعروج عرش عظیم ربی
خورش لضیئه سادات بزیر خاک قدمی

شمس و مهتاب سر نهاد بدهلیز نبی
چه عجب نور طلوع کرد از طرف مغربی

مشتری گشت مشتری که طلوع کرد مالکی
مخلوق عرش تا فرش قدموس نبی

هیچ زبان طاقت نیست ز تعریف نبی
خدا خود درود و ثنا خوان به مکی مدنی

خدا افرید از نور خود ابو القاسم خاتمی
شرق تا غرب که نه پیدا شده مانند نبی

خدا در قرآن نوشته کرد تعریف اهل نبی
شهنشاهان جهان گشت اولاد فاطمه بی

اصحاب نور اسلام گشت بجان فدائی نبی
خدا در قران تعریف کرد بعاشقان نبی

یوسف شاه تو دامن بگیر قریشی هاشمی
تو بچشمان خود جاروب بر دهلیز نبی

غزل

شاه دو جهان مقر گشت شاه سوالی
زمین سما معطر گشت ز شهسوار نبی

مکه مدینه نافه کرد جسم عطار نبی
حور و ملک افتخار کرد مالک باشد نبی

چار طرف آواز داد سبار کباد نبی
هر دو جهان منور گشت ز فیض شاه نبی

ذی روح بی روح اختیار کرد درود سلام بر نبی
خدا با ملک ورد کرد درود سلام بر نبی

کل انبیا دست بادعا نزدیک شوم با نبی
دعا عیسی مستجاب گشت نزدیک شد با نبی

یوسف شاه دلبر زبان کن نقش درود نبی
پشت و پناه حاجت بر آر ما را وسیله نبی

غزل

هر جانیکه میبودم فدای یار میگردم
بیا ساقی خمار دارم قلندروار میگردم

که کنت کنزاً مخفی بود که صانع بینظیر آندم
نه آدم در وجود آمد بهستی یار میگردم

چه رخسار و جبین دیدم شعاع دلبر از دیدم
فریفته کرده ما را که سینه پاره میگردم

مذاق عاشقی دارم بدریا موج افتادم
نه شهسواری بیرون رفتن نه نزدیک یار میگردم

بعالم چون نظر کردم ظهور قدرت تماشا دیدم
که باغ حسن گوهر بود گرفتار یار میگردم

که او عاشق به خود کردی وجود ما عدم بودم ‌ ‌ با آتش عشق میسوزم پس دیدار می گردم
مکان او لامکان دارد نشان او بنشان دارد ‌ ‌ چه باغ حسن او دیدم بگرد یار میگردم
یوسف شاه حیران پریشانی کشوی وصل بخانا ‌ ‌ با امید وصل یار دارم به هجران کو میگردم

غزل

ز دریا جوش محبت چون برآمد ٭ بصورت نقش گوناگون برآمد ٭ چه هستی چون در بیچون بودی
ز لا حد نقش حد بیرون برآمد ٭ نقاش آئینه صورت نقش چون کرد ٭ ظهور او ز نقش مکنون برآمد
نقاش این نقش در بدحیران بماند ٭ که تا که نقشهٔ چونی برآمد ٭ بیک جنبش بغایت موج چون شده
حقایق بحساب بیرون برآمد ٭ چه این دریای آشیانه صدف شده ٭ ز تأثیر در المکنون برآمد
چه این بیچون به الفت رمزان شده ٭ رموز عاشقی معشوق برآمد ٭ چه مرکب عجب گلستان تازه کردی
زبان کوتاه ز احسان چون برآمد ٭ چه تائید ایزدی همراه موسی ٭ ز نیل آب دشمن خون برآمد
ز یوسف حسن خود ظاهر نمودی ٭ ز بیت انکار زلیخا چون برآمد ٭ چه در دروازهٔ ناسوت وا کردی
نقاب از کنت کنزاً چون برآمد ٭ که عشق حسن او انسان مرادی ٭ گهی یوسف گهی مجنون برآمد
گهی ما را به احسان شاد کردی ٭ گهی خنجر بدست خون برآمد ٭ چه مظهر کامل انسان کردی ٭
بموج آیت قرآن برآمد ٭ ظهور عالم برای شخص کردی ٭ کلام الله به نعت او برآمد ٭
چه شعر یوسف شاه صیقل دلان شده ٭ عاشق معشوق بایک دل برآمد ٭ یوسف شاه از
کسوت ناسوت دور شده ٭ وطن اصلی لقا موزون برآمد ٭

غزل

ای جان من جانان من توئی طبیب جان من ‌ ‌ کی رسد دارو ز توی تو رضا بر قتل من
تو جگر من لخت کردی با زینهانی ز من ‌ ‌ ای تو خبر از ما بگیری زنده مدفون لاش من
نقش الف قامت توئی تو لا ممدود از ما و من ‌ ‌ ما در پدر حالی توئی نزدیک تر از دل بمن

سوی تو ریا برتری انگند شعاعی بهتری
یوسف شاه گدای درگهت دروازه رحمت واکن
بسحرم آمدی جانان پریشان ساختی رفتی
نیم شب نقاب بیداری عاشقان بردار برداری
نقاب نور پوشیدی بخون ما جواز کردی
بیدلان عاشق بخود کردی بحسن دلربا کردی
که شبنم صبحدم بختی سلسله عاشق باغ و ساختی
رقیبان شادمان گشتند که خاص درگاه راز یاشند
که زمن جدا می مرا آه و داد بی تابی
که غمزه داری درون من گداز کردی
یوسف شاه تو غوطها خوردی که دریا مثال بودی

غزل

شده بنقاب پوشیده بنما جمال خود بمن
لایق شهنشاهی توئی بنگر سوی حال من
هنوزم مخمور هستی زهر تو سوختی رفتی
جمال خود جلا کردی عاشقان را سوختی رفتی
که تیغ ابروی داری جگر خون سوختی رفتی
گدای درگهت بودم با امید سوختی رفتی
بیک خلوت سیراب کردی بسیلاب سوختی رفتی
بعریان وصل شاهان گشت بحیرت سوختی رفتی
نه صبر خواب و خور دارم گدارا سوختی رفتی
کشتی تو عید قربانی شهیدان سوختی رفتی
بزنجیر عشق بند کردی بهجران سوختی رفتی

غزل

ز دریا بیخلل جنبش برآمد ز تاثیر قوت مصنع برآمد ؛ نقاشان بحجاب نقش کردی
نقاش بصورت لاثانی برآمد ز عشق خود انسان دادی ؛ که معشوق در جهان یکتا برآمد
جلال هم جمال وصفت توئی ؛ ز تو گاه عاشقی معشوق برآمد ؛ بظاهر صورت لیلی نمودی
جمال تو از وی بیرون برآمد ؛ ز یوسف حسن خود ظاهر نمودی ؛ ز بیت الظهار زلیخا چون برآمد
که یوسف حسن را افزون کردی ؛ زلیخا نقش را ایمان برآمد ؛ نگاه یار همراه با موسی بود ؛
که لشکر قبطیان بحال برآمد ؛ چه دروازه ناسوت واکردی ؛ بمحبت کنت کنزا امواج برآمد
گهی ما را باحسان شاد کردی ؛ گهی خنجر بدست خون برآمد ؛ یوسف شاه قالب ز خاک آدم آفریدی ؛ سفر در پیش افسوس برآمد

غزل

عاشق جانان شدم بیدلی سوختن هیچ نیست   رشته رشته جان گداز گشت حاجت اظهار نیست

زخم زخم جان شدم در کوی جانان میروم   از هر طبیب پرسیده‌ام سود آن وصل یار نیست

از کنار خود برآمد عاشقانرا بوی دوست   نیم شب هاهو سرا از درد دریای خالی نیست

رمز عشق مخفی نماند عاشقان شیدای دوست   راز ظاهر کرد منصور حاجت قربانی نیست

دردمندان حال دارم از غم هجران کباب   سر برهنه سینه چاک از خلق هیچ عار نیست

از رمز یار آگاه شدم پیدای مجلس هیچ نیست   هر رگی آواز دادی حاجتی رباب نیست

زدریا نور پیران گشت نصیب شاه نقشبند شد   غلام نقشبند هستم نظاهر چشم حاجت نیست

یوسف شاه مستی المدد اری زدر دیار دوست   دور از جانان غدا شد هیچ وصل یار نیست

غزل

فلک یا وریه مقید یکسان شد ۞ رخ نصیب بیدلان شد ۞ نسیم صبحدم عنبر فشان شد

گلان روئید مستان عاشقان شد ۞ جمال بیچونی گون گون عیان شد ۞ از دو تاج شاهی معشوقان شد

هر که غافل از خدا او خود تباه شد ۞ بقا جانان نصیب عاشقان شد ۞ بر پیر دیان زیبا آشکار شد

خریداران یوسف بیش گران شد ۞ یوسف شاه ناسوت فانی بیقا شد ۞ بقای یار نصیب واصلان شد

غزل

در قدرت قادر نوشته بود عارض شد   ملک جن و انس ز تدبیر عاجز شد

ز حسن دلربا ماه جبین رمز شد   صاحبدلان بند قفس گشت عاجز شد

محبوس یار کرد گرفتار دام شد   عاشق مثل پروانه کباب گشت عاجز شد

ساقی جام یقین نوشانید مست شد   سیر الی بود که از وحدت عاجز شد

منصور از قشر خود منسلخ گشت محو شد   فرق دشوار گشت از انا الحق آواز شد

مقام منصور معیت بود در علم حق او محو شد   تجرید او را حاصل گشت از انا الحق آواز شد

منصور واصل بود که قربان یار شد
در کوچه دلدار از خود رفت عاجز شد
جلوه نگار کرد عاشقان کشتگان شد
خنجر بخون آلوده ز آواز عاجز شد
عارف ز معلا ز هوش خود بیهوش رفت
او خود بیچون را گفت ز ادراک عاجز شد
یوسف شاه مبارکباد که محبوب غمخوار شد
من و ما نو رفت ز مخلوق تو عاجز شد

غزل

نور جمال دیدیم سرگردان او شده
در فکر وصل عمر تمامی گذر شده
هر که هجران زخم کرد دل ناسور شده
طبیبان را العلاج او مقصور شده
زیر تو نیم شب بیداران در صلح شده
صباح وصل نیست به تمنا صابر شده
کوثر نصیب شهدا گشت عاشق حوران شده
خون ایشان زیور حوران نقش خریدار شده
نور چشمان پیغمبر شباب اهل جنت
ایشان مالک کوثر که تا حیدار شده
هر دو ملت صورت انسان بے امتیاز شده
فرق احمد بقبران کرد ممتاز و دار شده
گویا منصور یا انا الحق بر سر دار شده
منصور غرقاب فنا فی الله وصل یار شده
علما حکم جاری کرد واقف این راز شده
مثل منصور کشته گشت زنده راز دار شده
تیغ معشوق کشیدی عاشقان کشته شده
خون خود کرده تسلیم فدا یار شده
یوسف شاه دام ازل بست گرفتار شده
غالب تقدیر بر تدبیر کے رها دار شده

غزلیات ہندی

قلم قدرت نے لکھدیا کون شاہی اوسکو
کوئی راضی یا نہ راضی ظہور ہوا اوسکا
جبکہ صنم وہ بن گیا پوجا کرنا اوس کو
پوجا جائز نہیں کسیکو ماسوا اوس کو
علم محیط قدرت کامل شان عظیم اوسکا
تدبیریں چارا عاجز کیا ہے مقابل اوسکو
بیدلان دلبر کو پایا نہیں دیکھے اوسکو
غواصان بھی غوطہ کہایا نہیں پایا اوسکو

جس نے ساقی کا فی پیا پھر وہ ہوشیار نہ ہوسکا — نہین آتا اوس کے نگاہ مین ماسوا اوسکو
کسی کی پھر کی طاقت کیا ہے جو دیکھے اوسکو — دل جسکا ہوگیا تاراج سمجھے دیکھنا اوسکو
جس نے اسرار کو چھپایا بہتر وادلی اوسکو — یوسف شاہ ہوگیا ممکن نہ سکا اوسکو

غزل

یار کی یاری سے کام رکھتا اس سے بہتر کیا ہے — خواہ وہ چاہے یا نہ چاہے دوسرا دلبر کہان ہے
گر تم تمام جہان پھرن گے ایسا یار کہان ہے — اوس کے دروازہ کے گدا سے کوئی بہتر کیا ہے
معشوقان بہت سے ہوگئے ایسا دلبر کہان ہے — بادشاہان کل اوسکے محتاج ہین دوسرا شاہ کہان ہے
بہت سے صیاد ہوگئے ایسا صیاد کہان ہے — جو اوسکے قید مین ہے دوسرا مزا کہان ہے
قافلہ کوچ رو مین ہے تیرے ہمراہ کہان ہے — کوئی پہونچے کوئی ہے پیچھے تیرا سامان کہان ہے
معشوقان خال و خط رکھتے ہین اپنا نیت کہان ہے — جو کہ معشوق غدائی رکھتا ہے خال و خط کہان ہے
جو کہ الفت رکھنے والے تھے وہ رہے کہان ہین — کسے بے الفت اسوقت چاہتا اوسکے نادان کہان ہے
یوسف شاہ دوسرا اوسکے پھرتے تھے وہ چھوڑتا کہان ہے — امید دیدار کی دہر اوہ دیکھتا کہان ہے

غزل

فرقت جانان سے جگر خون کو سکھایا اور — اگر یہ راز کسی سے کہون خفا ہوتا ہے اور
میرے سے خوش کہہ خفا مین کیا کہون یارو — میرے کو قید مین کر دیا نہین چھوٹتا یارو
میرا علاج کسی طبیب نے نہ کیا یارو — میرا علاج جسکو آتا نہین کرتا یارو
مین کیا انگار مین جلے ہون نہین پوچھتا یارو — میرے جلنے سے وہ راضی ہین بھی راضی رکھتا یارو
میرے کو داغ دیا مین ہون خاموش یارو — اگر پکارا مین کرون خنجر مارتا ہے یارو
جو بس ساعت مکیر نزدیک مین دیکھتا ہون یارو — نہین رکھتا جسم و صورت نہین دیکھتا یارو
وہ ہمیشہ مجھکو دیکھتا ہے شرمندہ ہون یارو — بصیر بصر مین پلٹا یا تا خوش ہوتا ہے یارو
یوسف شاہ کی عمر گذری بہت افسوس ہے یارو — اوسکو تسکین امید رحمت سے وہ دیتا ہے یارو

جو میرے دلمین قوت تھی وہ دلربا لیگیا
موت دشمن پہلو مین تھی وہ اپنا کام کرگیا
رحیم النسا اوسکا نام تہا رحیم نے رحم کرگیا
مقابلہ کون کرسکے حکم حاکم نے کیا
جانی کیا دور چلے گئی مین نا امید ہوگیا
یوسف شاہ دلیر زخم تہا اتنو ناسور ہوگیا
مژگان بخون آلودہ تصویر کسو کی
تقدیر کے محضر مین جو لکہا تہا ہوگیا
چہرۂ زیبائی پر ہر دو نقش تصویر ہے کسو کی
حسن کے باغ مین دیکہا عکس آئینہ کسو کی
پرستش ظاہر صورت زہر قاتل ہے کسو کی
بسمل بیمار کیا دوام عشق جسکو ہووے
یوسف شاہ بیمار وصل تصویر صنم کی

غزل

صیاد نے کام کرگیا میرے سے تنکا لیگیا
تاثیر دوا عقل طبیب کی وہ قضا لیگیا
وہ مستحق بہشتی حق نے مقدار لیگیا
کل انبیا و اولیا رضا تسلیم لے گیا
دلون پر داغ عجب دیا نقش حجر ہوگیا
یہ ہجران ناموا جب کرگیا صبر دوا ہوگیا

غزل

جواز و قتل کرگیا تقصیر کسو کی
انصاف کوئی کرینگے نہ تقدیر کسو کی
نقاش حیران ہوگیا یہ تحریر کسو کی
دل لیگئے بغمزہ غمزہ سے کسو کی
تبان آذری کب دستگیر کسو کی
اس قید سے کب رہا ہو دی زنجیر کسو کی
نقاب حجاب چہرہ رخسار کسو کی

غزل

دل شیدا فدا ہوا کیا ہے ❊ جو لٹایا اوسکو سزا کیا ہے ❊ آگ ہجران جلا دیا مجکو
یا الہی یہ تری رضا کیا ہے ❊ ہمین ڈہونڈنے آیا دانی تیری ❊ تو ٹیکتا ہی یہہ گدا کیا ہے
ورد پنہان مجکو دیا کسنے ❊ یا الہی اس درد ما کیا ہے ❊ تیرے محفل سے خون بہا کیا ہے
ہم کیا جانے اسکو جزا کیا ہی ❊ مجنون عاشق لیلی کیا کسنے ❊ مصنع آئین صانع بنا کیا ہے
لاش پڑی ہی بکفن نہین خون نہ دہارا اوسکو ❊ ایسی مرد یکو کون جانے اوسکو جلا دیا ہی ❊ جبکہ تصویر بنا دیا مجکو کہان شی

کوئی جوہری نہ پہچانا اوسکی تصویر کیا ہی ٭ یوسف شاہ فیض کے میدان میں کیا ہوا جبکہ ٭ نگاہ جانان
میرے طرف ہی بادشاہ کیا ہی ٭ یوسف شاہ وصل کے گدا تیرا ٭ سولا جاہی تو بادشاہ کیا ہی ٭

غزل

باغ مین دلبر کے گلان تر بہ تر پیدا ہوا
اس یار کی محبت سی زنگار رنگ اسرار پیدا ہوا

اس کعبہ مین صنم کے بلبلان لاہوت بازا ہوا
اس یار کے پرتو سی دلمین ہی قمر پیدا ہوا

میر صدا فراق سی گوناگون امواج پیدا ہوا
اس یار کے جلال سے خون جگر پیدا ہوا

ناسوت کے پردے سے دروازہ لاہوت وا ہوا
اس عشق جمکانے سی دلمین بھی ثمر پیدا ہوا

اس یار کے محفل سی سفر در وطن پیدا ہوا
محفل در انجمن سی کنار مین یار پیدا ہوا

دریا مین غوطہ زن کو صدف مین درر پیدا ہوا
ظاہر جمال یار سی دلمین بسر پیدا ہوا

اس علم کے دفتر سے یوسف شاہ نصیب تک حرف ہوا
اس آرزو کے باغ مین صنم تیرا پیدا ہوا

غزل

ذوق شوق دل کو دلایا کس نے ٭ دل دیوانہ بنا دیا کس نے ٭ صبر و آرام کو لیگیا کس نے
مجھکو وحشی بنا دیا کس نے ٭ آتش عشق سلگایا کس نے ٭ عاجز پروانہ جلایا کس نے
فلک یا ور کو کر دیا کس نے ٭ فلک بیراہ مجھ سے کیا کس نے ٭ اپنا چمن تباہ دیا کس نے
سوے مرد یکو جگایا کس نے ٭ حصہ قسمت کو کر دیا کس نے ٭ میری قسمت امید لکھا کس نے
معشوقان بہت سی بنایا کس نے ٭ اصل معشوق پہچانا کس نے ٭ انسان آئینہ کر دیا کس نے
شب قدر دلکو بنایا کس نے ٭ یوسف شاہ دلکو سنوارا کس نے ٭ تجکو غنی بنا دیا کس نے

غزل

آدم دنیا آباد کیا ٭ دنیا نے جانے نہ دیا ٭ آدم اولاد کو چھوڑ دیا ٭ صفر سے پہر تا پہرا ٭
دنیا ہی جا بیوفا ٭ کس کے ہمراہ نہ رہا ٭ معشوقہ چھوڑ دیا عاشق نے ٭ عاشق پہر تا پہرا ٭

ہوش افلاطون گیے اور گیے ∴ تدبیر نے کچھ نا کیا ∴ جب غمزہ یار نے مارا ∴ قضا سے پھرتا پھرا ∴
وطن اصلی مین پادشاہان ∴ گدا سی کم ہو رہا ∴ جاہ و جلال کو چھوڑ دیا ∴ پادشاہ پھرتا پھرا ∴
جسکو اجل پہونچا گیا ∴ پھر پیش و پس نا رہا ∴ تدبیر بہت سا کچھ کیا ∴ قضا سے پھرتا پھرا ∴
دوستان جانی جو اوسکی تھی ∴ وہ کوئی اوسکے ہمراہ نا رہا ∴ مال و اولاد کا عشق چھوڑ دیا ∴ وہ پھرتا پھرا ∴
جو پاکدامن چلا گیا ∴ وہ خوش بقا ہو گیا ∴ یہان سی جب چلا گیا ∴ خوشی سے پھرتا پھرا ∴
عمر عزیز نکل گیئی ∴ قالب سی جان ہو گیا ∴ وہ افسوس در پیش ہوا ∴ عمر واپس نا پھرا ∴
یوسف شاہ ہو گیئی فانی ∴ کسکو خبر نا رہا ∴ جو کہ فانی فی الذات ہوا ∴ وہ پھرتا پھرا ∴

غزل

اوسکو آئینہ لا دیا کسنے ∴ قالب پر روح دل لگیا کسنے ∴ اپنی چمک دیکھا دیا مجھکو ∴
گدا کو شاہ بنا دیا کسنے ∴ مردہ زندو نمین بسا یا کسنے ∴ خم ابرو تیر چلا یا کسنے ∴
خانہ صنم نشان دیا کسنے ∴ دل ہمارا ہاتھہ مین لیا کسنے ∴ سیاہ چشمان نگاہ کیا کسنے ∴
زلفون کے دام مین پھنسا یا کسنے ∴ پھر جفا اختیار کیا کسنے ∴ دل دیوانہ بنا دیا کسنے ∴
یوسف شاہ عشق مین پھنسا یا کسنے ∴ تجھکو امید دیدار دیا کسنے ∴

غزل

قاصد جاؤ کہو جانان کو مین فراموش نہ رہا
کبھو نقاب کہ سی بے نقاب اسقدر ظاہر نہ رہا

آتش ہجران بہت گرم ہی رونے ہی سے نہ رکا گیا
مثل گدا در بدر پھر رہون آرام نہ رہا

دل مرا گیا جادو کیا عاشقان مست ہو گیا
طبیب شانیکو مرض عشق پہچانت نہ رہا

کباب کی پاس جو دسی آرزی خوندار نہ رہا
کس سے کہون راز نہان لایق اظہار نہ رہا

دل دیا جب نزدیک رہا پھر کوئی نزدیک
نعمت جاوید جسکو ملا دسے النعمت نہ رہا

مین رہا اندر علم دفتر کو یاد ضبط کر رہا
نقش الف خوب جم گیا دوسرا حرف یاد نہ رہا

مین راتدن کوشش کیا یار دیکہنے نہ دیا
وعدہ امید کو دیرہا جب تک قیامت نہ رہا

تیری دہلیز کا پا چنیر خاک ہون اب عشق نہ رہا
نگاہ جب دور تم کیا مین زندہ حال نہ رہا

شاگرد اوستاد ہوگیا اوستاد شاگرد ہوگیا
شاگرد اوستاد جب ہوگیا اسکو اوستاد نہ رہا

یوسف شاہ بہس گیا قفس مین باوار نہ رہا
تقدیر کا تب نے لکہا تہا گلا صیاد نہ رہا

غزل

تیر مژگان صنم خورد عاشق رنجور ہوا
اشک آنکہون سی جاری ہوگیا ناسور ہوا

اسکو علاج طبیب کیا عاجز ناچار ہوا
جوکہ ازل سے گر گیا کسی کو مقدور ہوا

موج دریا نے جو مارا عاشق مغروق ہوا
محو در ذات وہ ہوگیا رنگ گوناگون ہوا

جسکو ہجران آلودہ کرگیا ناسور ہوا
رمز معشوق سی جسپر ہو گیا مقتول ہوا

یار تلوار کرگیا عاشق مشہور ہوا
شق القمر معجزہ ہوگیا مشہور ہوا

ساقی پلایا جو پیالہ عاشق مخمور ہوا
مز وبے مثل ہوگیا عجب ظہور ہوا

فراق یار نے دیوانہ کیا مدہوش ہوا
قالب عارف مثل ہمو رہی عجب خوش ہوا

تجلا یار بے نقاب ہے عجب نور ہوا
کوہ طور سر سے ہوگیا سو سی مخمور ہوا

جای حاجتمندان نقشبندیان ہوا
حریم دوست کہ مختار شاہ خواجگان ہوا

یوسف شاہ نفس پرور ہوگیا مضموم ہوا
فرقان احمد کو جو دیکہا عجب مشکور ہوا

غزل

انسان آئینہ خدا تہا مجہہ کو معلوم تہا
رنگ کثرت بیرنگ سی تہا مجہکو معلوم نہ تہا

ہستی چون بیچون مین تہا کسکو معلوم تہا
حد ظہور بیحد سی تہا مجہہ کو معلوم نہ تہا

گنج مخفی سی وحدت عین حقیقت ہوگیا
گرچہ اجمال سی تفصیل تہا مجہکو معلوم تہا

صد آفرین بر مصور ایسی تصویر کیا
کوہ طور دل کو بنایا مجہہ کو معلوم نہ تہا

ہستی انسان قدرت مین تہا نقش ونگار بنا
اس سی تقدیر کا ظہور تہا مجہہ کو معلوم تہا

دلکو معمور کیا اسکے قدرت رب تہا یہ از کن کو معلوم نہتہا
اگرچہ تہا مظہر انسان مجہہ کو معلوم نہ تہا

شعلہ نور دل پیر کیا دل کو بہی نور کیا
یار کی شمشیر مین فتح تہا مجہہ کو معلوم نہتہا

معشوق لایا حمایل ساتہہ اسکا ثانی نہ تہا
چاند کا طلوع لب سر سے تہا مجہہ کو معلوم نہتہا

یوسف شاہ وصل کے سید تمین نا بنیا ہوگیا
دلمین بصر وہ رکہا تہا مجہہ کو معلوم نہتہا

غزل

یار نے شب قدر کرگیا وہ بے اسرار نہ تہا
جان بے جان سب ثنا خوان تہا مین ستہوار نہتہا

عمر کٹی یار رلانیمین مین بے راز نہ تہا
خال جبین بہی دکہایا مجہہ کو قرار نہ تہا

راز دل کس سے کہون مین کوئی سنتا نہ تہا
تڑپ وجود مین ہو رہا مجہہ کو قرار نہ تہا

دام شدید مین پہنسایا کون صیاد مجہکو
تقدیر نے تدبیر سے جنگ کیا کوئی رہا دار نہتہا

میرا وجود سب زخمی ہوگیا خوندار نہ تہا
فریاد کردن مین کسو کی یار بے اسرار تہا

اپنی قسمت کو کیا کہون کو نسی کاتب نے لکہا
اسکے سینے کو کوئی سلطان کو اقتدار نہتہا

احمد نزدیک ازل تہا سوائے یار نہ تہا
دو نو جہانمین لاثانی ایسا دیدار نہ تہا

مژگان آلودہ خون کرگیا بیراز نہ تہا
بہانہ قضا و قدر کیا بے اقتدار نہ تہا

اہ افسوس یوسف شاہ اس درد کا دوا نہ تہا
شعلہ آتش کے آرہے مجہہ کو قرار نہ تہا

غزل

یار کی محبت نے بند کیا اوسکا چہٹنا مشکل
قالب کو آگ لگی اوسکا بہجانا مشکل

جسکو سینہ جب پہوٹ گیا اوسکا جڑنا مشکل
ساقی نے آگ لگایا اوسکا بہجنا مشکل

مجہ ویران فصل نوبہار اوسکو بچنا مشکل
باد خزان آگ لگایا اوسکا بہجنا مشکل

جسکو فلک نے زیر کیا پہر سد ہنا مشکل
ہوش حواس کو آگ لگا اس کا بہجنا مشکل

جو کوئی گیا عشق دریا مین نکلنا مشکل
رنگ گونا گون آگ لگایا اسکا بجہنا مشکل

یوسف شاہ کیا شور شر مچگیا اسی بچنا مشکل
آخر صدی آگ لگایا اسکا بجہنا مشکل

غزل

جوہر آلودہ ہے شمشیر طرح بسم اللہ ۔ فتح یابی کا نشانہ ہے شمشیر بسم اللہ
اوسکو لایق اور سزاوار ہی شروع بسم اللہ ۔ جو کہ ہر ہر سورہ لکھا ہے خنجر بسم اللہ
اوسکا معشوق کمر باندھا بطرح بسم اللہ ۔ قدم رکھا بالائے عرش رہ نما بسم اللہ
قصد کعبہ کا تو کرتا ہے کہو بسم اللہ ۔ تیرے صنم کو دیکھائیگا شعاع بسم اللہ
خال جبین پر سر سین کونسے کاتب نے لکھا ۔ حدود حرام حلال باندھا بطرح بسم اللہ
ازل نقاب اوٹھایا جب کہا بسم اللہ ۔ کوئی سلطان کیا مٹائیگا تاثیر بسم اللہ
دل و زبان پر جاری رکھ یوسف شاہ بسم اللہ ۔ تیری مقصد کو پہونچائیگا شمشیر بسم اللہ

غزل

حسن گلشن مین جانان ہی تو بہائے بلبل ۔ باغ مین جسکو خزان ہے تو اوٹھائے بلبل
کوئی صیاد کیا پکڑتا ہی جو پائے بلبل ۔ مرغزار اپنے مین چھوڑا کون اوٹھائے بلبل
باغبان اپنی گلستان مین جب رکھا بلبل ۔ جنگل کو چھوڑا کے باغبان نکے حوالے بلبل
کوئی مسیحا کیا پہچانتا ہی درد داغ بلبل ۔ نقاش نے نقش جب مارا دیوانہ حال بلبل
عشق نے پروانہ جلایا بے اختیار تھا دل ۔ دور بہت نظر ہے جلاتا ہے پر و بال بلبل
اوجالا ہوگیا یا طور پیک پایا ہی دل ۔ رکھا باغبان نے اچالیمین گل و لعل بلبل
کون پہچانتا ہی یوسف شاہ پنہان ان دل ۔ وہ پہچانتا ہی میرے راز کو جو پائے بلبل

غزل

سزاوار عشق پروانیکو فدا پا رہوا ۔ اشک عاشق سی باریدہ مثل دردان ہوا
سفید خسار معشوق کیا عجب صباح ہوا ۔ زلف سیاہ مثل شب ہوگیا آرام ہوا
عشق منصور جسکو ہوگیا بے جان ہوا ۔ جو کہ گویا ہے انا الحق حیہ عجب راز ہوا
مجازی عشق زلیخا راہ حقیقت ہوا ۔ خدا نے یوسف کو ملایا واصل بحق ہوا
جو کہ تقدیر مین نوشتہ عجب ظہور ہوا ۔ حق تقدیر نے تدبیر کو مٹایا آخر مقصود ہوا

جوہریان جوہر یہ کا پایا پیر ہے ثانی ہوا | نور احمد کو خدا پر کہا یا لا ثانی ہوا
راز معشوق جو پایا نقشبندیان ہوا | حقیقت حال سے خبر ہوگیا شاہان ہوا
یوسف شاہ خود نابینائی سی دل ناصو ہوا | جو کہ کاتب نے لکھہ چکا ہے وہ ظہور ہوا

غزل

حاضر کر تم گناہون کو ٭ کہ وقت تو یہ باقی ہے ٭ غنیمت شمار یہہ وقت کو ٭ کہ راز یار باقی ہے ٭ کہا منصور انا الحق کو ٭ کہ رمز عشق باقی ہے ٭ نکوئی دیکھا شبا اوسکی ٭ دیدار اس یار کی باقی ہی ٭ فدا کوئی ہوگیا تیرا ٭ خیر اس خون کی باقی ہی ٭ درد عشق علاج پڑ ہا ٭ پہر علاج اس یار کا باقی ہی ٭ منصور کل بے نشان ہوگیا ٭ منصور ما ذات باقی ہے ٭ یوسف شاہ کو کوئی نہین جانتا یار کا چاہنا تجھکو باقی ہے ٭

غزل

تنا کر تم اوسی ربکو ٭ کہ وقت تو یہ باقی ہی ٭ کہا منصور انا الحق کو ٭ کہ رمز عشق باقی ہی ٭ سبھی حیران فنا ہونگی ٭ کہ ذات اللہ کی باقی ہی ٭ کہ آدم آئینہ اوسکو ٭ کہ مظہر ذات کامل ہی ٭ نہا نام و نشان کوئی شہ ٭ کہ نور احمد مقدم ہے ٭ فدا جب ہوگیا عاشق ٭ تو اب منصور کو لایق ہی ٭ عاشق معشوق ہوا خلوت ٭ نکوئی اس راز سی واقف ہی ٭ سبب موجود مصنوع کو ٭ کہ کل سرور کے تابع ہی ٭ جو کہ مرغوب ذات سرور رہتا ٭ کہ رب مشتاق آیا ہے ٭ چاریار مانند کواکب ہی ٭ دین احمد کی ستارہ ہی ٭ دن قیامت قاضی عدل ہی ٭ ساقیان کوثر کو چاریار ہی ٭ نقشبندی ظاہر با خلق ٭ بباطن راز با رب ہی ٭ منصور قرا عین احمد ہی ٭ شافع مختار آیا ہے ٭ یوسف شاہ کر سیر ناسوت ٭ سفر اصلی تو باقی ہی ٭

غزل

رکن اسلام چلگیا وقت آخر ہوگیا | اوسکے پیالہ سی در آلناف افتری ہوگیا
خوش نصیبہ نیا مین تہا کہ فیض عام کر گیا | نعمت بہشت سی سرفراز و اصل بحق ہوگیا

مبارک روز پیر کا تہا راہی بقا ہوگیا
دوستان سب تڑپ کے رہ گئے پردہ ہوگیا

اوقات معموریہ عبادت ناتہہ سی سخا کرگیا
کیا بدنصیب ہیں مردمان حاتم بقا ہوگیا

امیر اکبر پشت و پناہ اس ریاست کا تہا
ہے تو شمس چلے گیا شہر بے مزا ہوگیا

نیک بخت اولاد اخفاد چہوڑا خوش نصیبہ ہوگیا
باپ کے اماد است پردہ چلے زندہ حال ہوگیا

آسمان نزول رحمت کیا زمین تازہ ہوگیا
رشید الدین خان سخا کیا بیت الحرم الان تازہ ہوگیا

دستونکا دل کباب کیا یا خوش لقا ہوگیا
لوگ ملاقات اوسکی چاہی ملنا مشکل ہوگیا

شرق تا غرب تمام زمین ہمہ ویران ہوگئے
دار دنیا ہمہ فانی اللہ باقی ہوگیا

زمین و سما کل موجودات قبول فنا کرگیا
باغ دنیا ہمہ فانی اللہ باقی ہوگیا

باغ دنیا ترو تازہ آخر خزان ہوگیا
بیخ دنیا اوکھڑ گیا وطن اصلی دار البقا ہوگیا

بندگان اپنی گناہون سی سر مشار ہوگیا
قطرہ رحمت اوپر پڑا عفو گناہ ہوگیا

یوسف شاہ کیا دعا کرتے تدبیر عاجز ہوگیا
دعا دوا تاثیر گیا تقدیر اغلب ہوگیا

غزل

ہوا ملیٹ گیا ہجران غم دکھایا مجھکو
صالحہ اوڑ گئی بجلی انگار رہنے کا مجھکو

کون ہے صیاد نے شکار کیا میری جانی مجھہ سے
کون چہڑائی اسکی ہیندسی بہر جانے کا مجھکو

کس سے کہون راز نہان عقل پریشان مجھکو
سینہ پارہ پارہ کیا آتش ہجران مجھکو

محفل مکتب طبیب ہوا تدبیر ناچار مجھکو
تاثیر دوا کو لیگیا تحریر تقدیر مجھکو

خوش نصیبہ مادر پدر پیش کش تہی صالحا
مکان بہشت مین بنایا وہ سبحان الحمد مجھکو

خوش نصیبہ میری جانی معصوم دنیا سی گئی
حساب و کتاب سے بیر دو احباب چہوڑا مجھکو

اوسکی تعریف کون لکھہ سکی وہ سعادتمند بیحساب
طوطی زبان سی سناتی تھی بسم اللہ مجھکو

میری محلس کے زیب گیا اب گود مین لیون کسکو
قرآن پڑہتی وقت تڑپتی گرتی پڑتی مجھہ کو

یوسف شاہ کیون عبث روتی تیر چلا یاکسنی	قضا بہانہ کر گیا غمزہ مارا مجہکو

غزل

میری جان لٹی مین بیجان رہا ٭ پہر افسوس غم جانانی رہا ٭ زخم زخمی میری جان ہو گئی
پہر اس دردسی بے علاج رہا ٭ دور سفر مین میری جانکو چہوڑا ٭ پہر آنا اوسکا دشوار رہا ٭
صالحہ کی سیر جنان مین رہا ٭ اوسکی حال سی مین آگاہ نرہا ٭ روح دل قالب مین کیا ہو گیا
دلربا لوٹ لیا تو پہر نہ رہا ٭ راتدن عمر قفس مین رہا ٭ غم جانیکا نقش دل پیر رہا ٭
صالحہ سکی غم دریا ہو گیا ٭ لوٹ مارا مجہکو تیر نا نہ رہا ٭ صالحہ اب تو نزدیک میری تہی
رب کی جلد حکم سی وہ دور رہا ٭ یوسف شاہ عمر آہ آہ مین رہا ٭ ملاقات اوسکی تہا مین تر رہا ٭

غزل

کیا نور عجب پیدا ہوا خانہ معمور کیا	ہمکو خوشی جب دکہایا پہر نور دور ہو گیا
کس سی کہون راز نہان مجہکو قبول ہوا	ہجران تیر مجہکو مارا جب نور دور گیا
مصور کیا عجب تصویر اس مصور کو کیا	وہ تہا صنم یا دلربا دلون کو لوٹ لیگیا
جانی دنیا کو لذت مارا حساب چہوڑ مجہکو گیا	مکان بہشت مین بیت الحمد ماہتاب کو دیکہ گیا
طوطی بہشت بہشت کو رفت پہر کچہہ خبر ندیا	سیر بہشت مین کر رہا حساب سی پاک ہو گیا
کوئی مسافر دورسی آیا ہم سی بیزار ہو گیا	دیکہا دنیا کو ایک نگاہ پہ جلد جلد ہو گیا
جانی چلا دیر اتہا تنقل جوار کر دیا	جمال ہمکو دکہایا پہر حکم رب سی گیا
ہم کو نسی نام سی پکارنا وہ پہر دیکہنی ندیا	جو نام محمد احمد اللہ تہا ساتہہ خود لیگیا
یوسف شاہ کیا ہی توجہ صیاد گہات کر گیا	علاج دشوار میری جانیکو جان صیاد لیگیا

غزل

میری خون ہجران سوکہایا جب کیا احمد رضا	ای محسن قدیم با فیض عام مجہکو بخش احمد رضا
مجہکو رونا گہیر لیا جب یاد کہا احمد رضا	قبلہ حاجات بر آر حاجت احمد رضا

بہت دعائین مین کرلیا محنت عظیم اوٹھالیا | قبول نہین کرتا خدا کیا نصیب احمد رضا
حیران پریشان ہوگیا قبول ہنین میری دعا | مین سرگردان پہر رہا بدبخت بدنصیب احمد رضا
مجھکو گناہ نے گہیر لیا کیا دیکھتے میرے گناہ | تیری رحمت مجھکو بس حاجت مزار احمد رضا
یوسف شاہ یا دعا مین تیری در پہ ہون پڑا | تیری حبیب کے تیر و صیلہ یا حیی عم احمد رضا

غزل

قتل نا جائز رکہا دشمن تہا احمد رضا | پشت و پناہ میری حبیب ہی تو ملا دا احمد رضا
فرقت ہجران سوختہ خون دل میرے غریب | ای قبلہ حاجات برار حاجت احمد رضا
کیا غضب نازل ہوا کے میرے غریب پر الغیاث | بیٹھون کہان جاؤن کہان مین ہو دنگ کہان احمد رضا
کوئی مسیح کیا جانتا ہی پیٹ مین غم پادا ہوا | کوئی نہین اس درد وا سوا دوا احمد رضا
ای خالق ہر دو نوجہان کر مستجاب میری دعا | یا مجیب داعی قریب ہو جاؤ رفیق احمد رضا
میرا حال کچھ کم نہین دد ایوب جو میری سست | میرے حال سے تو خبر ہے میرے دیوا احمد رضا
یہہ زمانہ کیا چلا ہی کوئی نہین کام پر آتا | دوستی الفت اوڑ گیا کب دد سست رہا احمد رضا
اس وقت کی پیران بتقرر کیا پیش آقا ر روزگار | لوگ دی رہی دعوت روپے معلوم بھی ہی خدا کی رضا
لوگ دلیری دعوت روپی اور سے پہونچا چاہی معاش | مال حلال معلوم ہوا بیشک تو کہا خدا بھی رضا
جو کوئی مرید اسوقت ہوا نفس امارہ بڑہ گیا | غرور کے دام مین آگیا پہر دور ہا خدا کی رضا
بہت اسوقت مین پیٹ کے واسطے | آگ دوزخ پیٹ مین ڈالے چھوڑ دیا خدا کی رضا
شاہ اعمال سے یوسف شاہ کو گہیرا جب نہین سنتو دعا | دامن جیب مین ڈالا مین اوسکی غلام احمد رضا

فرد

فتح نصرت آمده از آن جناب | مشکل ما کرد آسان آنجناب
دشمن قوی شیطان بود پایمال گشت | وسیلہ ما محمد بود پشت و پناه او گشت

غزل

غافل است از حق پرستی اغنیا | دامان خواہی ز صحبت اغنیا

این دنیا مذموم کردی اغنیا — نفس امارا قوی کرد این دنیا
وقت حاجت گردی نزد اغنیا — بر خدا کن اعتماد نه اغنیا
ما سلف عالم ولی را نفرتی ز اغنیا — زنده دل را مرده کردن اغنیا
گر سخاوت پیش گرد اغنیا — روز محشر ما به همراه اغنیا
چون زکوة او فرض کرد بر اغنیا — از پی منع حرام مال اغنیا
خدا آباد کرد این دنیا با اغنیا — خدا کرد آباد این دنیا اغنیا
گشت موصوف با صفت او اغنیا — فیض رسان گشت سطلب اغنیا
یوسف شاه گفت مال دام اغنیا — تو دل خود بسته کردیا این دنیا

مولانا جامی

سکے فخر اند قبا ہے شاہی آمد — بتوفیق عبد الله ہی آمد

یوسف شاه

سکے توفیق خدا ما را عطا کرد — ہمیں توفیق شہنشاہی مرا کرد
عبید الله تدبیر مرا گشت — او تدبیر ما موثر خدا گشت
که تدبیرات اسباب از خدا گشت — سکے کل محتاج توفیق خدا گشت
یوسف شاہ بہر تقوی از خدا گشت — سکے وہ مہربان شد فیض مرا گشت

دیگر

یار کے کہنے پر مین چلا میں یکو ڈر کیا ہی — اوسکی رضا میری قضا میں یکو ڈر کیا ہی
یار جسکی دوست کسکو بنا تو بادشاہ کیا ہی — تمام جہان دشمن بنی اوسکو ضرر کیا ہی
یار سکنے نگاہ سود در پڑا اوسکو اوٹھنا کیا ہی — تمام جہان اوسکی دوست ہی کسی کمک کہان ہی
یار کی غمزہ جسکو مارا دوسرا کہان ہی — عشق دریا مین ڈوبگیا پھر نکلنا کہان ہے
آگ ہجران نے جلایا اوسکو علاج کیا ہے — وصل جانان اوسکو شفا دوسرا علاج کیا ہی
یوسف شاہ ہوگیا غنی دوسرا غنا کیا ہی — بانی بقا مین ہوگیا دوسرا بتیا کیا ہے

جدل عالی بر خبرے حبیل قلم	[illegible]	ظلم عالی مد بری حبیل قلم
ازمشتاق آمد چون از ظهور انزان قلم کن تو کن طن کردی نصیب از ظاهرین	[illegible]	چون از و آمد هم ظهور انزان قلم چون تشفی افصال لنگر نصیب از کا
قدیمی ذات جل و علا وحده نه کس شبهه باد نه او شبهه با کس هر که قایل با این آیات نه شده منزه پاک از حلول وحده لم یکن کفوًا احد زخدا انسان بزرگ در موجودات هستند محتاج گشت موجودات همیکان گر احدیت وحدت واحد مترادف آمد یوسف شاه توام معروف کردی	دیگر	اول و آخر ظاهر و باطن وحده لیس کمثله شیئ وحده انکار کرد ز قران وحده افتراح محذورشان وحدله تغییر کرد این آیات مثل له روزے پاکیزه روز وحدله نیست جائے در نه مکان وحده الفاظه سه دال مدلول وحدله هادی اختیار وحده له
خالق کل جهان شد وحده هست معبود مسجود له وحده قدیمی ذات شان عظیم وحده علو جناب خطاب حق وحده هست بیچون و بے چگون وحده گرچه لدهوت از مقامات له	دیگر	وارث ملک لا شریک له موجودات گشت کل ثنا خوان له شریک هست در ذات وحدله زبان قاصر گشت ز تعریف له موجودات کل مظهر خاص له عرش تا فرش لا مکان له

کل فانی هست باقی وحده
عبادت کرد اما ابلیس
مقرب بود در ملایک ابلیس
رجیم گشت طوق لقب ابلیس
مومنا در بهشت وا کردند
بیدلان واصل جانان گشتند
یوسف شاه کر تو عشق تر داری

لیس نیست در ذات وحده له
مقرب گشت نزدیک وحده له
سجود آدم فرمان وحده له
ابا آورد ز حکم وحده له
کلمش پاک مفتاح ز وحده له
ذکر گشش لا اله الا هو
فانئے تو شود در ذات وحده له

غزل

درین دنیا چه می بینم رفیق خود نمی دانم
نه سیر طائر دارم نه زیر خود نمیدانم
تغیر در علم دانم تغیر نیست جانانم
نه شکل نا شریک بینم نه از فردوس رضوانم
نه الهام علم الله لاهوت نه جا نه مکان بینم
قدیمی قادر ذات هست همیشه هست جانانم
یوسف شاه نگاه کی داری کی ناظر نیست جانانم

اگر بوستان گلزار هست سوا جانان نمیدانم
اگر اقسام صیقل بود نبودی شکل جانانم
اگرچه دو علم باشد که مظهر کل ز جانانم
زیر و بالا ماه رویان دانم که حسن او ز جانانم
بهر جانب نگاه کیا ندیدم روئے جانانم
بذات گرچه جو هست نباشد جسم جانانم
که حال ساکرا دارم بجز هستی نمیدانم

آدمی طہارت کیوقت یعنی بعد پیشاب پاخانہ کے یہہ دعا پڑھنا ۔ بسم اللہ نوبشان لستنجی من النجاسۃ اور پایخانہ کو جاتے وقت کہڑیان پر چڑھتے وقت یہہ دعا پڑھنا ۔ اللہم انی اعوذ بک من شر الخبث والخبائث ۔ یوسف شاہ کہتا ہی شریعت کی بات علیحدہ ہی یوسف شاہ کا یہہ قول ہی اللہم اخرجنک من ہذہ النجاستہ ۔ وضو کرتے وقت ۔ نویت ان توضو رفع الحدث ولاستباحۃ الصلوٰۃ ۔ یوسف شاہ کا قول ہی کہ منہہ دہوتے وقت پڑہی ۔ اللہم انی اسئلک ان تبیض وجہی فی الدنیا والآخرۃ

ہاتھہ دھوتے وقت پڑھے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمد عبدہ و رسولہ۔
پاؤن دھوتے وقت پڑھنا۔ اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین۔ پاؤن کے انگلیانکا
اور ہاتھہ کے انگلیان کا اور ڈاڑہی کا خلال کرنا۔ ڈاڑہی اور انگلیانکا خلال کرنا خواہ وسط
وضو مین ہو یا ابتدای وضو مین یا آخر وضو مین۔ **یوسف شاہ**۔ کریما بہ بخشای بر حال ما ٭
کہ ہستم اسیر کمند ہوا ٭ نفس امارہ قوی تو کردہ ٭ عاجزم عفو گناہم کردہ ٭ **یوسف شاہ**
عیش دنیا ہمہ خزان کردند ٭ کاش کہ انوری تو خر باش ٭ جوہر شناسا رفتہ ٭ در این
زمانہ بے قدران گشتی ٭

مولانا مولوی محمد یوسف علیشاہ صاحب از نام خطاب از شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ صادق علیشاہ
پر جو واقعات گذری ہین اونکی تفصیل یہ ہے کہ قبلہ گاہ میرے پانچ تولہ جو کی روٹی شام کو کہاتے تھے
اور دنکو روزہ۔ عشا کی نماز پڑہ کے پہر دن تک مراقبہ مین رہتے تھے۔ بعض وقت مجھکو اپنی بازو سلاکے
کپڑا میرے منہہ پر اڑا دیتے اوس وقت خلوت مین رہتے تھے۔ جب پچھلی پہر رات ہوجاتی تھی تو میرے
سینہ پر ہاتھہ رکھکر خوب زور سے سینہ کو دبا دیتے اوس وقت مین کانپتا تہا۔ جسوقت میرا سینکا نکالے
مین بالغ تہا۔ اوسوقت تین مہینے تک کہانا پانی نہین دیتے بہت حرارت گرمی کی چڑہ جاتی
تھی کانپتا بھی تہا ایک بازو سے دوسرے بازو پر ہوتا جاتا تہا۔ جنکی ہم نام لیوا ہین یعنی مولانا جیو میان
عبد الحکیم صاحب کے مزار پر زیارت کو گیا۔ اول رات کو ایک شخص دعوت کیا وہان کہانا کہایا اونکی
اور دن کو کلام شریف پڑہتا تہا اور رات بازوے مزار مبارک سویا کرتا تہا اوسوقت ارادہ ہندوستان
کا تہا آدہی رات انکو حضرت کا دست مبارک قبر کے باہر نکلا اور دکن کے جانب جانیکا اشارہ کیا۔
جتنے دن وہان رہا ہون۔ کہانا نہین کہایا پانی بھی نہین پیا اور ایسا بھی واقعہ میری پر گذرا کہ
تاریخ ۲۹ رمضان آدہی رات کے بعد اجالہ سفید ہوا سامنے گونڈنیکا جھاڑ تہا اوسکی اوجالہ سے

دانہ گوندیکا نظر آیی وہ او جالہ تہوڑی دیر تک رہا وہ شب قدر تھی جو اللہ نے دیکہایا۔ آگے تین سال
تک ربیع الاول ربیع الثانی مین ہر طرف مولود کا آواز آتا تہا یعنی حضرت سید الانام کے نعت کا غیب
سی آواز آتا تہا ایکرات پانی پینے لگا مین باہر نکلا تو پانی نہین تہا ۱۸ تاریخ رجب ۱۳۱۱ھ جسکو
گذر کر دو برس چار مہینے ہوی تو دہلی دروازہ کی طرفسی ایک جمعیت عظیم پیدا ہوئی اوسمین انگریزی
رسالہ بھی تہا اندازا چہہ ہزار جمعیت ہوگی بڑی ڈاڑیان والے کالے ٹوپیان اونکے سرون پر
اور ہاتہیون پر سوار تھی معلوم ہوتا تہا کہ اونمین چار قوم کے آدمی ہین جنکو تفصیل سی لکہا جاتا ہے
روہیلے۔ عرب۔ مغلون کے جہوکرے انگریز کے سری کے مشابہ تھی وہ تمام لوگ تلوار کہینچکر میرے اوپر
حملہ کرتے تھی۔ یہہ صدمہ بعد نماز تہجد دور ہوا مین ہوشیار تہا یہہ معاملہ حجرہ کے اندر ہوا۔
شاہ سعد اللہ صاحب اور مولوی عثمان صاحب یہہ دونون میرے سامنے تلوار کہینچکر کابلی لنگیان
باندہے کہڑے ہوے تھی اور دالان مین اولیا لوگ تھی بعضے سفید جبہ پہنے تھی اور سر پر سفید شملے تھے
اوس اولیاء اللہ مین سی جس کے ہم نام لیوا ہین یعنی مولانا میان جیو عبد الحکیم صاحب کو بھی
مین نہین پہچانا اور اپنے قبلہ گاہ کو بھی نہین پہچانا شاہ نقشبند صاحب کالی گودڑی سر پر
ڈالے ہوی دالان کے کونیمین کہڑے تھی اونکو پہچانا اور یہہ واقعہ قریب ایک برس تک رات
اور دن کو آوازان ہوتے تھے اگر باہر جاؤن تو بھی آوازان کرتے تھی رات اور دن نیند نہین
تھی اگر نہانیکی حاجت غنودگی مین ہوجاتی اوسیوقت نہا لیتا رات دن حزب البحر اور سورہ مزمل
و مراقبہ و اسماء اللہ و دیگر اسماؤن مین سی گذرتے تھی اور لکھو کہا شعبدہ کرتے تھی دیول کو سامنے
لاتے تھی اور سور کو بھی کہینچا تہا ایکدن تین پہر کو عصر تک ایمان کے تصوف کے احوال قیامت کے
اور بہت سی بیحساب سوال کرتے تھے اور مین اوسکا جواب فی الفور دیتا تہا بہت باریک سوالات
تھے رات کو کالے ہوکے کپڑے پہنتے تھے اور بڑی بڑی شیران تھی ایسا کہی کہ اللہ کے نزدیک ہمارا مرتبہ

انصاف ہوتا سا ایسا بھی کہا جنیت ہی مین کیا ہم شیر ہی مین جنگلی کیا تو بہاگ گیا اور یہہ کہا ہما
پاس ایسا شیر ہی مین نے جواب دیا ہم قرآن و محمد رسول اللہ کو وسیلہ رکہتی ہین اور ایک جوق
آئی مٹی کے کپڑے پہنے تھے اور کہی کہ ہم فقیران ہین مین نے کہا ہم بیر ہی اور حریف ہی یہہ سنتی
ہی بہاگ گئی اور ایسے شعبدی بہت سے گئے اور گروہ فقیر لوگ کی آئی سفید کپڑے سفید ٹوپیان
پہنے تھی اور یہہ کہتے تھے خدا تمہارا گہر سلامت رکھی تمہاری حاجت بر لاوی تمہارا ایمان سلامت
رکہے جہان اگاڑی بزرگان تھی خدا اونکا تمہارا مرتبہ کردیا اوس کے کہنے سی جی خوش ہوا اور
شعبدہ والون کے صدمے سے میرا سینہ سوگ گیا زندگی کا بہروسہ تہا اللہ کی عنایت اور مہربانی
سے ایک شخص میری روبرو سفید کپڑے سفید ٹوپی سر پر نورانی چہرہ بیٹہا تہا اور اوس کے
لباس و چہرہ موافق دوسرا شخص تہوڑے فاصلہ پر پیچہے بیٹھی تھے اور یہہ کہتی تھے یا حنان
یا منان - یا دیان - یا سلطان - یا سبحان - اور بھی اسما کہتی تھے میرے پر پہونک کے
جاتے تھی اون کے پیچہے ایک عورت بیٹھی تھی ساونلہ رنگ تہا - دیدہ بڑی موٹے دانون کی تسبیح
ہاتھ مین تھی او سیر پڑہتی جاتی تھی ہاتھ اوٹہا کے دعا کو بھی میرے واسطے مانگتی تھی اوس وقت
شفا ہو گئی اور میرے کو ہمارا معاون نے چپا ڈلے تین پہر رات تک دنیا مین جیسی چہوکرے
ہین ویسی نہ تھی دو چہوکرے خوبصورت لنگیان اور ٹوپیان پہنکر تلوون نیچے بیٹھے تھی سفید منہہ
دودہ کے سر کا پانچ چہہ شخص میرے نزدیک تھی اوس کے بعد بارہ چہوکرے گھونگر و بال ہے
قطب کے طرف بیٹھی تھے ایسے شکل والے بارہ چہوکری مقابل اون کے بیٹھے تھی یہہ جنوب کی طرف
تھے یہہ الفاظ کہتی تھے ایک گروہ نے کہا یا سطوا دوسری گروہ نے کہا یا نعوا - صابروا
یا تتوا - یا لغوا - رابطوا - واصلوا - یہہ کہتے تھی ایسا ہاہان جہلکتے تھی مین نے
پوچہا کہ یہہ کیا پڑہتی وہ کہی مقامات مظہری ہی ایسا بہت اسما پڑہتی تھے بعضی وقت جب

آنکھ جاتے تھے میرکو پوچھتے تھے مین اوسکا الفاظ و معنی بتا دیتا تہا اور ایسے الفاظ بہت سے عمدہ عمدہ بولتے
تھے دل اور روح سہری خفی اور اخفا وہ گروہ دیکھتی بولا ہمنے توپ بند کرنے تصرف رکہا ہی تمہارے
دلمین اگلے بزرگان مانند دوسرے نے بولے تمہارے ہتیار بند کرنیکو تصرف دیا ہی تمام تصرفات جو
تم دعا کرینگے خدا قبول کریگا۔ یہہ پانچ عالم امرمین ایسا درد اوٹہا جیسا بچہو کاٹے سر بکیا اور دونون
شانون مین بھی ہنگامہ پیدا ہوا دالان مین ایک گروہ بڑے بڑے جوان مداری فقیرون کی
مانند باندہی تھے ڈاڑیان بڑے بھی اور دشمن کرتے تھے یعنی پاؤن زمین پر مارتے تھی دو چار دفعہ
اودین پستان کے زار نیچی ایک رگ نکال دیتی تھے اور رگ نکالنے سے مجھی بہت ایذا ہوتی تھی شعبدہ
والے رگ سی پوچھتے تھے کہ اس شخص کا کیا مرتبہ ہی وہ کہتے تھے رگ جواب دیا کہ ماسلف مین جو
بزرگان فلان فلان گذری ہین ویسا ہی انکا مرتبہ ہی اور رگ نے میرے نازک جای کا بلیان
لیا مین پوچھا یہہ کیا ہی وہ کہا ہم تمہاری حور ہی۔ تین رات میرکو جذبہ آیا مینے اللہ کو اور مخلوق
کو ایک کردیا بعدہ اللہ کو خالق ٹہرایا اور مخلوق کو مظہر ٹہرایا اور ماسلف کے بزرگان جو گذرے
ہین اونکی وحدت الوجود بھی ہی جیسا کہ ہمارے پر گذرے اور یہہ بات نہین ہی کہ اللہ ہمارے
مین حلول کیا ہی یعنی ہمیشہ ہمارے مین ہی۔ ایسا کہنا آیات حدیث کے خلاف ہی اور ایک شب
میرے کو چیتا ڈالے سر میرا قطب کے جانب اور پاؤن جنوب رویہ تہا اونگلیان یعنی پاؤن سے
دم بھی حلق تک لائی اور حلق سی پھر پاؤن تک لیگئے مینے پوچھا یہہ کیا ہی وہ جواب دیا کہ زندگانی
مین جو فنا یقا ہوتا ہی یہی ہی۔ دلمین کچھ بات لایا وہ پہچانتے ہین یا کوئی چیز کاٹا وہ بھی پہچانتے
ہین اور ایکدفعہ نمازمین سیدھی بازو پر جیسا کوئی آدمی بیٹھے سرکا معلوم ہوا مینے توجہہ کیا
وہ دفع ہوگیا۔ اور یہہ بھی ہوا نمازمین حلق مین سانپ ڈالے ہوی کاٹتے تھے سلام پھیرتے
ہی دفع ہوگئے۔ اون آوازون کے سبب سے قوت باطن بہت پیدا ہوا اور یہہ بھی شعبدہ ہوا

کہ شہادت کی انگلی میرے طرف نماز مین پلٹ جاتی تھی تو تمام انگلیان پلٹ جاتے ہی اور جو وہ انگلی شہادت
کی کھڑی ہو جاتی تھی تمام انگلیا کھڑی ہو جاتی تھی اور ان واقعات اور شعبدونکا حال مفصل لکھون
تو لاکھہ اونٹ کے بوجھہ سی نہ ہوتے تھی اور ایسے آوازین جو مجھی سنین گئین اگر یہ گھر سنی جاوین تو
قسم بخدا تمام لوگ خوف سے باولیان ہین گر پڑینگے اور ایسے بھی آوازین ہوتی تھی چھون
جھون ھمایون ھیمون - یہہ بھی ہمارا معاون لوگ کہتے تھے یہہ معلوم نہین کہ اللہ کیطرف
کے موکل ہی سورہ مزمل کے یا حزب البحر کے آج ۹ تاریخ ذیقعدہ ۱۳۱۳ لغایتہ تک آوازین اور وسوسہ
ڈالے جاتے ہین اون آوازون سے مجھی لرزہ ہوتا ہی اور ذکر شغل کے جو مقامات ہین اوپر کھینچے ہین اور
پیشاب پائخانہ بند کرتے ہین صفرہ اور یہ دماغ کے چڑھتے ہین اور جو نماز عبادت کرتا ہون اوسکے
الفاظ خلاف بولتی ہین جس سے میری نماز اور عبادت مین خلل ہوتا ہی اور یہہ بات پر خوش ہوتا ہی کہ
نماز نا پڑھنا لوگون سے لڑو اور غیبت کرو جو لوگ میرے ہین نماز مین عبادت مین اور خالی وقت
سامنی لاتے ہین ذکر کیوقت اور اللہ کو اور رسول کو اولیاء اللہ کو بد بولتی ہین جو اسکا شعبدہ اور
عمل چلتا ہی بچی ہو یا عورتین ہو یا مردان ہو باتون کے اون کے بدلاتے ہین اور ڈھول ہو یا
نقارہ ہو اوسی باتان مخالف کرواتے ہین یہہ باتون سی عبادت مین خلل ڈالتی ہین ہر وقت وسوسہ
ڈالتی ہین اور عبادت مین چھوٹی آواز کو بلند کرتے ہین اور بلند آواز کو چھوٹی کر دیتے ہین اور جس وقت
مین نماز مین ہو یا خالی وقت دم روک لیتا ہون اوسوقت اونکا عمل نہین چلتا اور یہہ مضمون جو
لکھا ہون جو صاحب ملاحظہ فرماوینگے تو دعا فرمانا میرے حق مین کہ خدا اسکی بلا دفع کرے مین
پہچانا کہ اور یہہ دشمن ہمزات یا شیطان ہی اور اوسکا جو عمل ہی رطوبت کے سبب سے ہی اور صفرا اور رطوبت
و بلغم یہہ پیدا کرتا ہی اور مضمون جو لکھا ہون قرآن کی قسم ہی جو مسلمان ہی شک نہ لانا اعتبار کرنا
اور یہہ بھی قسم کہاتا ہون مسلمان ہو یا کافر ہو یا نصاری ہو یا یہود ہو تو اسکی مکاری کی سلسنی انسان

کی مکاری خنّاس کے موافق ہی اور سب کی مکاری کے سامنی بیت۔ دشمن خدا و رسول اولاد بر جسم گشتی
وسوسہ پیشہ او دشمن دین گشتی، جو دشمن قوی ہی وہ خناس ہی جو ایمان خراب کرتا ہی وہ خناس ہی
جو کوئی امن چاہتی ہین اس بلا امن چہنا جو کوئی دعا مانگتا ہی امید کی رحمت چہنا۔ مترجم فصوص نے
لکہا ہی اور نقل کیا ہی عبدالکریم جیلی سی۔ عبدالکریم جیلی ایسا کہتے ہین کہ عناصر جوہر بے کیف ہی
اور کہی ہین کہ عناصر کا عرض ازل ابد ہی یوسف شاہ معنوی جواب دیتا ہی کہ عناصر عالم خلق ہی اور
بے کیف نہین ہی اور عرض دو قسم پر ہی ایک قسم یہہ ہی جیسا آدمی کی سیاہی یا سفیدی اسکو قائم
بذات کہتی ہین جب آدمی مر گیا تو وہ رنگ نہین رہتا ہی یا علم صفت عالم کی ہی عالم مر گیا تو وہ علم
نہین رہتا ہی۔ اور دوسرا قسم یہہ ہی عناصر ازل ابد عرض نہین ہو سکتا ہی کیونکہ ازل کو ابتدا نہین
ہمیشہ ہی اور ابد کو انتہا نہین یہہ عناصر طول عرض رکہتا ہی جیسا پانی ہوا مٹی ہوا آگ ہوا اس کو
فنا ہی اور آدمی اس سے بنا ہی۔ اور آدمی کو بھی ابتدا انتہا ہی یہہ عناصر اللہ کا عرض ٹہرا ہی تو اسکو
فنا ہی تو اللہ بھی فانی ٹہرا نعوذ باللہ من ذلک مترجم نے ساتوین باب مین دل روح سری
خفی اخفا یہہ پانچ کو عالم امر کہتے ہین یہہ بے کیف ہین اللہ تعالی نے بلفظ کن پیدا کیا اللہ نے
آدمی مین امانت رکہا ہی اس سے ذکر و شغل ہوتا ہی۔ مولوی یوسف شاہ معنوی کہتا ہی کہ خالق نے
پیدا کئی ہین یعنی اللہ نے اور یہہ مخلوق ہی تو مترجم نے اخیر مین یہہ بھی لکہا ہی کہ آدمی مرجاتا ہی
روح بھی ساتھہ جاتی ہی مسلمان ہو یا کافر ہو روح جسم سی جدا نہین ہوتی ہی تکلیف ہو یا راحت
ہو جسم پر اور روح پر گذرتی ہی کوئی شخص قبر پہ مسلمان ہو یا کافر ہو مردہ پہچانتا ہی کہ فلانا شخص ہی
ایسا حدیث مین آیا ہی کہ حضرت رسول خدا تشریف لیجاتے تھی ابوجہل کی قبر راستہ پر تھی
حضرت نے فرمایا اب مزا اسکو کیا حال ہی صحابیون نے پوچھی یہہ پہچانتا ہے آپ کو حضرت نے
فرمایا تمہارے سی زیادہ جانتا ہی۔ اگر تم بولتے ہین جو آدمی مر جاتا ہی روح ساتھ رہتی ہے

اوسکو عذاب دیتے ہین وہ روح کافرین بھی ہی جو مسلمان اور مستحق عذاب ہے اوسمین بھی ہی یہہ لوگ دوزخ مین جائین گے تو خدا نے بھی ساتھہ جائیگا نعوذ باللہ منہا۔ مترجم نے روح کو عالم امر مین داخل کئی ہین تو یہہ آپہی تناقض کیا ہی وہان حادث کہتے ہین اور یہان روح اللہ کہتے ہین تو روح حادث ہی اور آدمی بھی حادث ہی حادث حادث کو دیا۔ صحیح اسمانی فرشتے رسول خدا سے تین سوال کئے وہ قصہ لکہنا طول ہوتا ہی تو حضرت نے دو سوالونکا جواب دیا تیسرا روح تہا اوسمین تامل فرمایا حضرت جبرئیل نے اوسیوقت یہہ آیات لایا۔ ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی یعنی روح اللہ کے سے پیدا ہوئی ہے اور آدمی کی زندگانی اسی روح سے ہی جو ہر بے کیف ہی اور اپنے گہر کو بھی آتی ہی اور اقارب کو بھی جانتی ہی اور آدمی مر گیا وہ روح سیر کرتی ہی تو خدا کیسا ہوتا ہی ایسا کہنا کہ روح آدمی مین خدا ہے خلاف شریعت ہی آدمی کی روح کو خدا بولنا خلاف شریعت و آیات حدیث سے بولنے کو سب کا اختیار ہی۔ بیت

یوسف شاہ روضہ گلشن ہے جاوید منست ٭ اندرین خانہ تاریک نشینم چہ کنم ٭

رباعی

یوسف شاہ طالب خدا گشتی ٭ کہ دیدم آشنا در خود
بہر سوئے نظر کردم ٭ ندیدم ما سوا در خود

رباعی

رضینا قسمة الجبار فینا ٭ لنا العلم للہ عدو مال
لان المال یفنی عن قریب ٭ ولکن علم باق لا یزال

تمت تمام شد کار من نظام شد — بتاریخ ۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۳ ہجری

بیت خواجہ حافظ رح

ساقی حدیث سرو گل و لعل میرود | این با صبا تلاثہ غسال میرود

مولانا مولوی یوسف شاہ معنوی خطاب صادق علیشاہ مالک قاصد مختار رہبران میرود سا این ثلاثہ پاکان دشمن خناس میرود۔

عمل مولوی یوسف شاہ معنوی برای مقاصد دینی و دنیوی

معوذتین یعنے قل اعوذ برب الناس و برب الفلق (۳۰۰) اور آیۂ کریمہ
وقل رب اعوذ بك من همزات الشياطين واعوذ بك رب
ان يحضرون ۔ (۳۰۰) مرتبہ اول و آخر ۱۱ بار درود شریف پڑھکر عمل مذکور پڑھین برائے دفع آسیب و سحر و دفع جمیع امراض پڑھکر دم کرین بفضل خالق انس و جان شفائے کل حاصل ہوگی۔

خدا د رسول کہ چون دشمن خناس گشتی
وسوسہ پیشہ او دشمن دین گشتی

ضمیمہ

جسنے پیدا اگر کیا ہے اوس سے دور پہرتے توکیون
خاک سے وہ پیدا کیا ہے پہر غرور کرتے توکیون

الوان نعمت وہ دیا ہے سرکشی کرتے توکیون
نابود با روح کیا ہے پوجھہ بت کرتے توکیون

جسنے عشق تجھکو دیا ہے اوسکی عشق چھوڑتے توکیون
ساقی میخانہ وہ ہے پیاسہ پہرتا ہے توکیون

حاجت برآر مختار وہ دوسرے کے پاس روتے توکیون
نزدیک تو ہے جام ساقی سینہ خشک پہرتے توکیون

یوسف شاہ سیراب ہوا ہے از رو پہرتے توکیون
یار ہے نزدیک تو از یار دور پہرتے توکیون

کہینچا قلم میم اول ظاہر ہوا نور محمد صلو سلام علی محمد
میم دوم بالاے عرش ظاہر کیا تصویر محمد صلو سلام علی محمد

پہر ہر طبق کہینچا نقش مبارک شاہ محمد صلو سلام علی محمد
جو کتب تھا یا ملل منسوخ کیا تلوار محمد صلو سلام علی محمد

نور سے وہ پیدا ہوا وحدت مقام محمد صلو سلام علی محمد
عجب اوجالا دو جہان مین کر گیا نور محمد صلو سلام علی محمد

کیا لکھیگا کوی قلم نعت بیحساب ہے دام محمد صلو سلام علی محمد
عجب نقاش زیبا کیا آئینہ صورت محمد صلو سلام علی محمد

محرم راز حرم یہہ راز مبارک محمد صلو سلام علی محمد
بہیجے گیا پیش کش درود ہے امر حبا محمد صلو سلام علی محمد

کامل نقاش بنایا دلبر نور محمد صلو سلام علی محمد
نقاش تا ہنر ظاہر ہوا سنگت گیا سا محمد صلو سلام علی محمد

ہمراہ ملائک یا خدا بہیجتے درود علی محمد صلو سلام علی محمد
دین الگ سچا ہتے ہو تم گرو سعد درود علی محمد صلو سلام علی محمد

یہہ زمانہ ہے آخر کسکو نہین خوف خدا یا محمد صلو سلام علی محمد
شرم و سخا انصاف وعدہ گیا نزدیک زنا نہ محمد صلو سلام علی محمد

نفسی نفسی ہوگیا دوستی وفا بھی اوٹھ گیا محمد صلو سلام علی محمد
فریب و جھوٹ حرام اغار چاہو مان رب محمد صلو سلام علی محمد

یہہ زمانہ کیا چلا کوی دستگیر کسیکو نہین محمد صلو سلام علی محمد
لوگ ہو گئے دنیا پرست اور چھوڑا راہ سرار محمد صلو سلام علی محمد

یوسف شاہ مغز پکا یا کون ہے عاشق سروار محمد صلو سلام علی محمد
صاحب غرض لوگ ہو گیا پہر مین پکڑا دامن محمد صلو سلام علی محمد

غزل

جو کہ معشوق اس حجاب کے پردہ مین تھا
روح الامین کو بھی وہان پر کچھہ مقدور نہ تھا

نور احمد بذاتہ نور محمود مین تھا
ہر دو بلفظ جدا ہے فی الحقیقت نہ تھا

تجلی یار نے دیکھایا وہ کوہ طور مین تھا
کوہ طور سرمہ ہوگیا موسی با ہوش نہ تھا

جو کہ مقصود رب ظہور نور احمد کا تھا
کلمہ پاک مین معشوق عاشق بھی از یک جدا نہ تھا

طرفۃ العین کہ نزدیک تر قاب قوسین سے کے ہوا
عاشق معشوق واحد ہوا پھر کچھ دوئی نہ تھا

جو کہ ہادی شریعت باطریقت شاہ نقشبند ہوا
راہ رسول مین اکمل تھا منزل حق دور نہ تھا

نگاہ شاہ ہمیشہ جو لامکان مین تھا
لفظ اللہ نقش دل تھا وصل حق دور نہ تھا

زیبا لباس تشرع نقشبندیان کی ہے
شہنشاہان جہان ہیچ قرب حق دور نہ تھا

راز باطن کا جو حاصل کیا وہ دل سے تھا
نحن اقرب مین نگاہ تھا راز حق دور نہ تھا

چہ عجب طایفہ جلد رو پونچ لامکان مین تھا
قالب زبان ہیچ حرکت روح بیجولان نہ تھا

جو کہ اسرار ربانی شاہ سعد اللہ مین تھا
فیوضات وہ مثل دریا از خدا جدا نہ تھا

شاہ سعد اللہ کا مرتبہ قطب الافراد کی تھا
مختص بروح رحمانی قطب حق دور نہ تھا

فیوضات شاہ پیر اکمل غلام علیشاہ سے تھا
سینۂ شاہ دریا فیوض غرق رحمت لقب سے دور نہ تھا

نقشبندیان ظاہر با خلق باطن بار از مین سے
پنہان راہ سے قافلہ کو پہنچا یار راہ حرم دور نہ تھا

معز علوم ظاہر راز باطن یہہ سب قرآن سے ہے
روز محشر حق باطل کو جدائی فرقان سے دور نہ تھا

چشمک کے مار سے بھی جلد پہنچا قوسین کے تھا
عاشق معشوق واحد ہو اسکو معلوم نہ تھا

یوسف شاہ فکر گناہان بے حساب سے تھا
قطرہ رحمت اوپر پڑا ہونا بھی دور نہ تھا

غزل

اول آخر ظاہر باطن صفت نور نبی
نبود مکان ومکین بود وجود نور نبی

سرور کائنات معدن اسرار ربی
ایجاد شوکت دارین سبب نور نبی

معراج موسے بکوہ طور بلند تر اینی تو
لی مع اللہ کہ وقت بود واصل نور نبی

فخر عرب عجم گشت لولاک تاج نبی
ہم شفاعت کوثر رحمت مبارک نور نبی

هر دو بوستانه وحدت آیینه نور نبی
هر دو جهان نور گرفت از بهر نور نبی

سر تا قدم معطر بود سید شاه نور نبی
ز فرش تا بالای عرش مقام نور نبی

یوسف شاه تو جمال دید و بود نور نبی
کوه گناه تو خشک کرد یک قطره نور نبی

غزل

تا شد دنیا دار الفنا رفتن آخر دار البقا
ساکن بهشت آدم حوا بیرون آمد از بقا

مهمان آدم در دنیا رفتن آخر دار البقا
آدم کجا دنیا کجا آدم آباد کرد این دنیا دنیا جا رفتن آخر دار البقا

قارون با گنج و غنا ویرانی آمد از کجا
چون پادشاهان موت و فنا رفتن آخر دار البقا

چه انبیا چه اولیا خاصان درگاه خدا
چون دید دنیا دام ما رفتن آخر دار البقا

نے شاه ماند در جهان نے آسمان باید قرار
نے شمس مه ماند ضیا رفتن آخر دار البقا

تخت سلیمانی کجا شب و روز رو دو ماه را
تابع طیور جن و هوا رفتن آخر دار البقا

سکندر بحشمت مال و جاه نارو نکرد تیر قضا
روی زمین او بادشاه رفتن آخر دار البقا

دانست یوسف شاه کجا علام شیخ سعدیا
تا در داو شد لا دوا رفتن آخر دار البقا

غزل

اگر تو عشق نه داری نشان کن لامکان ویرا
الف بر لوح دل کن نخواهی ما سوا او را

بده ساقی شراب عشق که باشد مست تر بامی
آیینه با شفاف او کردم آرا و بدرنگ خود را

چه نسبت صورت خاکی که عاشق بر جمال یار
اگرچه صورتم خاکی ولے داد عشق ما را

اگرچه ما عدم بودم نگاه مهر گرد ما را
پری رویان نه دنیا گشت که حسن داغ یار آشنا

با واز خوش الحان مطرب آرد جوش محفل را
نه صبر خواب خور دارد که دارد عشق جانان را

اگر سالک مکمل بود بصیر و بصیر یک باشد
سخن بستان کجا داند که باشد طفل مکتب را

متاع از دوکان عشق خریدم با جگر خونے ‌ ‌ اگر ظاہر کنم این راز شتر آرد برقص اورا

یوسف شاه الفاظ شعر تو فی معنی زر بتن ریختن
اگر خوانے بذوق شوق بحال ارند اہل اورا

غزل

سوائے دور کن ہر دم بیاد یار شو بیہوش ‌ ‌ دنیا دانہ ام شد بذکر یار شو بیہوش

دوئی را خود بخود سازی شہود یکتا پوش باہوش ‌ ‌ قیام دین و دنیا شد کہ طہ لیسین لقب باہوش

وجود عارف رباب شد یقین جام نوش مدہوش ‌ ‌ رگ جان مثل تاران شد آواز ملک بیہوش

یوسف شاه احباب دور افتند
کہ از بازگشت نیا مدہوش

غزل

تقدیر ظہور اثر کرد پریشان شدم ‌ ‌ خال جانان نمود ار گشت گرفتار شدم

تیغ معشوق کشیده عاشقان کشته شدند ‌ ‌ خون خود کرده تسلیم که فدا یار شدم

دلبر حسن نزدیک کرد ہر کہ خواہان شدند ‌ ‌ منصور را چه قصور بود بر سر دار شدم

دلبر با مہر نگہ کرد بیدلان جان نثار ‌ ‌ نقاب نمودم گون گون رازدار شدم

عمق دریائے حقیقت کہ بے پایان شده ‌ ‌ اختیار کشتی بدست یار پایدار شدم

صیاد باز بیا نگارد کر صیاد چه کنم ‌ ‌ که از نہان اشاره کرد مال دار شدم

شب لباس عاشقان عاشقان زنده شدم ‌ ‌ مردان ماد رہ در روز بود شب جاندار شدم

یوسف شاه دام ازل الست گرفتار شده
غالب تقدیر بر تدبیر کے رہا دار شدم

غزل

دل مکن ستادان ہا سود دنیا ‌ ‌ راه خطر در پیش است تو کن نگاه

دل پراگنده تو اے عزیز
رازق مطلق قوی دان کن نگاه

باغ دنیا تازه تر زیبا تر دو روز
پس خزان ویران کند تو کن نگاه

گرچه آید پیش تو سخت تر بلا
از کسے شو نا امید نزدیک حاضر کن نگاه

جوهر ایمان صبر است گر صحیح است دا رول
درآخر میوه از خور شنک نیاری کن نگاه

در بدر آنکس دو دیار از نگاه خود دور کرد
بر در خود کرد ساکن چون باور کردی نگاه

یوسف شاه دشمن قوی دام دنیا هست دام تو
غم مخور محبوب تو نزدیک کردی تو نگاه

غزل

گهے بالائے وصل تو نشینم
گهے آلوده خاک خود به بینم

گهے تو قبض بست کرد مارا
گهے زنده مردن خود به بینم

گهے قامت خودی مارا نمودی
گهے خنجر بدست خون بینم

گهے مارا نگاه مهر کردی
گهے آلوده هجران زخم بینم

یار ما در خانه ما کردم فراموش
ازان افسوس هیهات خود به بینم

گهے شرشار ستم حال مارا
گهے از عمر خود بیزار بینم

یوسف شاه در فکر وصل گشت رنجور
شفاء وصل یار سکے وصل ہسینم

غزل

دل شیدا به تمنائے ما سوا چه برم
آه افسوس زعمرم بما سوا گذرم

دل نالان مثل پروانه بصحرا چه برم
دل مارا صیاد بند نقید دام گذرم

تاراج کرد دلبر ما دل بے یار چه برم
مرض عشق دل خون کرده به هجران گذرم

دل ما را بدست یار صبر و آرام چه برم
پوشیده یار رو به نقاب بے نشان چا گذرم

یار با هم در یک لباس وجود نمیر چه کنم
همیشه یار نشین با یار امحش چه کنم

بر لوح ما قامت یار یگانه حال کردم
حال با مثل منصور گشت راز نهان کردم

یوسف شاه یار بند کرد سر بالا حیر برم
گوشش چشمان محنت کشید سر در گریبان گذارم

غزل

بر دلم نقش الف کرد سوای یار نکرد
هر آنکه در هر طرف سوای یار نبود
استاد تعلیم الف کرد حرف دگر نداد
دفتر علم گرچه بود استاد دیگر نبود

مرا صیاد بند کرد باز رها نکرد
شاید ازل نوشته بود مقسوم دیگر نبود
نقاش ما خود دلربا صنم دیگر نبود
مرا طلب گوهر بود گوهر دیگر نبود

یوسف شاه دام قبول کرد ازین خوشتر نبود
مرا تلاش صیاد بود صیاد دیگر نبود

غزل

حکیم گفته است قلم با شاه جانم
چون مر رزق در ازل کاتب نوشته است
چه مردم بی قلم هم اغنیا است
بسیار اقوام رزیل هم اغنیا است
بعضی را تاج شاهی خدا اعطا کرد
ذی روح را رزق بی احسان کفیل است

که دارم من قلم قدرت نهانم
چه رزق بر قلم موقوف چه دانم
وجوب رزق بر رحمان میدانم
غنی از تاجران چوب دار دانم
هنرمندان و دانشمند او محتاج دانم
که رب عالم قوی رزاق دانم

یوسف شاه دانستی رزق از کجا است
خدا رزق میدهد من خوب دانم

غزل

مرا بخشنده ساقی بلقین جام تا و لها — خمار از ذوق آسان بود و لے دشوار دلها
بباد صبحدم بخشاد رونق عقده گلها — ز خندیدش بوئے خوشبو غبار دور کرد دلها
به عشق می لباس تنگ همیشه مست حال باشد — نجات یابد ز اغیار که دو افتاد در دلها
دل ما را بدست یار چه صبر و چه آرام هر دم — ندا هاتف ز غیب وا داد که کوچ کرد منزلها
بروز و شب بیا رفتن آخر منزل بگرداب — چنین گرداب سیلاب شب که وحشت کرد محفلها
اگر گویند زر ندی من که رندی یکسان باشد — چه پروائی ز عار خلق توئی مفتاح مشکلها

یوسف شاه قربت خدا خواهی خاسے ز بیداری
اشتیاق لیل و نهار کن که وقت نقد حاصلها

غزل

تبارک بخت یاور دارم امشب — نگاه مهر کرد دلدارم امشب
جمال یار دیدم حمد کردم — بشکر الله مدام سرشار دارم امشب
مرا بار از خود چون زنده کردی — مرا سرشار کردی ساقی امشب
انا الحق در ازل بود نقش منصور — چه منصور میوه دار کرد رازم امشب
ز منصور راز پنهان آشکار شد — صدا منصور گشت از رازم امشب
نقاش نقش منصور کرد مشهور — که منصور کرد برادر نقشم امشب
نقاش نقش منصور کرد مشهور — که منصور چون زیر کرد نقشم امشب
شعاعے هر طرف حلقه مرا کرد — چه دیدم رو نمود شب قدرم امشب
توئی محسن به نعمت من گدایم — ز احسان ده مرا یک قطرم امشب
که اسرار از فاش منصور کردی — که او بر دار گشت از سترم امشب
انا الحق در ازل بود نقش منصور — که منصور را جلا دگشت نقشم امشب
یوسف شاه کردی فراهم زنده مرد ند — پناه اندر بقا دانستم امشب

غزل

مرا خال سیه جانان دگر خال نخواهد شد
هوای زلف دام است این دگر زلف نخواهد شد

مرا عهد میثاق بستند خلاف وعده نفرمودند
نوشته در ازل ثبت است تغییر تقدیر نخواهد شد

چه تصویر در دل مجنون سوا لیلی نخواهد شد
هزار عاشق شود لیلی دگر نقش نخواهد شد

شریک شود در صف مذنبان بیا شامد زمی خون باب
شهنشاه تو بی لشکر بمال و جاه نخواهد شد

چه روی مهر دیدیم طلوع صانع از وطن
رموز معشوقی دارد دگر معشوق نخواهد شد

مرا نقش ازل در دل خناس شود یکجا زایل
از و تحریر مقسوم شد کم و بیش نخواهد شد

زهی لمع سحر خیزان او از لوح چنگ شد
دزد باده ز میخانه بجز مستی نخواهد شد

لب لعل شکر خارا به حسن محبوبان یکتا
بهر جانب نگاه یکسان دگر سلطان نخواهد شد

یوسف شاه می ساقیا نوشی اثر زایل نخواهد شد
ز تاثیر دلم مجروح صحیح سالم نخواهد شد

غزل دیگر

هر شب بخیال رفت که صیدم بدام شد
عمرم تمام رفت فراق تو دام شد

عاشق جمال دید سرگردان محو شد
قضا قدر صبا دکه صید بدام شد

شعاعی عکس آمد زبالا نگاه شد
زنجیر محبت بست که خفتن حرام شد

آتش بر وگلزار که باغ او حرام شد
المنة لله که نگهبان مدام شد

رفتم در کوی دوست که یابم ز روی دوست
نیابم نشان مکان جگر خون دوام شد

هر شب به تمنا وصال رفت مقام شد
طاقت بشری رفت که سودای خام شد

یوسف شاه قدم براه بزرگان گذشته داشت
لغزش چنان گرفت که خادم خدام شد

غزل دیگر

زاسرار الہ دلبر مرا بست | نقاب نور بود دلبر مرا بست
جمال از نقاب دلبر برآمد | بہ شکر اللہ زبان جاری برآمد
چہ وقت نقد حاصل او نبود | ثمر از باغ وصلش او مرا بست
انا الحق نقش منصور کرد دلبر دار | جلا داین نقش گشت او مرا بست
انا الحق نقش منصور را بقا گشت | چہ نقش را بقا دارد مرا بست
سجان خود مبارک باد کردم | چو دیدم کوکب طالع مرا بست
اگر دلبر بچشم خود ندیدم | شعاع ہر طرف نزدیک مرا بست
توئی دریائے رحمت من غریبم | ز رحمت تو امیدوارم مرا بست

یوسف شاہ در زندگانی مقرب تو شد
از ین مردن لقا آمد مرا بست

غزل

ملائک عاشق جانان اشک ریزان نہ زدند | آدم از خاک برآورد در سجانہ زدند
فرمان بردار حرم واقف اسرار ملکوت | سجدہ آورد با آدم در شکرانہ زدند
شکر اللہ کہ نگاہ خاص بہ پایان رسید | مبارک باد حوریان رقص غلمانہ زدند
عشق آدم در ازل بود در سجانہ زدند | آدم از خاک برآمد در مستانہ زدند
ہفتاد و دو فریق شدند گم براہ رویم | راہ گلزار ندیدند راہ بیابانہ زدند
امانت بار دشوار بود بر زمین و سما | ظلوم و جہول نوشتہ بود و حمل انسانہ زدند
مرض عشق جگر خون بہ ناخوش کرد | ہمچو رخسارہ دلبران با خسرانہ زدند
اگر بعقل و تدبیر من براہ ندیدم | تقدیر بیراہ عدم کہ و بیگانہ زدند
آتش عشق با گرم بود نسبت با یار چہ بود | آتش عشق شعلہ بر سوختن پیمانہ زدند
اگر دریائے عشق بے انتہا پایاب شدم | خنجر ہجران بخون آلودہ ستمگار زدند

اگرچه عشق سیلاب بود من طلبگار شدم ‏ یار را خود لیست وفا ه نزدیک اشاره زند

یوسف شاه لب نقاب اشد رخ با یار شدند
یافت امان ز اغیار که ویرانه زندند

غزل

عاشقان در قفس یار گرفتار شده ‏ عشق قلیست که منصور بر سر دار شده
شمشیر آلوده معشوق عاشقان گشته شدند ‏ کفن آلوده بخون گشت عجب راز دار شده
چونکه معشوق عاشق هر دو که با راز شدند ‏ نه رسول و ملک واقف این راز شده
بیدلان گوهر نایاب که سرگردان شده ‏ در بحر راز غوطها خورد طالبان یار شده
هادی ظاهر و باطن شاه نقشبند شده ‏ پر تو فیض جهان گرفت شاه سالار شده
نگاه شاه همیشه تا لامکان شده ‏ لفظ الله نقش دل بود وصل یار شده
مجنون عاشق لیلی دیوانه حال شده ‏ لیلی از دست که رفته پشیمان انکار شده
عاشق راز الهی چون بیزوال شده ‏ نحن اقرب مژده نعمت جاویدان شده
بیدلان دلبر کامیاب که سرگردان شده ‏ عشق راه توصل گشت عاشق غرقاب شده
حسن یوسف ز ازل بود ماه کنعان شده ‏ سرور ما رحمت عالم ماه جهان شده
زلیخا عاشق یوسف که بی حجاب شده ‏ عشق هادی زلیخا زبت انکار شده

تا بینا بود یوسف شاه سخت حیران شده
فضل حق گشت ز نقشبند بصر دار شده

غزل

طالب دیدار چه پروا قصر جنات شده ‏ دوای وصل هیچ نیست که خونخوار شده
درد غم یار که خورده دل ناسور شده ‏ طبیبان را علاج او مقصور شده
دام معشوق که عاشق چه گرفتار شده ‏ عشق قلیست که منصور بر سر دار شده

شمشیر آلوده معشوق عاشقان گشته شده   کفن آلوده خون گشت عجب از دار شده
طالبان گوهر نایاب که پریشان شده   غوطها خورده دریا غواصان پار شده
هادی راه شریعت و طریقت شاه نقشبند شده   در راه حق مستقیم بود وصل با یار شده
بیدلان دلبر کمیاب که سرگردان شده   عشق راه توصل گشت عاشق غرقاب شده
زلیخا عاشق یوسف که بی حجاب شده   عشق هادی زلیخا که تاجدار شده

یوسف شاه در طلب وصل سرگردان شده
نگاه مهر دلبر گرد وصل با یار شده

غزل

خمار عاشقان کردی   عندلیب شیدا کباب رفتی
که سوختن بیزوال کردی   به امید باوصال رفتی
که دام اندر قفس داری   بزنجیر بندیان رفتی
ریشه ریشه جانگداز کردی   بجشن دلربا رفتی
که حسن مالامال داری   صدف پر درغنا رفتی
منور اندر نقاب کردی   عاشقان قربان عید رفتی
زندگی عیش بیقرار کردی   عاشقان تو در امید رفتی
تو حال معشوقی داری   بیدلان را گریه حال رفتی
ماهرویان منظور خود کردی   بدام ناظران رفتی
حقیقت راه از مجاز گشتی   بیدلان وصل حق گشتی
کرشمه نازنین داری   به نور نسیم شب رفتی

یوسف شاه حال جرس داری
بیک نقطه نواز رفتی

غزل

نابینا چشم شدم و بے جهے دلدار ندیدم — قد و قامت نه طول و عرض فی‌الدار ندیدم
نقاب روئے و کشیدی قرار دل ندیدم — دل مار لبدست بار صبر و قرار ندیدم
شمشیر تو جوہر آلوده خون دار ندیدم — کمر بسته بخون من جلاد تر ندیدم
قمریان باغ تو گرفت رہا دار ندیدم — نخل محبت تو نهان بر ظاہر اثر ندیدم
گویا منصور با انا الحق پوشیده راز ندیدم — محو در ذات گر نبودی بر سر دار ندیدم
بلبلان دام ازل بست گله صیاد ندیدم — گر ندیدی زلیخا نور گرفتار ندیدم

یوسف شاه از غایت شوق وصل یار ندیدم
تا قیامت نشود وصل دیدار ندیدم

غزل

خال معشوق عجب مخزن اسرار شده — زیبا نگار تماشه عاشقان شده
ابروے چشم تو عجب کمان ہلال شده — ریز د بالا ہمه عالم کل خریدار شده
حسن معشوق بنبیظیر او بیزوال شده — ہر دو عالم بجان خود بر او نثار شده
عشق منصور ز ازل بود گرفتار شده — غوطه او خورد و فنا فی الله کسعد یار شده
ماه جبین ریز عجب صباح شده — نه تاب حسن تجلا قدرت نما شده
تیر مژگان صنم عاشقان نشان شده — بلبلان کشت شلح لاهوت که فدا یار شده
در مکنون صدف طلعت انکشاف شده — چو نور او شمس و مهتاب جمع در حجاب شده

یوسف شاه زخم ازل خورد که رنجور شده
دوا ہیچ ندیدم مرہم یار شده

غزل

بلبل عجب به تماشائے چمن خاک شده — عمر تمام بسر رفت که حیران شده

خنجر هجران چون آلوده زخم حال شده
عاشق با خون آلوده پریشان شده

عاشقان مے ساقی نوشید فدایار شده
رو بکعبه آورده فنا فی الذات شده

شه سوار بیک قدم ملاقی راز شده
فرق احد احمد نبود که یکذات شده

قرب موسی رویت یار لن ترانی شده
رخ دلدار طلوع کرد کوه طور خاک شده

حسن یوسف زازل بود ماه کنعان شده
ظهور حق زلیخا دید کفر اسلام شده

عشق منصور حقتعالی بود بر سر دار شده
محو در ذات احدیت در حسبت بار دار شده

یوسف شاه موج دریا ز دگه گریه حال شده
هجران خون جگر سوخت نابینا حال شده

غزل

دار دنیا جائے فانی معشوق صیاد من است
دام ازل گرفتار کرد تدبیر رها چه کنم

باغ دنیا تر و تازه جا ویران من است
طالبان در کشتی نشست ملاح خدا چه کنم

گلزار باغ عاشقان و گلستان من است
چمن اوم غزار بود یا دیگر چیز چه کنم

بار گران بر پشت ما یار وفادار من است
جانان امید باد او دهشت دارم چه کنم

تجرید دست بما داد و جا لامکان من است
من طلبگار حقیقت وصل عریان چه کنم

یوسف شاه روضه گلشن جا جاوید من است
اندر این خانه تاریک نشینم چه کنم

غزل

دل نالان تجھکو صیاد نے بند کیا کیا ہی
یگانگی مین جب کہا تجھکو فریاد کیا ہے

کوئی نزدیک ہو یا دور تجھکو پروا کیا ہی
یگانگی مین جب کہا تجھکو فریاد کیا ہی

گل گلشن کا تماشا تجھکو دیکھنا کیا ہے
تجھکو نزدیک ہی دلبر پھر دور کو دیکھنا کیا ہے

تیر و تلوار تجھکو نگاہ آہ کا محل کیا ہے
جس کے آغوش مین یار ہا درد و الم کیا ہی

تجھکو غم لیسے قتل کر گیا بیداد کیا ہی
تقدیر قضا اوسکی رضا کسکو فریاد کیا ہی

تصویر یوسف دل زلیخا مین چھپا کس نے
زلیخا وصل یار ہوا بت پرستی کیا ہی

یوسف شاہ یار کی انزروے مین پھر رہا کیا ہے
دل مین صنم کو چھپایا پھر دوسرا یار کیا ہی

غزل

کوئی کیا کرین گے سرنوشت تقدیر کاتب نے لکھا
تدبیر نے بہت سا کچھ کیا سودا خام کیا

باغ جانا مین کوئی رہا پھر رہا دار نہ رہا
زنجیر محبت دلکو باندھا خفتن حرام کیا

کوئی چلا یا کشتی جنگل مین پایدار نہ رہا
جیسے دریا مین چلایا وطن دوام کیا -

دنیا دون مین لیسے دھوکے کوئی سامان کیا
دلربا اپنی عاشقون کو شب بدام کیا

سپرے قالب تمام وجود جنگ و نباب ہوگیا
صدا وجود سی آرہا جا ویدا نعام کیا

یاد جانان مین رات دن کوئی دمیدم نہ رہا
غافل زنار دل کو باندھا کفر مقام کیا

یوسف شاہ خوش نصیب ہی یار دکنار مین رہا
جب دلربا نزدیک رہا بقا قیام کیا

غزل

چمن ہین پہ پکار ہی کہ سرور حمت عالم ہی
انبیا اور بادشاہان مین سیدا سب کے عالم ہی

کہ قران نعت خاتم ہی سرور ہاشمس محکم ہے
عاشقان ہا نند رحیان ہین محمد شفای مرحم ہی

دہشت کنجی کلمہ ہی شافع کوثر کہ قاسم ہے
اہل بیت اصحاب کو کبری ہنما تعطیر عالم ہی

بادشاہانکو ملک حکومت ہی ابتو جا خاک نشین ہین ہے
عمر دنیا چند روزہ ہی جو مزہ ہی فقیری مین ہی

جسکو خواب تھی شش پلنگ پر ہی بستو آخر لحد مین ہے
اعتبار سردار فنا مین ہی فقرا امر بقا مین ہے

شرع زیور نقشبندیان کو تو
واصلان در راہ حق مین ہے

یوسف شاہ عمر عبث کھو یا
اب تو افسوس پشیمانی مین ہے

مولانا رومی میفرماید

گر نبودے ذات حق اندر وجود | آب و گل را کے ملک کردی سجود

یوسف شاہ میگوید

اگر بجائے ذات حق کے لفظ امر حق ہوتا بہتر تھا او کہتا ہے کہ اندر کے جائے بر
یا ان وجود ہو تو اچھا ہے اگر کوئی کہے کہ اللہ کی ذات آدم علیہ السلام میں تھی
تو یہ خلاف آیات و حدیث ہے وہ آیت یہی ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ
اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ تا آخر آیت۔ اگر ذات سے مراد امر حق ہوئے تو مناسب
ہے۔ مولانا یوسف شاہ معنوی با ملائک چون خطاب آمد ز حق۔ سجدہ کردی لآدم
یا امر حق مگر بظاہر این سجود از رمز حق۔ فی الحقیقت آن سجود للذات

مولانا رومی قدس سرہ السامی

مثنوی ما دو کان وحدت ست | وحدت اندر وحدت اندر وحدت است

یوسف شاہ کہتا ہے کہ اگر کوئی کہے تیسری وحدت اللہ کی ذات لیوی کہ اللہ کی
ذات ہر چیز میں آیا ہی تو خدایان بہت جائیں گے اور یہ خلاف شریعت ہی اور قرآن میں
ایسا آیا ہی کہ تمام اشیاء اللہ کی ثنا کرتی ہیں۔ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ
ایک آیت میں وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ
آیا ہے اس سے یعرفون مراد ہے۔ یعرفون کے معنے یہ ہی کہ ہر شے اللہ کو خالق
سمجھتی ہے اور یہ معرفت جو تیسری ہے یہ حادث ہی۔ یعنی اللہ کی ذات مراد نہیں ہے

مولانا یوسف علیشاہ معنوی میفرماید

صیقل ما در بیان آن در وحدت است | موجودات کل مظہر آن وحدت است
از نظر ما گرچہ دور افتادہ است | با علم و قدرت او بما نزدیک تر است

بالبصر با سمع تنہا امدہ است	این صفت در دیگران چہ نسبت است
فصل لغ یکتا جناب واحدت است	واحد اندر دیگران چہ نسبت است
انچہ مولانائے روم فرمودہ نست	ماقبول کردم کہ جائے ما دست

یوسف شاہ خود در گناہ غلطیدہ نست
رحمت عالم چون شفیع آمدہ نست

اگر کوئی شخص تین برس کے تین رمضان مین ایک ایک روزہ قصدًا توڑا تو یہہ تین روزونکا کفارہ اس تینون کے لئے بس ہی اس کو تداخل کہتے ہین یعنے دو جھنے دونہ کہنا خنثے مشکل اوسکو کہتے ہین کہ جسکو علامت مرد اور عورت کی ہر دو ہود وہ مر گیا تو اس کے پیسے مین سے ایک باندی خرید کرے وہ باندی اوسکو غسل دیوے اگر اس کے پیسے نہ ہون تو سرکار پر ضرور ہے کہ سرکار اپنے پیسے سے باندی خرید کرے وہ غسل دیوے۔

اگر کوئی کافر ایک ماہ تک اپنے کو مسلمان کے لباس مین ظاہر کرکے نماز پڑہا یا بعد معلوم ہوا کہ کافر ہے نماز کو اعادہ کرے۔

مجنون یا شراب خوار حالت نشہ مین یا لڑکا نابالغ نماز پڑہا یا تو اس نماز کو بھی اعادہ کرے۔

امام تراویح مین دو رکعت کی نیت کیا اور تیسری رکعت مین سلام پھیرا تو نماز نہوئی کیونکہ تین رکعت رمضان مین نہین ہے چوتھی رکعت ختم کرنا ایسا بیس رکعت تک بغیر قاعدہ اور بعد سلام کے پڑہا بعد بیسوین رکعت مین سلام پھیرا تو نماز تمام ہوئی۔

ایک شخص تھا انہون نے ایک ولی سے پوچھا کہ میری موت کب ہوگی ولی نے کہا کہ بارہ برس کے بعد فلانے دن تمہاری موت ہونگی اور تم گاڑے

جاؤگے اصفہان مین - اور جب موت کا دن ایا تو بہت لوگون کو کہا ناپکا کے
دعوت دیا اور کہلایا - جب بارہ بجنے کا وقت ٹلا تو بہت خوش ہوا کہ میری موت کا وقت
ٹلگیا - اوتنے مین ایک شکرام آئی اور اسمین چار عورتین بیٹھے تھے بہت خوبصورت
اور شکرام بھی بہت اچھی تھی - اور سجائے بیل کے ہرن بندہے ہوئے تھے اور ایک
عورت بہت خوبصورت تھی - انہون نے اشارہ کیا لوگون کو اور آپ دوڑا اور
وہ تھے ملائکہ عزرائیل روح قبض کئے اور اصفہان مین لے گئے وہان گاڑ دی تین مہینہ کے راستہ پر
یہہ ہم ذات شیاطین نیک کام سے ناخوش اور بدکام سے خوش ہوتے ہین
یہہ ہمزاد میرے پر بڑی عنایت رکھتے ہین یہہ بھی آتشی تھا اور موکل بھی ہوا پر اور
ہوا مین بھی گرمی ہی اور یہہ ہمزاد نجاست اور غلاظت مین رہتا ہی - ہوا کو مغلظ کرتا
ہی تو تولید صفرا و قصور ہاضمہ اور بلغم اور ریاح سب اسی سے ہوتا ہی اور پیشاب پاخانہ بند کرتا ہی آدمی
کا پیشاب بند ہوا تو پیشاب کرنے وقت دم روکنے سے پیشاب ہوجائیگا یہہ بھی
تجربہ ہے تین دفعہ پانی کا غرغرہ کرنا اور پانی منہ مین پکڑنا پیشاب بند رہی تو آجائیگا -
یہہ تجربہ ہے اللھم انی اعوذبک من شر الخبث والخبائث پڑہکر اوپر پھونکتے ہمارا
سانس پیشاب ہوجائیگا اور لاحول پڑہنا - اور قل اعوذ برب الناس جہہ جگہ و بلا ناس
آتا ہی - پانچ پانچ دفعہ پڑہنا اور پاخانہ نہین آتا ہی تو اول پڑہکر پیٹ پر پہونکنے
جانا پاخانہ بھی آئیگا اور ریاح بھی دفع ہوجائیگی اور پیشاب بھی آئیگا اور ایک دوا پڑہنا بالکل دفع ہوجائیگی بسم اللہ
ارقیک من کل شئ یوذیک ومن کل عین حاسد اللہ یشفیک یہہ بھی بات
رکھنا ہی اور سب کام پر چلتا ہی پاخانہ یا پیشاب بند ہو - یا تھسو یا نظر
اشد البلاء علی الانبیاء ثم علی الاولیاء ثم علی الصالحین - میرے حقین سب دعا
فرمائے اس ہمزات سے مجھے خدا پناہ دے اور ہمزات کے سبب عبادت حق عداوت رکہتے ہین ابلیس نے آدم کو سجدہ نہین کیا اسکی
اولاد بار دفعہ ہین جیسے انسانون مین کہ بعضے مسلمان ہین بعضے کافر ہین اور یہہ ہمزات کافرون ہین ہین سکر آمکی وقت

بہی مقابلہ کرتا ہے ۔ اور جاری اسی کے اثر سے ہوتا ہے

قناعت کند ہر کرا مرتبہ
که سلطان نباشد درین مرتبہ

از غیبت دروغ زبان خود بند کند
از حسد بہتان زبان دل بند کند

در عیوب خود مدام نگہ کند
از عیوب دیگران خیال دور کند

گرچہ اعمال حسن صادر شوند
نیک عمل با تو فراموش می کند

از مال غیر راست با کوتہ کند
نیک عمل تو مالدار راشاد کند

نفس امارہ قوی شیطان کند
از دفع شیطان معذرت از حق کند

ہمنشینی با زنان تو کم کند
مجلس او مرد را احمق کند

در کار دنیا گر زنان تعلیم کند
عقل ناقص عقل تو ناقص کند

با زنان خلوت صحیح کم کند
جسم و عقل تو آن جماع ناقص کند

گر اجل تو را ضیافت می کند
ان طبیب را طفل مکتب او کند

تاثیر دوا را آن قضا ویران کند
قدر غالب تدبیر مغلوب کند

گر صبا د نزدیک تو آمد کند
آن خناس شیطان زوال ایمان کند

قبل موت از معصیت توبہ کند
توبہ را تو مضبوط ایمان کند

بد عقیدہ را ایمان ویران کند
ہمچو آتش خرمن سوزان کند

چون نقاقی ندام مدسعیہ عبد الغفور
حاتم درین زمانہ اسخیا عبد الغفور

مسلم با تو بد ارشاد کند
ہمسایگان را زیادہ شفقت کند

حضرت عمر را زن تعلیمی بودند
انجناب ممانعت فرمودہ رند

یوسف شاہ مثل وحلول توبہ کند
استخوان جسم بے معنی کند

مطبع انوار جلالی مین جو جلالی ہے وہ فقیر کے حال پر بہت عنایت رکہتا ہے جو کتاب چہپوانی کی غرض سے دیا تہا اوسکی اصل مین سے ایک جزو نکال دیا ہے اور کتاب مین بہی جا بجا غلطی کیا ہے ای لوگو اس سے بہی ہوشیار رہو مولنا مولوی محمد یوسف علیشاہ صاحب معنوی جو چہہ کتاب تصنیف کئے ہین از انجملہ ایک کتاب مسمی بصیقل دل ہے او چہپ گئی ہے اوسکے مصنف مقام لنگر حوض مین روبرو نالہ پختہ کے نزدیک بنیت الخلا عام سامنے دہیڑون کے جہوپرون کے رہتے ہین جن اشخاص کو ضرورت ہو منگا لین - کسیکو ثواب آخرت منظور ہی اور دنیا کی ترقی چاہتا ہی اور اور خدا و رسول کی خوشنودی منظور ہی باقی پانچ کتاب جسپر بعد چہپوا دے

دل پریشان خود مکن در کارہا	ہست او مشکل کشا دشوار ہا
عمر فت در خیال فاسد فکر ہا	دو سفر در پیش ہست در قبرہا
کار دنیا این دنیا را حل کند	عاقبت را زہد و تقوی حل کند

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا خفی الطف ادرکنی بلطفک الخفی یہ دونون پانسو دفعہ پڑہنا - برائے ہر حاجت اول آخر سو دفعہ درود بخواند - قبل طعام غرغرہ پانی کا کرنا خوب اور بعد کہانے کے پہر خوب غرغرہ کرنا بہت فائدہ ہین -

اول و آخر اکیس بار درود شریف پڑہکر سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ الرَّحِیم اور اَلَمْ اَعْہَدْ اِلَیْکُمْ یَا بَنِیْ آدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطَانَ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِین سو مرتبہ یا دو تین سو مرتبہ پڑہکر درود شریف اکیس مرتبہ پڑہکر جو دعا مانگین اور اپنے اوپر پہونکین شیطان جن دفع ہوگا سحر آسیب

دفع ہوگا۔ خدا قبول کرے گا میرے بارہا کا تجربہ ہے فقط
جنگ و رباب و ستار ڈہولک وغیرہ جو آلات بجانے کے ہے مطلق
حرام ہے اور بجانے والا فاسق اور اسکی شاہدی قبول نہیں۔

ضعف و اشتہا ہے تو قبل غذا پڑھکر پیٹ پر چھو کتے جانا اور
بعد غذا کے بھی پڑھنا پیٹ پر پھونکنا غذا ہضم ہو جاویگا اور پایخانہ یا
پیشاب نہیں آیا تو بھی پڑھتے جانا اور پیٹ پر پھونکنا پیشاب پایخانہ
آجائیگا اور خیال بھی رکھنا وہ منتر یہ ہے

جو ملعون ہے وہ کافر ہے جو کافر ہے وہ رجیم ہے جو رجیم ہے وہ خبیث ہے
خبیث خبیث سے باطل کرتی ہے اور اللہ بھی باطل و عاطل کرے
اور اپنے پیٹ پر پھونکنا والحمد للہ علے الاختتام